سیرت نبوی پر

ایک مختصر اور جامع درسی کتاب (برائے درجہ چہارم)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلفہ

مولانا عبدالخالق خلیق رحمہ اللہ

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

الحمدللہ زیر نظر کتاب کے دسیوں ایڈیشن طبع ہو کر قبول عام حاصل کر چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ اس قیمتی کتاب کی تالیف پر مولانا عبدالخالق خلیق رحمہ اللہ کو جزائے خیر عطا فرمائے،ان کی مغفرت کرے،ان پر رحمتوں کی بارش کرے اور انھیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔آمین

مولانا عبدالخالق خلیق رحمہ اللہ کی وفات حسرت آیات ۱۲/رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۸/نومبر ۲۰۰۱ء بروز بدھ کو ہوئی۔

رَبِّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ۔

آپ اپنی عمر کی چھٹی دہائی سے گذر رہے تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی بابرکت زندگی عطا فرمائی تھی۔آپ ہندوستان کے مشہور صوبہ اتر پردیش کے معروف ضلع سدھارتھ نگر کے رہنے والے تھے۔سدھارتھ نگر پہلے ضلع بستی میں شامل تھا اسی لئے آپ اپنی نسبت میں بستوی لکھا کرتے تھے۔اپنے آبائی گاؤں بڑھی خاص میں جو قصبہ بسکوہر بازار کے قریب ہے آپ سب سے پہلے عالم ہوئے اور وہاں کے دینی مکتب مدرسہ عربیہ قاسم العلوم کی تاسیس میں زبردست کردار ادا کیا پھر وہاں سے بیرہوا منتقل ہوگئے۔ وہاں ایک مسجد تعمیر کی اور جب تک بیرہوا رہے پورے گاؤں کی دینی قیادت کرتے رہے،ہمیشہ جمعہ وعیدین کے خطبے خود آپ یا آپ کے صاحبزادے دیا کرتے۔

پھر جب آپ کے فرزند اکبر ڈاکٹر عبدالمالک خان علم طب کی تکمیل کر کے واپس ہوئے تو آپ نے ان کے لئے قریبی قصبہ اٹوا میں دواخانے کا بندوبست کیا اور پھر رفتہ رفتہ پورے طور پر مع اہل وعیال خود بھی اٹوا منتقل ہوگئے۔اٹوا کے مکان پر'' کاشانۂ خلیق'' کا بورڈ خود اپنے دست مبارک سے لکھا جو اب تک آپ کی یادگار ہے۔اٹوا اور قرب وجوار میں آپ کی عزت وشہرت پہلے سے تھی،یہاں پہنچنے کے بعد اس میں مزید اضافہ ہوا۔

آپ کے فرزندان مولانا عبدالباری کلیم محمدی ندوی اور عبدالباقی نسیم خان نے مل کر والد محترم کی نگرانی میں ایک مطبعہ قائم کیا۔رفتہ رفتہ بقیہ فرزندان حافظ عبدالوالی شمیم اور عبدالکافی وسیم خان بھی طباعتی امور میں دلچسپی لینے لگے لہذا مطبعہ نے کافی ترقی کی لیکن بعد میں یہ مطبعہ اپنوں کی حماقتوں اور غیروں کی ریشہ دوانیوں کی نذر ہوگیا۔ وکان أمر الله قدراً مقدوراً۔

والد محترم رحمہ اللہ نے شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام صاحب بستوی رحمہ اللہ سے دورۂ حدیث کر کے سند فراغت حاصل کی تھی۔ اسی بنا پر آپ جامعہ ریاض العلوم دہلی کی نسبت سے اپنے آپ کو ریاضی بھی لکھا کرتے تھے۔ابناء جامعہ ریاض العلوم دہلی کے تذکرہ پر ترتیب دی گئی کتاب کے لئے آپ نے اپنی خودنوشت سوانح بھی لکھی تھی۔

آپ اپنی دعوتی واصلاحی ذمہ داریوں کا ہمیشہ احساس رکھتے تھے۔آپ ایک عمدہ خطیب،قابل مدرس،اچھے شاعر اور بہترین صحافی بھی تھے۔تدریس کے لئے سب سے زیادہ مدت آپ نے گینسڑی بازار کو دی ہے۔آج بھی وہاں آپ کے شاگرد آپ کو یاد کرتے،تعریف کرتے اور دعائیں دیتے ہیں۔

خطابت میں آپ کا اپنا جداگانہ اور منفرد انداز تھا۔کچھ دنوں تک بمبئی مومن پورہ کی جامع مسجد اہل حدیث میں امامت وخطابت کا فریضہ بھی انجام دیا ہے۔آپ کی تقریر بڑے ذوق وشوق اور دلچسپی سے سنی جاتی تھی۔آپ دوران تقریر ہنساتے بھی تھے اور رلاتے بھی۔ شرک وبدعت خصوصاً قبر پرستی کے خلاف شمشیر بے نیام تھے۔سمجھانے اور بات کہنے کا انداز ایسا پیارا تھا کہ سخت سے سخت مخالف بھی سوچنے اور غور کرنے پر مجبور ہو جاتا۔ جمعہ کے خطبوں اور اجتماعات وجلسوں کے علاوہ بھی درس قرآن وحدیث کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ مسجد کرامت اٹوا جو گھر کے بالکل قریب ہی واقع ہے عمر کے آخری حصہ میں آپ کی دعوتی واصلاحی سرگرمیوں کا مرکز تھی۔

مولانا عبدالخالق خلیق رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔آپ نے ان کی تعلیم وتربیت پر بھرپور توجہ دی۔

آپ کے فرزندان نہ صرف اپنے صوبے یوپی سے نکل کر راجستھان اور مہاراشٹر تک حصول تعلیم کی غرض سے پہنچے بلکہ بیرون ملک (سعودی عرب) تک گئے اور پھر دعوت وتبلیغ کے میدان کا پرچم سنبھالا۔

آپ دیارحرم مکہ ومدینہ کی مقدس سرزمین دیکھنے کے بڑے متمنی اور آرزومند تھے۔آپ کی ایک نظم اس طرح شروع ہوتی ہے۔

مسلمان ہوں میں تمنا ہے میری
کہ اک بار بیت الحرم دیکھ لیتا

چنانچہ اللہ تعالی نے آپ کی یہ تمنا پوری کی اور آپ کو ۱۴۲۰ھ میں فریضۂ حج وزیارت مسجد نبوی سے مشرف فرمایا۔والدہ محترمہ بھی ساتھ ساتھ تھیں۔اللہ تعالی بروز قیامت اسے آپ کی نیکیوں کے ترازو میں رکھے۔آمین۔الحمدللہ خاکسار کو اس موقع پر مکہ ومنیٰ وعرفات میں آپ کی خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔

والد محترم رحمہ اللہ کا تخلص خلیق تھا اور آپ عملاً بھی نہایت خلیق اور ملنسار تھے۔نہایت خوش مزاج اور ظریفانہ طبیعت کے حامل تھے۔جو آپ سے ملتا پہلی ہی ملاقات میں اتنی قربت محسوس کرتا جیسے پرانے شناسا ہوں یا قدیم یارانہ ہو۔

والد محترم رحمہ اللہ نہایت باکمال اور زودرقم خوشنویس تھے۔آپ کی زیادہ تر خدمات اسی میدان میں ہیں۔صحیح بخاری معہ اردوشرح مطبوعہ ادارہ نورالایمان دہلی آپ ہی کی کتابت کردہ ہے۔ جامعہ سلفیہ بنارس، جامعہ سراج العلوم جھنڈا نگر نیپال اور الدارالسّلفیہ بمبئ نیز دیگر بہت سے اداروں کی کئی مطبوعات آپ کے ہاتھوں کی کتابت شدہ ہیں۔

والد محترم رحمہ اللہ کی زیر نظر تصنیف سیرت نبوی ﷺ پر بچوں کے لئے بہترین درسی کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔اس کی کتابت بھی آپ ہی کے دست مبارک سے تھی لیکن چھٹا ایڈیشن موجودہ ترقیات کو سامنے رکھتے ہوئے کمپیوٹر پر کردیا گیا۔ساتویں اور آٹھویں ایڈیشن کو مزید بہتر اور خوبصورت بنانے کی کوشش کی گئی۔اللہ سے دعا ہے کہ باری تعالیٰ اس کتاب کو آپ کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے۔

موجودہ ایڈیشن میں متعدد بنیادی تبدیلیاں کی گئی ہیں تاکہ عصر حاضر کی ترقی یافتہ تعلیمی نصابی کتابوں کے نہ صرف دوش بدوش چل سکے بلکہ ان میں اپنی ایک انفرادی اور امتیازی شان رکھے۔چونکہ الولد من کسب أبیہ لہذا ان ساری تبدیلیوں کو والد صاحب ہی کے نام سے موسوم رکھا گیا ہے۔اللہ تعالی ان کوششوں کو مبارک اور بارآور کرے۔آمین

عموماً یہ کتاب درجہ چہارم کے طلبہ کو پڑھائی جاتی ہے لیکن اگر کوئی تعلیمی ادارہ اس سے نیچے یا اوپر کے درجات میں اسے داخل نصاب کرنا چاہے تو اپنے معیار کے مطابق ایسا کرسکتا ہے۔اس سے اس کی افادیت میں ان شاء اللہ کوئی کمی نہ ہوگی۔

ضرورت ہے کہ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچا کر اس کے نفع کو عام کیا جائے تاکہ نبی پاک ﷺ سے متعلق پائی جانے والی جہالت کا خاتمہ کیا جاسکے۔جولوگ اس کتاب کی اہمیت وافادیت کو سمجھتے ہیں انھیں اس کا تعارف مزید آگے بڑھانا چاہئے اور اس کی نشرواشاعت میں ہرممکن حصہ لینا چاہئے۔وباللہ التوفیق

طالب دعا

عبدالہادی عبدالخالق مدنی

کاشانۂ خلیق۔اٹوابازار۔سدھارتھ نگر۔یوپی۔انڈیا

داعی احساء اسلامک سینٹر۔سعودی عرب

موبائیل: (00966 - 0509067342)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمۂ مؤلف

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین أما بعد!

سنا ہے کہ اسلاف کے مایۂ ناز بزرگ، مشہور عالم، مناظر اسلام، شیر پنجاب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ حضرت مجھے بہت عجلت ہے، ٹرین سے سفر کرنا ہے، ایک ضروری مسئلہ پوچھنے کے لئے حاضر خدمت ہوا ہوں، مسئلہ ایسا مختصر بتائیے کہ ٹرین چھوٹنے نہ پائے اور بات مکمل بھی ہو جائے۔ مولانا نے فرمایا: کہو کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: حضرت! سورۂ یوسف کی تفسیر اتنی مختصر کیجئے کہ ٹرین بھی نہ چھوٹنے پائے اور تفسیر بھی مکمل ہو۔ مناظر اسلام مانے ہوئے حاضر جواب تھے، فوراً فرمایا: پیرے بود، پسرے داشت، گم کرد، باز یافت۔ (ایک بزرگ تھے، ان کا ایک بیٹا تھا، بزرگ نے اس کو گم کردیا اور پھر اس کو پاگئے) آپ نے اتنی جامع تفسیر فرمائی کہ سائل کو مکمل طور پر تسلی ہوگئی، بہت خوش ہوا اور سلام کر کے اپنی راہ لی۔

اس گہما گہمی کے دور میں جب کہ لوگوں کو مرنے کی بھی فرصت نہیں ہے مولانا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے میں نے بھی سوچا کہ حضور اکرم سید الأولین والآخرین محمد مصطفیٰ ﷺ کی ایسی مختصر سوانح لکھوں کہ قاری ایک ہی نشست میں آنحضور ﷺ کے بارے میں مکمل بنیادی معلومات حاصل کرلے اور کتاب پڑھتے ہوئے اسے اکتاہٹ بھی محسوس نہ ہو۔ اللہ تعالی اس عظیم سعادت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ویسے تو یہ کسی کے بس کی بات نہیں کہ آپ ﷺ کی جامع اور مکمل تصویر چند صفحات میں پیش کر سکے کیونکہ پورا قرآن وحدیث آپ کے اوصاف کمال کا مرقع ہے لیکن مَالَا یُدْرَکُ کُلُّهُ لَایُتْرَکُ جُلُّهُ کے مطابق بنیادی معلومات پیش خدمت ہیں۔

الحمدللہ کتاب حاضر ہے، پڑھیے اور مجھ کو بھی دعائے خیر میں یاد رکھئے۔ ان شاءاللہ اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں مختصراً سب کچھ ملے گا۔

پہلے یہ کتاب عام قارئین کے لئے تحریر کی گئی تھی مگر بعد میں بعض اہل علم احباب کے مشورے سے یہ رائے سامنے آئی کہ اسے مختلف اسباق میں تقسیم کر دیا جائے اور بچوں کے لئے سیرت رسول ﷺ سے متعلق ایک درسی کتاب کی حیثیت دے دی جائے چنانچہ اس پر عمل کیا گیا۔ اب ذمہ داران مدارس کو دیکھنا ہے کہ وہ اس محنت کی حوصلہ افزائی کس طرح کرتے ہیں۔!!

الحمدللہ یہ میری کتاب محمد رسول اللہ ﷺ کا تیسرا ایڈیشن مع تصحیح واضافہ طبع ہونے جارہا ہے۔ رب العالمین کا اس کی نعمت وکرم ونوازش پر بے انتہا شکرگذار ہوں کہ اس نے مجھ ناچیز کو اپنے پیارے رسول ﷺ کی سیرت پاک سے متعلق نصابی انداز میں کچھ لکھنے کی توفیق وسعادت نصیب فرمائی اور پھر اسے عوام الناس میں قبولیت بخشی۔ اللہ تعالی اسے آخرت میں بھی مقبول اور باعث نجات بنائے۔ آمین۔

ہمارے دینی مدارس ومکاتب کے نصاب تعلیم میں یہ وہ عظیم خلا تھا جسے ارباب نظر نہ صرف محسوس کرتے تھے بلکہ مختلف مواقع پر اس کا اظہار بھی کرتے تھے۔ سیرت نبوی سے متعلق ہمارے طلبہ وطالبات اور عوام الناس کی معلومات حد درجہ ناقص اور محدود ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ اسی خلا کو پر کرنے کی ادنی کوشش کی گئی ہے اور الحمدللہ اس کتاب کو قارئین کی جانب سے پوری توجہ، مقبولیت اور پذیرائی بھی ملی۔ لوگوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا، علماء نے حوصلہ افزائی کی، اہل خیر نے بڑی تعداد میں خرید کر مفت تقسیم کیا، ذمہ داران مدارس

نے قدردانی کا ثبوت دیتے ہوئے اسے داخل نصاب کیا اور شکریہ کے مستحق ہوئے۔

آج ہم اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن نئے رنگ وروپ اور نئی سج دھج کے ساتھ نیز مختلف اصلاح وتغییر اور حذف واضافہ کے ساتھ ہدیۂ ناظرین کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتے ہیں اور اہل علم سے التماس کرتے ہیں کہ اگر اب بھی کوئی کمی، خامی، کوتاہی یا غلطی نظر آئے تو ہمیں ضرور مطلع فرمائیں۔ ان شاء اللہ شکریہ کے ساتھ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کردی جائے گی۔ کمال تو بس اللہ کے لئے ہے انسان خطا ونسیان کا پتلا ہے۔

اس موقع پر ہم اپنے فرزند عزیز مولانا عبدالہادی علیم مدنی سلمہ اللہ العلی العظیم کی علمی وعملی ترقیوں کے لئے رب العالمین سے دعا گو ہیں جنھوں نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے اندر کلیۃ الحدیث میں تعلیم پائی اور امتیازی نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے۔ آں عزیز اس کتاب کی تسوید وتبییض میں میرے خاص معاون رہے، اس پر نظر ثانی کی اور طباعت واشاعت کے مرحلے کو بحسن وخوبی انجام تک پہنچانے کے لئے پوری جدوجہد کی۔

یہ عجب حسن اتفاق ہے جو یقیناً اللہ تعالی کی تقدیر اور مشیت سے ہے کہ:

☆ دوشنبہ (سوموار) کا دن جو رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا نہایت اہم دن ہے، اسی دن آپ کی ولادت ہوئی، اسی دن آپ کو نبوت ملی، اسی دن آپ کی وفات ہوئی، اسی دن ابتدائے نزول قرآن اور ہجرت وغیرہ جیسے دیگر اہم امور انجام پائے اسی مبارک دن اس کتاب کا بھی مقدمہ طبع اول اور مقدمہ طبع ثالث تحریر کیا گیا اور یہ خاتمہ بھی اسی دن مکمل ہو رہا ہے۔ [موجودہ ایڈیشن میں پرانا ہر مقدمہ اور خاتمہ ایک ہی عنوان سے یکجا کردیا گیا ہے، مقدمہ طبع اول ۱۷؍جمادی الثانیۃ ۱۴۱۰ھ مطابق ۱۵؍جنوری ۱۹۹۰ء بروز سوموار اور مقدمہ طبع ثالث ۳؍رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۳؍جنوری ۱۹۹۷ء بروز سوموار اور خاتمہ ۲؍شوال ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۰؍فروری ۱۹۹۷ء بروز سوموار کو تحریر کیا گیا تھا]

☆ اس کتاب میں اکیس اسباق ہیں جو نبوت سے سرفراز کئے جانے کی تاریخ ہے۔

☆ یہ کتاب تریسٹھ (۶۳) صفحات پر مشتمل ہے اور پیارے نبی ﷺ کی حیات مبارکہ بھی تریسٹھ سال کی تھی۔

قارئین اس کتابچہ کا مطالعہ کرنے کے بعد اس حقیر کے حق میں دعائے مغفرت کرنا نہ بھولیں۔

اے اللہ! ہم سب کو اپنے نبی مکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے اور آپ کے بتائے ہوئے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمارے دلوں میں اللہ ورسول کی محبت ایسی بھر دے کہ دوسروں کی محبت کے لئے اس میں جگہ نہ رہ جائے۔ آمین

وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وعلى آله وأصحابه وأزواجه وذرياته وأهل بيته أجمعين برحمتك يا أرحم الراحمين۔ ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم وتب علينا إنك أنت التواب الرحيم۔

حقیر سراپا تقصیر

عبدالخالق خلیق ایس نگری

کاشانۂ خلیق۔ اٹوا بازار۔ سدھارتھ نگر

یو پی۔ انڈیا

اساتذۂ کرام سے

چند گزارشات

① اللہ کے رسول ﷺ کی محبت ہمارے ایمان کا جزو ہے۔آپ کی حیات مبارکہ سے متعلق معلومات حاصل کرنا ہمارا فریضہ ہے تاکہ ہم اسی کے مطابق آپ ﷺ کی اقتدا کرسکیں اور آپ ﷺ کی روش کو اپنا سکیں۔

② طلبہ وطالبات کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کی محبت بٹھانا اور آپ ﷺ کے اتباع کا جذبہ پیدا کرنا بحیثیت استاذ ہم پر لازم اور ضروری ہے۔

③ اس کتاب کی تدریس کے لئے صرف اسی کتاب کو مطالعہ میں رکھنا بھیانک غلطی ہوگی کیونکہ اس میں طلبہ کے ذہن اور معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے اختصار سے کام لیا گیا ہے لہٰذا سیرت کی تفصیلی اور بڑی کتابوں کا ضرور مطالعہ کریں، اس سے جہاں آپ بہتر طور پر اپنا تدریسی فریضہ انجام دے سکیں گے وہیں آپ کے علم اور صلاحیت میں بھی اضافہ ہوگا۔

④ اگر چہ کافی جد وجہد کر کے اور علماء کرام کے مشوروں سے فائدہ اٹھا کر کتاب کو خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن طلبہ کے ساتھ اس کتاب کا تدریسی تجربہ اساتذہ ہی کریں گے اور تب ہی کوتاہیوں، دشواریوں، خوبیوں اور خامیوں کا صحیح اندازہ لگ سکتا ہے۔لہٰذا آپ اپنے مفید مشورے اور گراں قدر تجاویز ہم تک پہنچانے میں ہرگز بخل سے کام نہ لیں۔یہ قوم وملت کی عظیم خدمت ہوگی۔

⑤ اگر چہ ہر سبق کے اختتام پر بعض سوالات دیئے گئے ہیں مگر انھیں پر اکتفا نہ کرتے ہوئے اپنی طرف سے بھی طلبہ سے سوالات کریں، ان کا ذہن آزمائیں اور ان کی یادداشت کو پختہ تر بنائیں۔

⑥ ہر سبق کے بعد مختلف انداز کی مشقیں دی گئی ہیں، کتاب سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کے لئے ان عملی مشقوں کی انجام دہی ضروری ہے۔

❁❁❁

سبق (۱)

کلمۂ طیبہ

ہم تمام مسلمان کلمۂ طیبہ کا اقرار و اعلان کرتے اور اس کی گواہی دیتے ہیں۔ کلمۂ طیبہ کے دو حصے ہیں:

پہلا حصہ: لا الہ الا اللہ

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ ہر قسم کی عبادت (خوف و امید، توکل و فریادرسی، دعا و مدد طلبی، رکوع و سجدہ اور ذبح و قربانی) صرف اسی کا حق ہے۔ کسی دوسرے کے لئے کسی بھی قسم کی عبادت جائز اور درست نہیں۔

کلمہ کا یہ حصہ انکار و قرار دونوں پر مشتمل ہے۔ غیر اللہ کے لئے کسی بھی طرح کی عبادت کے مستحق ہونے کا انکار ہے اور اللہ کے لئے ہر قسم کی عبادت کا اقرار ہے۔ جب تک انکار و اقرار دونوں نہ ہوں تب تک توحید مکمل نہیں ہوتی۔ اللہ ہی تنہا معبود برحق ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔

دوسرا حصہ: محمد رسول اللہ

اس کا مطلب یہ ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اللہ کا پیغام لانے والے ہیں۔ آپ ﷺ کی تمام باتیں سچی ہیں۔ آپ ﷺ کی زندگی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کے حکموں کا ماننا اور روکی ہوئی چیزوں سے رک جانا ہم پر لازم ہے۔ ہم کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا وہی طریقہ اختیار کرنا چاہئے جس طرح آپ ﷺ نے سکھایا یا کر کے دکھایا ہے۔

کلمہ کا یہی دوسرا حصہ اس کتاب کی بنیاد ہے اور اس میں محمد ﷺ کی مبارک زندگی کے بارے میں اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

اقرار کرنا	=	قبول کرنا، ماننا
معبود	=	وہ ذات جس کی عبادت کی جائے۔
عبادت	=	بندگی، پرستش

جواب دو:

۱۔کلمۂ طیبہ کیا ہے؟

....

۲۔عبادت کا حقدار کون ہے؟

....

۳۔کیا اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت درست ہے؟

....

۳۔محمد ﷺ کی زندگی ہمارے لئے کیا حیثیت رکھتی ہے؟

....

خالی جگہوں میں درست الفاظ لکھو:

۱۔محمد ﷺ اللہ کے .... ہیں۔

۲۔آپ ﷺ کے حکموں کا .... اور روکی ہوئی چیزوں سے رک جانا ہم پر........... ہے۔

۳۔ہمیں اللہ کی عبادت کا وہی طریقہ اختیار کرنا چاہیئے جو .... نے سکھایا، بتایا، یا کر کے دکھایا ہے۔

کلمۂ شہادت یاد کر کے اپنے استاد کو سناؤ۔

سبق (۲)

پیدائش

ہمارے نبی محمد ﷺ موسم بہار میں مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے۔ دوشنبہ (سوموار) کا دن تھا۔ ۹/ربیع الأول سنہ ۱ عام الفیل مطابق ۲۲/اپریل ۵۷۱ء کی تاریخ تھی۔ صبح صادق کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے کا وقت تھا۔

آپ ﷺ اپنے والدین کے اکلوتے بچے تھے۔ آپ ﷺ کی پیدائش سے کچھ ہی دنوں پہلے آپ کے والد عبداللہ کا انتقال ہوگیا تھا۔ دادا جن کا نام عبدالمطلب تھا ابھی زندہ تھے۔ جب انھیں اپنے پیارے پوتے کی پیدائش کی خوشخبری ملی، فوراً گھر آئے۔ اپنے عزیز بیٹے عبداللہ کی نادِر نشانی کو سینے سے لگایا۔ پھر حرم کعبہ میں تشریف لائے۔ درازیٔ عمر و اقبال کی اللہ سے دعا مانگی۔ ساتویں دن عقیقہ کیا۔ تمام خاندان کی دعوت کی اور محمد نام رکھا۔

آپ ﷺ کی والدہ آمنہ نے آپ کا نام احمد رکھا۔ قرآن مجید میں آپ کے ان دونوں ناموں کا ذکر ہے۔

عرب کے دستور کے مطابق آپ ﷺ کو دودھ پلانے کے لئے قبیلۂ بنوسعد کی ایک عورت حلیمہ بنت أبي ذُؤیب کے سپرد کیا گیا۔ آپ ﷺ کی نشونما ایسی ہوئی کہ دو برس کا ہونے سے پہلے ہی خوب توانا ہوگئے۔ دائی حلیمہ آپ ﷺ کو آپ کی والدہ کے پاس لے کر آئیں لیکن چونکہ آپ ﷺ کی برکتیں دیکھتی رہی تھیں اس لئے اصرار کر کے واپس لے گئیں۔

ایک دن کی بات ہے، آپ ﷺ چار برس کے ہوگئے تھے، اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ دو سفید پوش آدمی آئے اور آپ ﷺ کا سینہ چاک کیا، دل نکالا، زمزم سے دھویا پھر اندر واپس رکھ کر نگاہوں سے اوجھل ہوگئے مگر سینہ پر کوئی نشان نہیں تھا۔ دائی حلیمہ نے اس واقعہ کے بعد آپ ﷺ کو آپ کی ماں کے پاس واپس کر دیا۔ اس واقعہ کو ''شق صدر'' کا واقعہ کہا جاتا ہے۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

طلوع آفتاب = سورج کا نکلنا

نادر = عمدہ

شق صدر = سینہ کا چاک کیا جانا

اقبال = خوش قسمتی،عروج

سفید پوش = سفید کپڑے پہننے والے

جواب دو:

۱۔محمد ﷺ کس شہر میں اور کس دن پیدا ہوئے؟

....

....

....

۲۔محمد ﷺ کے والد اور والدہ کے نام کیا ہیں؟

....

....

۳۔آپ ﷺ کی والدہ نے آپ کا کیا نام رکھا؟

....

....

۴۔محمد ﷺ کو بنوسعد کی کس عورت نے دودھ پلایا؟

....

....

درست جواب پر (✓) کا نشان لگاؤ:

۱۔ محمد ﷺ کی تاریخ پیدائش

☐ ۹ ربیع الأول ☐ ۱۱ ربیع الأول

۲۔ محمد ﷺ کی جائے پیدائش

☐ طائف ☐ مدینہ طیبہ ☐ مکہ مکرمہ

۳۔ محمد ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہی انتقال ہو گیا

☐ آپ ﷺ کے دادا کا ☐ آپ ﷺ کے والد کا

۴۔ دائی حلیمہ نے جب آپ کو آپ کی ماں کے پاس واپس کیا تو اس وقت آپ کی عمر تھی

☐ چار برس ☐ پانچ برس

۵۔ شق صدر کا واقعہ پیش آیا

☐ تین برس کی عمر میں ☐ چار برس کی عمر میں

دائی حلیمہ نے نبی ﷺ کی کیا کیا برکتیں دیکھی تھیں اپنے والدین یا استاد سے معلوم کرو۔

سبق (۳)

شجرۂ نسب

آپ ﷺ کا نسب ساری دنیا سے اعلیٰ واشرف ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کِنانہ کو منتخب کیا، اور کنانہ سے قریش کو، اور قریش سے بنی ہاشم کو، اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو منتخب کیا۔ (صحیح مسلم)

آپ کا **تفصیلی شجرۂ نسب** درج ذیل ہے۔

محمد بن عبداللہ بن عبدالمُطّلِب بن ہَاشم بن عَبد مَنَاف بن قُصَیّ بن کِلَاب بن مُرَّہ بن کَعب بن لُوَیّ بن غَالِب بن فِہر (قُریش) بن مَالِک بن نَضر بن کِنَانَہ بن خُزَیمَہ بن مُدرِکَہ بن اِلیَاس بن مُضَر بن نِزَار بن مَعَدّ بن عَدنَان بن اُدبن زید بن بری بن اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام۔

عدنان بن اُدَد بن ہُمَیسِع بن سلامان بن عوص بن بوز بن قموال بن اُبی بن عوام بن ناشد بن حزا بن بلداس بن یدلاف بن طابخ بن جاحم بن ناحش بن ماخی بن عیقی بن عبقر بن عبید بن الدعا بن حمدان بن سنبر بن یثربی بن یحزن بن یلحن بن ارعوی بن عیضی بن دیشان بن عیصر بن اقناد بن اُیہام بن مقصر بن ناحث بن زارح بن سمی بن مزی بن عوص بن عرام بن قیدار بن اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام بن تارہ (آزر) بن ناحور بن ساروع بن راعو بن فالخ بن عابر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح بن لامک بن متوشلح بن اخنوخ (ادریس) بن یرد بن مہلائیل بن قینان بن آنوشہ بن شیث بن آدم علیہ السلام۔

پیارے نبی ﷺ کا سلسلۂ نسب عدنان تک متفق علیہ ہے، اور عدنان کے بعد مختلف فیہ ہے، مگر اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ عدنان کا نسب اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام سے جا کر مل جاتا ہے۔

آپ ﷺ کی والدہ کا سلسلۂ نسب کلاب بن مرہ پر آپ سے مل جاتا ہے۔ یعنی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرا بن کلاب بن مرہ۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

اعلیٰ	=	بہت بلند، بہت اونچا
اشرف	=	بہت شریف، بزرگ ترین
منتخب کیا	=	اختیار کیا، پسند کیا، چُنا
متفق علیہ	=	جس پر اتفاق کیا گیا ہو
مختلف فیہ	=	جس میں اختلاف کیا گیا ہو

جواب دو:

۱۔ قصی تک آپ ﷺ کا نسب لکھو۔

....

....

۲۔ آپ ﷺ کی والدہ کا سلسلۂ نسب آپ سے کس پشت میں ملتا ہے؟

....

....

۳۔ محمد ﷺ کے نسب میں کن دو عظیم رسولوں کا نام آتا ہے جو آپس میں باپ بیٹے ہیں؟

....

قوسین میں دیئے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کرو:

۱۔ محمد ﷺ .... خاندان سے تھے۔ (قریش، عدنان)

۲۔ نبی ﷺ کا نسب عدنان کے بعد .... ہے۔ (متفق علیہ، مختلف فیہ)

۳۔ نبی ﷺ .... کی نسل سے ہیں۔ (ابراہیم علیہ السلام، نوح علیہ السلام)

عدنان تک نبی ﷺ کا نسب نامہ زبانی یاد کرو۔

سبق (۴)

رشتہ دار

ماں: آمنہ

باپ: عبداللہ

دادا: عبدالمطلب بن ہاشم

دادی: فاطمہ بنت عمر بن عائذ بن عمران

نانا: وہب بن عبد مناف

نانی: برہ بنت عبدالعزیٰ بن عبدالدار

چچا:

۱۔حارث
۲۔زبیر
۳۔حجل
۴۔ضرار
۵۔مقوم
۶۔ابولہب
۷۔عباس (ایمان لائے)
۸۔حمزہ (ایمان لائے)
۹۔ابوطالب
۱۰۔عبدالکعبہ
۱۱۔قُثَم

پھوپھیاں:

۱۔ام حکیم بیضاء
۲۔اُمیمہ
۳۔عاتکہ
۴۔صَفِیَّہ (ایمان لائیں)
۵۔بَرّہ
۶۔اَرویٰ

رضاعی باپ:

۱۔ ابولہب چچا

۲۔ ابوکبشہ حارث بن عبدالعزیٰ

رضاعی مائیں:

۱۔ ثُوَیبہ (ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی)

۲۔ حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذُوَیب

۳۔ سعدیہ غیر حلیمہ جن کے سلسلہ سے حمزہ رضی اللہ عنہ رضاعی بھائی تھے۔

رضاعی بھائی:

۱۔ مسروح بن ثویبہ

۲۔ حمزہ بن عبدالمطلب

۳۔ ابوسلمہ بن عبدالأسد مخزومی

۴۔ عبداللہ بن حارث بن عبدالعزیٰ

۵۔ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب

رضاعی بہنیں:

۱۔ اُنَیسَہ

۲۔ جُدامہ عرف شُیماء

گود کھلانے والیاں:

۱۔ جدامہ عرف شیماء

۲۔ بَرَکَۃ اُمّ اَیمَن

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

رضاعی = دودھ شریک، دودھ کے رشتہ سے

جواب دو:

۱۔ آپ ﷺ کے کتنے چچا ایمان لائے؟ ان کے نام کیا ہیں؟

....

....

۲۔ آپ ﷺ کی رضاعی ماؤں کے نام لکھو۔

....

....

....

۳۔ آپ ﷺ کے کون سے چچا ہیں جو آپ کے رضاعی بھائی بھی ہیں؟

....

۴۔ آپ ﷺ کو گود کھلانے والیوں کا نام کیا ہے؟

....

....

خالی جگہ پُر کرو:

۱۔ آپ ﷺ کی ایمان لانے والی پھوپھی کا نام .... ہے۔

۲۔ آپ ﷺ کے دادا کا نام .... ہے۔

۳۔ آپ ﷺ کے نانا کا نام .... ہے۔

سبق (۵)

حلیۂ مبارک

محمد ﷺ درمیانہ قد کے تھے۔ نہ بہت طویل تھے اور نہ پست۔ چہرہ کشادہ نورانی تھا۔ کلائی دراز اور داڑھی گھنی تھی۔ سر مبارک بڑا تھا اور بال معمولی گھنگھریالے تھے۔

آپ ﷺ کا رنگ گورا روشن تھا۔ آنکھیں سرگیں اور سرخی مائل تھیں۔ پلکیں لمبی اور سیاہ تھیں۔ بھویں کمان کی مانند خمدار، سیاہ بالوں سے پُر اور آپس میں پیوستہ تھیں۔ ناک قدرے بلند تھی۔ رخسار مبارک سفید گولائی لئے ہوئے تھے۔ دہن قدرے کشادہ تھا اور دانت موتی کی طرح باریک فصل کے ساتھ تھے۔ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک دھاری تھی۔ سینۂ مبارک کشادہ اور پیٹ سے کچھ ابھرا ہوا تھا۔

آپ ﷺ کا جسم نہ لاغر تھا نہ موٹا بلکہ معتدل تھا۔ گردن مبارک بلند تھی۔ جوڑ کی ہڈیاں مضبوط اور موٹی تھیں۔ سینہ بالوں سے خالی تھا لیکن بازو شانہ بال دار تھے۔ انگلیاں لمبی تھیں۔ ہتھیلی کشادہ اور نرم و نازک تھی۔ تلوے ایسے گہرے تھے کہ زمین کو نہ لگیں۔ آپ ﷺ چلتے تو معلوم ہوتا کہ کسی ڈھلوان زمین پر چل رہے ہیں۔ آخری عمر میں سر اور داڑھی کے کل بیس بال بھی سفید نہ ہوئے تھے۔ صرف کنپٹی کے کچھ بالوں میں سفیدی تھی اور چند بال سر کے سفید تھے۔

پسینہ موتی کی طرح نکلتا تھا۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت کبوتری کے انڈے کے مانند ابھرا ہوا سرخ گوشت تھا۔ اس میں مشک کی طرح خوشبو پھوٹتی تھی۔ زلفیں کان کی لو سے تجاوز نہیں کرتی تھیں۔ کنگھی کرتے وقت مانگ خود بخود نکل آتی تھی۔

الغرض آپ ﷺ کے جملہ اعضائے مبارک نہایت حسین و متناسب تھے۔ دنیا کی پیدائش سے قیامت تک جتنے آدمی پیدا ہوں گے نبی اکرم ﷺ ان سب سے زیادہ معتدل مزاج، صحت مند اور خوبصورت تھے۔ آپ ﷺ کا چہرہ آفتاب کی طرح دمکتا تھا۔ جو شخص بھی آپ ﷺ کو دیکھتا یہی کہنے پر مجبور ہوتا کہ آپ سے پہلے ایسا حسین و دلکش انسان میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

طویل	=	لمبا
پست	=	نیچا
پیوستہ	=	ملا ہوا
رخسار	=	گال
دہن	=	منہ
فصل	=	جدائی، فرق، علیحدگی
معتدل	=	درمیانی درجہ کا، متوسط
زلف	=	سر کے بال
دلکش	=	دل کو کھینچنے والا، خوبصورت

جواب دو:

۱۔ آپ ﷺ کا قد مبارک اور چہرہ کیسا تھا؟

....

....

۲۔ نبی ﷺ کی داڑھی کیسی تھی؟

....

....

۳۔ مہر نبوت کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟

....

....

....

۴۔ نبی ﷺ کو دیکھنے والا کیا کہنے پر مجبور ہوتا ؟

....

....

....

۵۔آخری عمر میں نبی ﷺ کے سر اور داڑھی کے کتنے بال سفید تھے؟

....

....

خالی جگہ پُر کرو:

ا۔ نبی ﷺ کا سر مبارک.......... تھا اور بال..................... تھے۔

۲۔ نبی ﷺ کے دانت............. کی طرح چمکتے تھے۔

۳۔ نبی ﷺ کی ہتھیلی................ اور..................... تھی۔

۴۔ نبی ﷺ چلتے تو معلوم ہوتا کہ کسی............... زمین پر چل رہے ہیں۔

۵۔ نبی ﷺ کا سینہ مُبارک .... اور...................... تھا۔

سبق (٦)

بچپن اور جوانی

محمد ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہی والد کا سایہ سر سے اٹھ چکا تھا۔ ابھی چھ برس کے ہی تھے کہ ماں کی ممتا سے بھی محروم ہو گئے۔ والدہ کی وفات مکہ و مدینہ کے مابین مقام ''ابوا'' میں ہوئی جب کہ مدینہ میں آپ کے ماموں کے گھر سے واپس آ رہی تھیں۔ اس کے بعد دادا عبدالمطلب نے پرورش کی۔ جب آپ ﷺ آٹھ سال کے ہوئے تو دادا کی بھی وفات ہو گئی۔ آخر چچا ابوطالب نے کفالت کی۔

بارہ سال کی عمر میں شفیق چچا کے ہمراہ ملک شام تشریف لے گئے۔ اسی سفر میں بحیرا راہب کی دوربیں نظریں پڑیں اور اس نے ابوطالب کو مشورہ دیا کہ آپ کو شام میں نہ ٹھہرائیں کیونکہ یہودیوں کی جانب سے خطرہ ہے۔ چنانچہ انھوں نے اپنے بعض غلاموں کے ساتھ مدینہ واپس پہنچا دیا۔

۲۵ برس کے سن میں ایک تجارتی کارواں لے کر شام کا سفر کیا۔ واپسی میں خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی۔

آپ ﷺ کی نیکی، راست بازی اور امانت و دیانت کی بہت شہرت تھی۔ لوگ آپ کو نام لے کر نہیں بلکہ صادق وامین کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ ﷺ نے شراب کو کبھی منہ نہ لگایا۔ آستانوں کا ذبیحہ نہ کھایا۔ بتوں کے لئے منائے جانے والے تہوار اور میلوں ٹھیلوں میں کبھی شرکت نہ کی۔ آپ ﷺ کو شروع ہی سے تمام باطل معبودوں سے نفرت تھی۔ آپ کو بتوں کی قسم سننا بھی گوارہ نہ تھا۔ نہ جھوٹ بولتے، نہ جھوٹی قسمیں کھاتے، نہ قتل و غارت گری کو پسند کرتے، نہ کبھی کسی برائی کی طرف رخ کیا۔ لوگ عرب کے گندے ماحول میں آپ کو تعجب سے دیکھتے اور عزت کرتے۔

آپ ﷺ اپنی قوم میں سب سے زیادہ بامروت و باہمت، حق گو اور پاک نفس تھے۔ سب سے زیادہ نرم مزاج، حیادار، بے داغ جوانی کے مالک، نیک دل اور پابند عہد تھے۔ بے کسوں، ضعیفوں کی مدد فرماتے۔ خود دکھ اٹھاتے، دوسروں کو سکھ پہنچاتے۔ غرضیکہ آپ ﷺ تمام احوال صالحہ، اخلاق عالیہ اور خصائل حمیدہ کے پیکر تھے۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

سایہ سر سے اٹھنا	=	وفات پا جانا، مر جانا
سِن	=	عمر
کارواں	=	قافلہ
راست بازی	=	سچائی
بامروت	=	اخلاق والا
باہمت	=	بلند حوصلہ والا
حق گو	=	سچ کہنے والا
خصال حمیدہ	=	قابل تعریف عادتیں

جواب دو:

۱۔ جب آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال ہوا اس وقت آپ ﷺ کی عمر کیا تھی؟

....

....

۲۔ آپ ﷺ کے دادا کا کب انتقال ہوا؟ اور اس کے بعد آپ ﷺ کی پرورش کس نے کی؟

....

....

....

۳۔ مکہ کے لوگ نبی ﷺ کو نام لے کر پکارنے کے بجائے کیا کہہ کر پکارتے تھے؟

....

....

....

۴۔ آپ ﷺ اپنی قوم کے درمیان کیسے اخلاق کے مالک تھے؟

....

....

....

درست جواب پر (✓) کا نشان لگاؤ:

۱۔ نبی ﷺ کے والد کا انتقال ہو گیا۔

☐ آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے ☐ جب آپ ﷺ چھ برس کے ہوئے۔

۲۔ آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔

☐ جب آپ ﷺ چھ برس کے تھے۔ ☐ جب آپ ﷺ آٹھ برس کے تھے۔

۳۔ آپ ﷺ نے تجارت کی غرض سے ملک شام کا سفر کیا۔

☐ جب آپ ﷺ بارہ برس کے تھے۔ ☐ جب آپ ﷺ پچیس برس کے تھے۔

۴۔ آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال ہوا۔

☐ مکہ میں ☐ ابوا میں ☐ مدینہ میں

نبوت سے پہلے تعمیر کعبہ کے موقع پر نبی ﷺ کی عقل و حکمت ظاہر ہوئی، اس واقعہ کو اپنے استاذ سے معلوم کریں۔

سبق (۷)

ازواج مطہرات

نبی اکرم ﷺ نے مختلف اوقات میں دینی مصلحتوں کی بنا پر گیارہ عورتوں سے نکاح کیا۔ ان کے مبارک نام اور مختصر تذکرے حسب ذیل ہیں:

۱۔ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا:

یہ قریشی خاتون ہیں اور آپ ﷺ کی پہلی بیوی ہیں۔ ان کے جیتے جی آپ ﷺ نے کوئی اور شادی نہیں کی۔ جب یہ نکاح ہوا تو آپ ﷺ کی عمر ۲۵ سال اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۴۰ سال تھی۔ یہ آپ ﷺ کی نکاح میں ۲۵ سال تک زندہ رہیں۔

۲۔ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا:

ان سے رسول اللہ ﷺ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد شادی کی۔ نبوت کا دسواں سال اور شوال کا مہینہ تھا۔ یہ بھی قریشی خاتون ہیں۔ ان کی وفات مدینہ میں شوال ۵۴ ھ میں ہوئی۔

۳۔ عائشہ صدیقہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما:

ان سے آپ ﷺ نے نبوت کے گیارہویں برس ماہ شوال میں شادی کی۔ اس وقت ان کی عمر چھ برس تھی۔ پھر شوال سنہ ۱ ہجری میں انھیں رخصت کیا گیا۔ اس وقت ان کی عمر نو برس تھی اور وہ کنواری تھیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی اور باکرہ عورت سے آپ ﷺ نے شادی نہیں کی۔ یہ آپ ﷺ کی سب سے محبوب بیوی تھیں اور امت کی عورتوں میں علی الاطلاق سب سے زیادہ فقیہ اور صاحب علم تھیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات مدینہ میں سنہ ۵۷ ھ میں ہوئی۔

۴۔ حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہما:

یہ بھی قریشی خاتون ہیں۔ ان کے شوہر کی وفات کے بعد ان سے رسول ﷺ نے سنہ ۳ ھ میں شادی کی۔

۵۴ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔

۵۔ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا:

غزوۂ احد میں ان کے شوہر کی شہادت کے بعد ان سے اللہ کے رسول ﷺ نے سنہ ۴ ھ میں شادی کی۔ یہ صرف آٹھ ماہ تک آپ ﷺ کی زوجیت میں رہ کر وفات پا گئیں۔

۶۔ ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا:

یہ بھی قریشی خاتون ہیں۔ ان کے شوہر ابوسلمہ کی وفات کے بعد شوال سنہ ۴ ھ میں ان کا نکاح اللہ کے رسول ﷺ سے ہوا۔ ۵۹ھ میں وفات پائی۔

۷۔ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا:

ان کی شادی کا واقعہ ذی قعدہ سنہ ۵ ھ یا اس سے کچھ عرصہ پہلے کا ہے۔ ان کی شادی آسمان پر ہوئی تھی جس پر وہ ہمیشہ فخر کیا کرتی تھیں۔ اس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ (سورہ احزاب آیت ۳۷)

۸۔ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا:

یہ قبیلہ بنو مصطلق کے سردار کی بیٹی تھیں۔ جنگ میں قید ہو کر آئیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے شعبان سنہ ۵ ھ یا سنہ ۶ ھ میں ان کو اپنی زوجیت کا شرف بخشا۔ ان کے نکاح سے ان کی قوم کے سیکڑوں لوگوں کو آزادی ملی۔

۹۔ ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما:

یہ بھی قریشی خاتون ہیں۔ ان کا شوہر ہجرت حبشہ کے بعد دین اسلام چھوڑ کر ہلاک ہو گیا تو رسول ﷺ نے سنہ ۷ ھ میں ان سے نکاح کر لیا۔

۱۰۔ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا:

اللہ کے رسول ﷺ سے ان کی شادی فتح خیبر سنہ ۷ ھ کے بعد کا واقعہ ہے۔ ۵۰ھ میں انھوں نے وفات پائی۔

۱۱۔ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا:

ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ سنہ ۷ھ میں شادی کی۔ انھوں نے ۶۱ھ میں وفات پائی۔

یہ کل گیارہ بیویاں ہوئیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقدِ نکاح میں آئیں، اور آپ کی صحبت و رفاقت میں رہیں۔ ان میں چھ قریشی ہیں اور باقی تمام نسب میں عربی ہیں لیکن قریشی نہیں ہیں۔ ان میں سے دو بیویاں یعنی خدیجہ رضی اللہ عنہا اور زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی وفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں ہوئی، اور نو بیویاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زندہ رہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں رضی اللہ عنہن سارے مسلمانوں کے لئے ماں کا درجہ رکھتی ہیں۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

مصلحت	=	حکمت، بھلائی
باکرہ	=	دوشیزہ، کنواری
صحبت ورفاقت	=	ہمراہی، ساتھ

جواب دو:

۱۔ مسلمانوں کے نزدیک ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کا کیا درجہ ہے؟

....

....

۲۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی بیوی کون ہیں؟ اور سب سے پیاری بیوی کون ہیں؟

....

....

....

۳۔ نبی ﷺ کی وہ کون سی بیوی ہیں جن کا نکاح آسمان پر ہوا تھا؟

....

۴۔ آپ ﷺ کی وہ کون سی بیوی ہیں جن کے نکاح سے ان کی قوم کے سیکڑوں لوگوں کو آزادی ملی؟

....

بے ترتیب حروف کو صحیح ترتیب دے کر درست نام بناؤ:

ج	خ	ی	د	ہ		
ن	ز	ب	ے			
ف	ی	ص	ہ			
ن	م	م	ی	ہ	و	
ہ	ا	ء	ش	ع		
د	ہ	و	س			

آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کے نام یاد کر کے اپنے استاد کو سناؤ۔

سبق (۸)

اولاد

پیارے نبی ﷺ کی ساری اولاد خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی تھی۔ جن کی مختصر تفصیل یہ ہے:

دو صاجزادے:

(۱) قاسم

(۲) عبداللہ جن کا لقب طیب و طاہر تھا۔

چار صاجزادیاں:

(۱) زینب

(۲) رُقَیَّہ

(۳) ام کلثوم

(۴) فاطمہ

ہاں! **ایک صاجزادہ اور** تھے جن کا نام ابراہیم تھا۔ یہ شاہ مصر کی بھیجی ہوئی ایک باندی ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ اس طرح آپ ﷺ کی ذات پاک سے کل سات اولاد (تین صاجزادے اور چار صاجزادیاں) پیدا ہوئیں۔ صاجزادے بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے، البتہ صاجزادیاں زندہ رہیں اور بڑی ہو کر شادی شدہ ہوئیں۔

(۱) زینب رضی اللہ عنہا:

ان کی شادی ان کے خالہ زاد بھائی ابوالعاص بن ربیع سے ہوئی۔ ابوالعاص مسلمان ہو گئے تھے اور زینب رضی اللہ عنہا آخری عمر تک انھیں کے ساتھ رہیں۔ سنہ ۸ ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ان سے ایک بیٹی امامہ پیدا ہوئیں جن سے نبی ﷺ بہت محبت کیا کرتے تھے۔ بسا اوقات صلاۃ پڑھتے ہوئے انھیں گود میں اٹھائے رہتے تھے۔

(۲) رقیہ رضی اللہ عنہا:

ان کی شادی عُتبہ بن ابولہب سے قبل اسلام ہی ہوئی، رخصتی عمل میں نہ آئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دینے کے لئے ابولہب نے طلاق دلوادی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ان کی شادی عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دی۔

(۳) ام کلثوم رضی اللہ عنہا:

ان کی شادی بھی قبل اسلام ابولہب کے دوسرے بیٹے عُتَیبہ سے ہوئی تھی۔ ابولہب نے ان کو بھی طلاق دلوادی۔ رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد سنہ ۳ھ میں رسول اللہ ﷺ نے ان کو بھی عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیا۔ اسی لئے عثمان رضی اللہ عنہ ذُوالنُّورَین کہلائے۔

(۴) فاطمہ رضی اللہ عنہا:

ان کی شادی ہجرت کے دوسرے سال علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ یہ آپ ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ رسول ﷺ کی وفات کا غم اولاد میں سے صرف انھیں کو برداشت کرنا پڑا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد کسی نے ان کو ہنستے ہوئے نہ دیکھا۔ آپ ﷺ کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں۔ رمضان سنہ ۱۱ھ میں ۲۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔

زینب، حسن، حسین اور ام کلثوم کو اپنی یادگار چھوڑا۔ ایک فرزند محسن بچپن ہی میں انتقال کر چکے تھے۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

جواب دو:

۱۔ نبی ﷺ کے کتنے بیٹے پیدا ہوئے اور ان کے نام کیا ہیں؟

....

....

....

۲۔خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کتنی بیٹیاں پیدا ہوئیں اور ان کے نام کیا ہیں؟

....

....

....

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے پہلے آپ کی بیٹیوں رقیہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح کس کے ساتھ ہوا تھا؟ اور انھوں نے اعلان نبوت کے بعد کیا سلوک کیا؟

....

....

....

....

۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سب سے چھوٹی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس صحابی کے ساتھ کیا؟

....

۵۔حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا رشتہ ہے؟

....

....

خالی جگہ پُر کرو:

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم .... کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی رقیہ اور ام کلثوم کی شادی یکے بعد دیگرے .... سے کی۔

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی کا نام .... ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کے نام یاد کرکے اپنے استاذ کو سناؤ۔

سبق (۹)

نبوت اوراس کا مقصد

جب محمد ﷺ کی عمر چالیس سال سات ماہ ہوئی تو مالک کائنات نے غار حرا میں نبوت کا تاج پہنایا۔ جبریل علیہ السلام سورۂ اقرأ کی ابتدائی آیتیں لے کر آپ پر نازل ہوئے۔یہیں سے آپ ﷺ کی نبوت کا آغاز ہوا۔ یہ واقعہ رمضان المبارک کی ۲۱ر تاریخ کو دوشنبہ کی رات میں پیش آیا۔اس روز اگست کی ۱۰ر تاریخ تھی اور ۶۱۰ء تھا۔

اب آپ محمد بن عبد اللہ سے محمد رسول اللہ ہو گئے۔ رسالت کا وصف دوسرے تمام اوصاف پر غالب آ گیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

محمد ﷺ نے جب اپنی نبوت کا اعلان کیا تو سب سے پہلے جن سعادت مندوں کو آپ پر ایمان لانے کی توفیق نصیب ہوئی وہ یہ ہیں:

۱۔آپ کی بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا
۲۔آپ کے دوست ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
۳۔آپ کے چچیرے بھائی علی رضی اللہ عنہ
۴۔آپ کے غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

آپ ﷺ کی نبوت کا مقصد بھی وہی تھا جو آپ سے پہلے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا تھا۔آپ ﷺ لوگوں کو اللہ کی توحید اپنانے اور شرک سے بچنے کی دعوت دیتے تھے۔سورۂ نحل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلاً أَنِ اعْبُدُوْا اللهَ وَاجْتَنِبُوْا الطَّاغُوْتَ﴾ (سورۂ نحل آیت ۳۶)

''ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا یہ بتانے کے لئے کہ لوگو! صرف اللہ کی عبادت کرتے رہو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے دور رہو۔''

چنانچہ یہی آپ ﷺ کی دعوت کا بھی بنیادی نقطہ تھا۔آپ ﷺ اسی دعوت کی تکمیل کے لئے رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین بنا کر اللہ کی طرف سے مبعوث فرمائے گئے تھے۔

صلی اللہ علیہ وسلم

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

آغاز = ابتدا،شروع

سعادت مند = نیک بخت،خوش نصیب

جواب دو:

ا۔آپ ﷺ کی نبوت کا آغاز کب اور کس طرح ہوا؟

....

....

....

۲۔قرآن مجید کی ابتدائی آیات کہاں اور کس تاریخ کو نازل ہوئیں؟

....

....

....

۳۔آپ ﷺ کی دعوت کا بنیادی نقطہ کیا تھا؟

....

....

....

....

۴۔نبی ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے سعادت مند کون کون تھے؟

....

....

....

....

....

درست جواب پر (✓) کا نشان لگاؤ:

۱۔ نبی ﷺ پر قرآن نازل ہونے کی تاریخ ہے۔

☐ ۲۱ ؍رمضان بروز دوشنبہ ☐ ۱۲ ؍ربیع الأول بروز دوشنبہ

۲۔ توحید کی طرف بلایا اور شرک سے روکا۔

☐ تمام انبیاء علیہم السلام نے ☐ صرف محمد ﷺ نے

۳۔ سب عورتوں سے پہلے اسلام قبول کیا۔

☐ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ☐ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے

غارِ حرا میں نازل ہونے والی ابتدائی آیات اپنے استاد سے معلوم کرکے یاد کرلو۔

سبق (۱۰)

محمد ﷺ کون تھے؟

آپ ﷺ ایک انسان تھے، سب سے بڑے انسان۔ آپ اللہ کے ایک بندے تھے، سب سے کامل بندے۔ آپ اللہ کے ایک رسول تھے، سب سے اشرف اور سب سے آخری رسول۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالی نے سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ کے بعد نبوت اور رسالت کا سلسلہ ختم ہے۔

بے شک آپ ﷺ ایک بشر تھے اور ہماری ہی طرح بشر، لیکن نعوذ باللہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ عملی اور اخلاقی اعتبار سے، علم ومعرفت اور خشیّت وانابت میں، اللہ کے نزدیک درجہ ومرتبہ اور اس سے ربط وتعلق میں آپ ہماری ہی طرح تھے اور جیسی عزت ومحبت ہم آپس میں ایک دوسرے کی کرتے ہیں ویسی آپ کے ساتھ بھی کرنی چاہئے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ:

- جس طرح ہر بشر مخلوق اور آدم کی اولاد ہے اسی طرح آپ بھی تھے۔
- جس طرح ہر بشر کے ماں باپ اور خاندان کے لوگ ہوتے ہیں اسی طرح آپ کے بھی تھے۔
- آپ بھی ایک انسان کی طرح اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے، پلے بڑھے، جوان ہوئے، عمر ڈھلی اور وفات پائی۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
- آپ ﷺ کو بھی ہر انسان کی طرح بشری عوارض پیش آتے تھے۔ آپ کو بھوک و پیاس لگتی تھی۔ کھانا کھاتے اور پانی پیتے تھے۔ پیشاب و پاخانہ کی حاجت ہوتی تھی۔ بیمار پڑتے تھے۔ کبھی بھول ہو جایا کرتی تھی۔ خوشی وغمی کی کیفیات طاری ہوتی تھیں۔ وغیرہ

مگر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر اپنا خاص انعام کیا، آپ پر اپنی وحی نازل فرمائی اور آپ کو اپنے آخری رسول کی حیثیت سے منتخب کیا۔

صلی اللہ علیہ وسلم

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

بشر	=	آدمی، انسان
معرفت	=	واقفیت، پہچان
خشیت	=	ڈر، خوف
انابت	=	اللہ کی طرف رجوع ہونا
بشری عوارض	=	انسان کو پیش آنے والی چیزیں۔ جیسے بھوک پیاس وغیرہ

جواب دو:

۱۔ کیا محمد ﷺ ہماری ہی طرح ایک انسان اور بشر تھے؟

....

....

۲۔ آپ ﷺ کے بشر ہونے کا مطلب کیا ہے؟

....

....

....

....

....

....

۳۔ ''نبی ﷺ کو بشری عوارض پیش آتے تھے'' کا کیا مطلب ہے؟

....

....

....

خالی جگہ پُر کرو:

۱۔ نبی ﷺ کو.................... اور پیاس لگتی تھی۔

۲۔ نبی ﷺ آخری رسول ہیں۔آپ پر........................ کا سلسلہ ختم ہے۔

۳۔ نبی ﷺ پر........................ کی کیفیات طاری ہوتی تھیں۔

۴۔ نبی ﷺ ایک انسان کی طرح.................. کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔

نبی ﷺ کی بشریت سے متعلق مندرجہ ذیل کم از کم دو واقعات اپنے استاذ یا والدین سے معلوم کرو۔

۱۔ظہر کی صلاۃ بھول کر پانچ رکعت پڑھ لینا (متفق علیہ)

۲۔غزوۂ احد میں زخم آنا اور دندان مبارک کا شہید ہونا۔(متفق علیہ)

سبق (۱۱)

ہجرت

جب آپ ﷺ نے جھوٹے معبودوں کا انکار کرنے اور صرف ایک اللہ کی عبادت اختیار کرنے کی دعوت شروع کی تو کفار نے آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ستانا شروع کیا۔کوئی مسلمان ایسا نہ تھا جو ان کے مظالم سے بچ سکے۔ جب مصیبت حد سے تجاوز کر گئی تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دے دی۔ خود رسول اللہ ﷺ نے مکہ ہی میں قیام کیا کہ شاید اہل مکہ مستقبل میں راہ راست پر آ جائیں۔

مگر کفار نے اب معاہدہ کیا کہ کھانے کی کوئی چیز مسلمانوں اور ان کے خیر اندیش لوگوں کے ہاتھوں فروخت نہ کی جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اہل وعیال سمیت ایک پہاڑ کی گھاٹی ''شِعبِ ابی طالب'' میں پناہ لی اور اس میں تین سال تک محصور رہے۔کوئی ایسی تکلیف نہ تھی جو آپ ﷺ نے اور اہل بیت نے برداشت نہ کی ہو۔ بالآخر محاصرہ ختم ہوا۔اس وقت آپ ﷺ کی عمر انچاس برس کی تھی۔

اس واقعہ کے چند ہی ماہ بعد چچا ابو طالب اور پھر بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا۔اب کفار کے حوصلے اور بھی بڑھ گئے۔آخر آپ ﷺ طائف تشریف لے گئے اور پیغام حق سنایا۔مگر وہ اہل مکہ سے زیادہ سنگ دل ثابت ہوئے۔آپ ﷺ دوبارہ مُطعِم بن عدی کی حمایت میں مکہ میں داخل ہوئے۔اس کے بعد معراج ہوئی اور پانچ وقت کی صلاتیں فرض ہوئیں۔

طائف سے واپسی کے بعد آپ ﷺ برابر مکہ میں مقیم رہے۔ ہر طرف سے مصائب و آلام کا سامنا تھا۔ سب کچھ سہتے تھے مگر دعوت حق سے منہ نہ موڑتے تھے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے مدینہ کے انصار کو مشرف بہ اسلام ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔اس کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہجرت مدینہ کی اجازت دی گئی اور وہ جوق در جوق خفیہ روانہ ہونے لگے۔

دین حق کی اس قدر ترقی اور اہل مکہ کی اس قدر سختیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بھی ہجرت کی اجازت دے دی۔ سفر جاری کرنے سے پہلے آپ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تین دن تک غار ثور

میں رہے۔ پھر ساحل کی راہ سے روانہ ہوئے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، ان کے غلام عامر بن فہیرہ اور رہبر عبداللہ بن اُرَیقِطْ ہمرکاب تھے۔ مدینہ کے قریب پہنچ کر قُبَا نامی گاؤں میں ٹھہرے۔ چودہ دن قیام رہا اور مسجد قبا کی بنیاد ڈالی۔

جمعہ کے دن مدینہ کا قصد کیا۔ وہاں پہنچ کر ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان میں ٹھہرے۔ پھر مسجد نبوی تعمیر کی۔ مسجد سے لگا ہوا اپنا حجرہ تعمیر فرمایا۔ پھر قرب وجوار میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے حجرے تعمیر کئے۔ سات ماہ بعد ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے یہاں سے اٹھ کر اپنے گھر تشریف لے آئے۔

نبوت کے بعد تقریباً تیرہ (۱۳) سال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں رہے۔ ہجرت کے وقت عمر مبارک ترپن (۵۳) برس کی تھی۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

ہجرت	=	کوچ کرنا، ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جانا
مظالم	=	سختیاں، بے انصافیاں، ظلم وستم
راہ راست	=	سیدھا راستہ
خیراندیش	=	بھلائی چاہنے والا
فروخت کرنا	=	بیچنا
محاصرہ	=	ناکہ بندی، بائیکاٹ
سنگ دل	=	بے رحم، ظالم
حمایت	=	امداد، تعاون
خفیہ	=	چھپ چھپ کر
حجرہ	=	کمرہ
جوق در جوق	=	گروہ در گروہ

جواب دو:

۱۔مسلمانوں نے مکہ سے کیونکر ہجرت کی؟

....

....

۲۔آپ ﷺ طائف کیوں تشریف لے گئے؟

....

....

۳۔آپ ﷺ کے چچا ابو طالب اور بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کب ہوا؟

....

....

۴۔ہجرت کے وقت نبی ﷺ کی عمر کیا تھی؟

....

درست جواب پر (✓) کا نشان لگاؤ:

۱۔ہجرت مدینہ سے پہلے جس ملک کی طرف ہجرت کی گئی۔

☐ حبشہ ☐ طائف ☐ شام

۲۔شعب ابی طالب میں محاصرہ کی کل مدت ہے۔

☐ دو سال ☐ تین سال ☐ چار سال

۳۔مدینہ پہنچ کر جس صحابی کے گھر قیام فرمایا۔

☐ ابو بکر رضی اللہ عنہ ☐ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

۴۔نبوت کے بعد آپ ﷺ مکہ والوں کو توحید کی دعوت دیتے رہے۔

☐ دس سال تک ☐ پندرہ سال تک ☐ تیرہ سال تک

معراج کا واقعہ اپنے بڑوں یا والدین یا استاد سے معلوم کرو۔

سبق (۱۲)

غزوات

رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں اللہ کے کلمہ کی سربلندی کے لئے بہت ساری جنگیں لڑیں جن کو ''غزوہ'' کہا جاتا ہے۔

آپ ﷺ کے مشہور غزوات یہ ہیں:

۱۔غزوۂ بَدْر:

یہ رمضان سنہ۲ ھ کا واقعہ ہے۔اس میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ (۳۱۳) اور کافروں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائی۔ چودہ (۱۴) مسلمان شہید ہوئے۔ ستر (۷۰) کافر قتل ہوئے اور ستر (۷۰) قید کئے گئے۔

۲۔غزوۂ اُحُد:

یہ شوال سنہ۳ ھ کا واقعہ ہے۔اس میں مسلمانوں کی تعداد چھ سو پچاس (۶۵۰) تھی اور کافروں کی تین ہزار (۳۰۰۰) تھی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کا سخت نقصان ہوا۔ چالیس (۴۰) زخمی اور ستر (۷۰) شہید ہوئے، مگر دشمن مرعوب ہو کر ناکام ہوا اور اس کے تیس (۳۰) آدمی قتل ہوئے۔

۳۔غزوۂ بنی مُصْطَلِق:

یہ شعبان سنہ۵ ھ کا واقعہ ہے۔اس میں دشمن کو شکست ہوئی۔ اس کے دس آدمی قتل اور انیس (۱۹) گرفتار کئے گئے مگر سب کو چھوڑ دیا گیا۔

۴۔غزوۂ احزاب:

اس کا دوسرا نام غزوۂ خندق بھی ہے۔ یہ شوال یا ذی قعدہ سنہ ۵ ھ کا واقعہ ہے۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد تین ہزار (۳۰۰۰) اور کافروں کی دس ہزار (۱۰۰۰۰) تھی۔ چھ (۶) مسلمان شہید ہوئے، دس کافر قتل

کئے گئے اور دشمن نا کام و نا مراد ہو کر واپس ہوا۔

۵۔ غزوۂ بنو قُرَیظہ :

یہ غزوۂ احزاب کے فوراً بعد واقع ہوا۔ بنو قریظہ یہودی تھے اور مسلمانوں کے ہم عہد تھے۔ انھوں نے مسلمانوں کے ساتھ غداری اور بغاوت کی۔ چنانچہ ان کے تمام بالغ مردوں کو قتل کر دیا گیا اور عورتوں اور بچوں کو قیدی اور غلام بنا لیا گیا۔

۶۔ صلح حُدَیبِیَہ :

یہ ذی قعدہ سنہ ۶ ھ کا واقعہ ہے۔ نبی ﷺ اپنے ساتھ چودہ سو (۱۴۰۰) صحابہ کو لے کر عمرہ کی غرض سے نکلے تھے لیکن قریش نے عمرہ سے روک دیا۔ آپ ﷺ نے صلح کی پیشکش کی تو قریش نے اپنی خواہش کی شرطوں کے مطابق اسے قبول کر لیا۔ نبی ﷺ نے بھی اسے منظور کر لیا۔ کیونکہ اس سے امن قائم ہوا اور ہر ایک کے لئے اسلام کو سمجھنے کی راہ آسان ہو گئی۔ آپ ﷺ عمرہ کئے بغیر مدینہ واپس تشریف لے گئے۔

۷۔ غزوۂ خَیبَر :

یہ محرم سنہ ۷ ھ کا واقعہ ہے۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد چودہ سو (۱۴۰۰) اور دشمن یہودیوں کی تعداد دس ہزار (۱۰۰۰۰) تھی۔

پچاس مسلمان زخمی اور اٹھارہ شہید ہوئے۔ ترانوے (۹۳) یہودی قتل کئے گئے اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔

۸۔ فتح مکہ :

یہ رمضان المبارک سنہ ۸ ھ کا واقعہ ہے۔ اس میں نبی ﷺ کے ساتھ دس ہزار اصحاب کا لشکر تھا۔ بارہ (۱۲) کافر قتل اور دو مسلمان شہید ہوئے اور مکہ فتح ہو گیا۔

۹۔ غزوۂ حُنَین :

یہ شوال سنہ ۸ ھ کا واقعہ ہے۔ اس میں نبی ﷺ کے ساتھ بارہ ہزار کا لشکر تھا۔ اکہتر (۷۱) کافر قتل اور

چھ(٦) مسلمان شہید ہوئے۔ چھ ہزار (٦٠٠٠) قیدی بنائے گئے مگر سب کو بلا معاوضہ چھوڑ دیا گیا۔

١٠۔غزوۂ تبُوک:

یہ رجب سنہ ٩ ھ کا واقعہ ہے۔اس میں پیارے نبی ﷺ کے ساتھ تیس ہزار (٣٠٠٠٠) کا لشکر تھا۔رومی مرعوب ہو گئے اور مقابلہ پر نہیں آئے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ان غزوات کے ذریعے پورے ملک عرب میں امن وامان قائم کیا۔ فتنے کی آگ بجھائی۔اسلام و بت پرستی کی کشمکش میں دشمن کی شوکت توڑ کر رکھ دی اور انھیں اسلامی دعوت وتبلیغ کی راہ کو آزاد چھوڑنے اور مصالحت کرنے پر مجبور کر دیا۔

اسی طرح آپ ﷺ نے ان جنگوں کی بدولت یہ بھی معلوم کرلیا کہ آپ کا ساتھ دینے والوں میں کون سے لوگ مخلص ہیں اور کون سے لوگ منافق ؟۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

مرعوب	=	رعب میں آیا ہوا، ڈرا ہوا
شکست	=	ہزیمت، ہار
بلا معاوضہ	=	کسی عوض اور بدلہ کے بغیر

جواب دو:

١۔غزوہ کسے کہتے ہیں؟

....

....

٢۔غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کیا تھی اور کافروں کی تعداد کیا تھی؟

....

....

....

۳۔غزوۂ احد کب واقع ہوا؟ اور اس میں کتنے مسلمان شہید ہوئے؟

....

....

۴۔غزوۂ احزاب کا دوسرا نام کیا ہے؟

....

۵۔صلح حدیبیہ سے کیا فائدے حاصل ہوئے؟

....

....

....

۷۔ان غزوات کے ذریعے کیا فوائد حاصل ہوئے۔مختصر نوٹ لکھو۔

....

....

....

....

بے ترتیب حروف کو صحیح ترتیب دے کر درست نام بناؤ:

ب	ز	ا	ح	ا		
ر	ے	ب	خ			
ے	ن	ن	ح			
ت	ک	ب	و			
د	ح	ے	ب	ہ	ی	

سبق (۱۳)

محمد ﷺ پر

کون سی کتاب نازل ہوئی؟

آپ ﷺ پر قرآن مجید جیسی مقدس کتاب کا نزول ہوا جو اللہ کا کلام ہے۔ اللہ تعالی نے خود اس کی حفاظت کی ذمہ داری لے رکھی ہے۔ قرآن مجید نازل ہونے کے دن سے اب تک مِنْ وعَنْ ہم میں باقی ہے اور اِنْ شاءَ اللہ قیامت تک باقی رہے گی۔ قرآن کریم آپ ﷺ کے نبی اور رسول ہونے کی نشانی ہے۔ آپ ﷺ کو لکھنا اور پڑھنا نہیں آتا تھا لیکن آپ نے دنیا کے سامنے قرآن کا معجزہ پیش کیا جو سارے علوم کی کنجی ہے۔ قرآن مجید میں دین اور دنیا کے ہر معاملہ میں صراط مستقیم کی رہنمائی موجود ہے۔

قرآن پاک کیا ہے؟ مختصر اور ظاہری تعارف میں کرائے دیتا ہوں۔ باطنی بصیرت کے لئے عربی پڑھو اور قرآن پاک کے معانی و مطالب سے اپنے دل و دماغ کو منور کرو۔

قرآن مجید دوشنبہ (سوموار) کے دن رمضان المبارک کی ۲۱ رویں شب مطابق ۱۰ راگست ۶۱۰ءِ میں نازل ہونا شروع ہوا۔ کل مدت نزول تقریباً ۲۲ سال ۵ ماہ ہے۔

قرآن مجید کے کل پارے	30
کل سورتیں	114
مکی سورتیں	86
مدنی سورتیں	28
کل آیات	6236
کل لفظ اللہ	2697
کل کلمات	77439
کل حروف	320670

کل سجدے 15

قرآن کی بنیادی تعلیمات:

ا۔توحید: عبادت کا حقدار صرف ایک اللہ ہے۔اللہ کے سوا سارے معبود جھوٹے ہیں۔اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔

۲۔رسالت: اللہ نے ہر قوم کی ہدایت کے لئے اپنے رسول بھیجے۔محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں۔آپ ﷺ کی پیروی ہی جنت میں جانے کا واحد ذریعہ ہے۔

۳۔آخرت: مرنے کے بعد ہر شخص کو اللہ دوبارہ زندہ کرے گا اور اس کے عمل کے مطابق اسے بدلہ دے گا۔نیک لوگ جنت میں جائیں گے اور برے لوگ جہنم میں۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

ا۔اللہ تعالی نے محمد ﷺ پر کون سی کتاب نازل فرمائی؟

....

۲۔قرآن مجید میں کتنے پارے ہیں؟

....

۳۔قرآن مجید میں کل کتنی سورتیں ہیں؟

....

۴۔قرآن مجید کی آیات کی تعداد کیا ہے؟

....

۵۔قرآن پاک میں کتنے سجدے ہیں؟

....

۶۔قرآن مجید میں کل کتنے حروف اور کتنے کلمات ہیں؟

....

سبق (۱۴)

عملی زندگی

آپ ﷺ گھر میں اطلاع دے کر داخل ہوتے۔ اچانک نہ گھس جاتے کہ لوگ بے خبری کے عالم میں ہوں۔ جب اندر پہنچتے تو سلام کرتے۔ جب کسی کے یہاں تشریف لے جاتے تو سیدھے دروازے کے سامنے نہ آجاتے بلکہ دائیں یا بائیں پہلو سے آتے اور فرماتے: ''السلام علیکم''۔

آپ ﷺ کی سنت تھی کہ جب مجلس میں آتے تو سلام کرتے اور جب جاتے تو سلام کرتے۔ ہمیشہ زبان سے جواب دیتے۔ ہاتھ یا انگلی کے اشارے یا سر کی حرکت سے کبھی جواب نہ دیتے البتہ صلاۃ کی حالت میں اشارہ سے جواب دے دیتے تھے۔ جب کوئی کسی دوسرے کا سلام آکر پہنچاتا تو سلام کرنے والے اور پہنچانے والے دونوں کو جواب دیتے تھے۔ جب آپ کو چھینک آتی تو منہ پر ہاتھ یا کپڑا رکھ لیتے جس سے یا تو آواز بالکل دب جاتی یا بہت کم ہو جاتی۔

آپ ﷺ کبھی بستر پر سوتے، کبھی چٹائی پر، کبھی چارپائی پر، کبھی زمین پر۔ بستر کے اندر کھجور کے ریشے بھرے ہوتے تھے۔ دائیں کروٹ پر لیٹتے۔ دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے۔ جب بیدار ہوتے تو مسواک کرتے۔ آپ ﷺ مسواک بہت کثرت سے کیا کرتے تھے۔ دستور تھا کہ اول رات ہی میں سو جاتے اور پچھلے پہر سے پہلے بیدار ہو جاتے لیکن اگر مسلمانوں کے کچھ کام رات ہی میں کرنے کے ہوتے تو دیر میں سوتے۔ آپ ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں مگر قلب ہمیشہ بیدار رہتا تھا، اسی لئے جب سو جاتے تو کوئی نہ اٹھاتا یہاں تک کہ خود اٹھ جاتے۔

آپ ﷺ ہمیشہ اچھے نام پسند فرماتے اور بُرے نام رکھنے سے روکتے تھے۔ اگر کوئی ناپسندیدہ نام ہوتا تو اسے تبدیل فرما دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے زمین پر کھڑے ہو کر بھی خطبہ دیا ہے، منبر پر سے بھی اور اونٹ کی پیٹھ پر سے بھی۔ ہر خطبہ (تقریر) حمد و ثنا سے شروع کرتے تھے۔ خطبہ کبھی طویل ہوتا تھا کبھی مختصر، خطبہ دیتے وقت کبھی عصا پر سہارا دیتے اور کبھی کمان پر۔

آپ ﷺ نہایت فصیح اور شیریں بیان تھے۔ ٹھہر ٹھہر کر بولتے اور ایک ایک فقرہ اس طرح الگ الگ

کر کے بولتے کہ مخاطب پوری طرح گفتگو یاد کر لیتا۔ اکثر جملے کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ خوب ذہن نشین ہو جائے۔ بلاضرورت کبھی نہ بولتے۔ اکثر خاموش رہتے۔ الفاظ جچے تلے ہوتے تھے۔ مطلب سے ایک لفظ بھی کم زیادہ نہ ہوتا تھا۔

اگر کوئی بات ناگوار ہوتی تو چہرے کا رنگ بدل جاتا تھا۔ بدخلقی، سخت کلامی، فحش گوئی اور شور وغل سے آپ بہت دور تھے۔ ہنسی بس یہاں تک تھی کہ لبوں پر مسکراہٹ ظاہر ہو جاتی۔ اگر بہت زیادہ ہنستے تو باچھیں کھل جاتیں۔ وہاں قہقہے نہ تھے۔ اسی طرح رونا بھی تھا، دھاڑیں مارنا یا ہچکیوں سے رونا نہ ہوتا تھا۔ صرف آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آتے تھے۔ اگر بہت ہوا تو آنکھیں اشکبار ہو جاتیں اور گریہ کی آواز سینہ سے نکلتی معلوم ہوتی۔ رات کی صلاۃ تہجد میں آپ ﷺ اکثر رویا کرتے تھے۔

آپ ﷺ تیز رفتاری سے چلتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا گویا ڈھلوان پہاڑی پر سے اتر رہے ہیں۔ آپ جوتا پہن کے بھی چلتے اور برہنہ پاؤں بھی۔ دستور تھا کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم ساتھ ہوتے تو انھیں آگے کرتے اور خود پیچھے چلتے۔ کمزوروں کو سہارا دیتے۔ پیدل چلنے والوں کو اپنے ساتھ سوار کر لیتے۔ ان کے حق میں دعا فرماتے۔

نشست میں بھی کچھ اہتمام نہ تھا۔ کبھی فرش پر بیٹھتے، کبھی چٹائی پر اور کبھی زمین ہی پر۔ لیٹنے میں بھی کوئی خاص اہتمام نہ تھا۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

قلب	=	دل
عصا	=	لاٹھی
ذہن نشین ہونا	=	سمجھ میں آنا، یاد ہو جانا
ناگوار	=	ناپسند، خلافِ طبع
اشکبار ہونا	=	آنسو گرنا
گریہ	=	رونا

نشست = بیٹھک

جواب دو:

ا۔سلام کا جواب دینے میں نبی ﷺ کی سنت کیا تھی؟

....

....

....

۲۔مسواک سے متعلق آپ ﷺ کا کیا دستور تھا؟

....

....

۳۔آپ ﷺ اپنا خطبہ کس طرح شروع کرتے تھے؟

....

۴۔ہنسنے میں نبی ﷺ کا کیا طریقہ تھا؟

....

....

۵۔چلنے میں نبی ﷺ کا کیا انداز تھا؟

....

....

خالی جگہ پُر کرو:

ا۔نبی ﷺ گھر میں .... داخل ہوتے۔

۲۔نبی ﷺ کو جب چھینک آتی تو منہ پر..................... رکھ لیتے۔

۳۔نبی ﷺ رات کی صلاۃ............... میں اکثر رویا کرتے تھے۔

۴۔نبی ﷺ ٹھہر ٹھہر کر بولتے اور اکثر جملے کو.............. دہراتے۔

سبق (۱۵)

ذکر وعبادت

نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے زیادہ کرتے تھے۔ کثرت سے تکبیر وتہلیل، تسبیح وتحمید اور حوقلہ واستغفار کے ساتھ ساتھ ہر موقع پر خصوصی ذکر کرتے۔ سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے۔

صلاۃ کے بارے میں نبی ﷺ کا یہ حال تھا کہ کم ازکم چالیس رکعتیں ہر دن پڑھا کرتے تھے۔ ۱۷ر رکعتیں فرائض، ۱۲ر رکعتیں سنت مؤکدہ اور گیارہ رکعتیں تہجد آپ ﷺ کا روزانہ کا معمول تھا۔ ان کے علاوہ بھی دیگر نوافل صلاۃ ضحیٰ وغیرہ پڑھا کرتے تھے لیکن ان کی پابندی نہیں کرتے تھے۔

صدقہ وخیرات سے متعلق نبی رحمت ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ آپ ﷺ کے پاس جو کچھ ہوتا صدقہ کر دیتے۔ جو بھی آپ سے سوال کرتا اسے عطا فرما دیتے۔ لینے والے کو حاصل کرنے میں جتنی خوشی ہوتی اس سے زیادہ خوشی آپ ﷺ کو دینے میں ہوتی تھی۔ آپ ﷺ نے دنیا کے لئے زکاۃ کا انتہائی کامل ترین نظام پیش کیا جس میں مالداروں اور غریبوں دونوں کی ضرورتوں کا پورا پورا لحاظ ہے۔

صوم سے متعلق آپ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ کوئی مہینہ صوم رکھے بغیر نہیں گذرتا تھا۔ خاص طور پر سوموار اور جمعرات کا صوم رکھا کرتے۔ صوم رمضان تو فرض ہے، آپ ﷺ رمضان میں صوم کے علاوہ مختلف قسم کی عبادات کیا کرتے۔ قرآن مجید کی تلاوت، ذکر وتسبیح اور صدقہ وخیرات کے علاوہ اعتکاف بھی بیٹھتے تھے۔

نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں چار مرتبہ عمرہ کیا ہے۔ سنہ ۱۰ ہجری میں آپ نے ایک حج ادا فرمایا ہے جو حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے۔ اس حج میں آپ ﷺ کے ساتھ ایک لاکھ سے زیادہ صحابۂ کرام موجود تھے۔ ان کے سامنے آپ ﷺ نے ایک عظیم الشان خطبہ دیا جس میں اسلامی اصول وقواعد کی وضاحت کی۔ جاہلی رسم ورواج کی تردید فرمائی۔ جان ومال، عزت وآبرو کی حرمت کا اعلان کیا اور سب سے گواہی لی کہ آپ ﷺ نے رسالت کا حق ادا کر دیا ہے پھر آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر اللہ تعالیٰ کو بھی گواہ بنایا۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

تکبیر	=	اللہ اکبر کہنا
تہلیل	=	لا الہ الا اللہ کہنا
تسبیح	=	سبحان اللہ کہنا
تحمید	=	الحمد للہ کہنا
حوقلہ	=	لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہنا
استغفار	=	استغفر اللہ کہنا

جواب دو:

۱۔ نبی ﷺ ایک دن میں کم از کم کتنی رکعتیں صلاۃ پڑھا کرتے تھے؟

....

....

۲۔ ہفتہ کے وہ کون سے دو دن ہیں جن میں خاص طور پر نبی ﷺ صوم رکھا کرتے تھے؟

....

۳۔ نبی ﷺ نے کتنی بار حج اور عمرہ کیا ہے؟

....

....

۴۔ حجۃ الوداع کس سنہ میں ہوا؟ اور اس میں نبی ﷺ کے ساتھ کتنے صحابۂ کرام تھے؟

....

....

مکمل خطبۂ حجۃ الوداع اپنے استاد سے معلوم کرکے اپنی کاپی پر لکھو۔

سبق (۱۶)

لباس اور اکل وشرب

لباس

جسم مبارک پر قمیص ہوتا تھا جو نہایت پسند خاطر تھا۔ اس کی آستینیں صرف ہاتھ کے گٹوں تک ہوتی تھیں۔ تنگ آستینوں اور چھوٹے دامنوں کا جبہ، قبا، تہبند، چادر اور بعض دوسرے قسم کے لباس بھی استعمال فرمائے ہیں۔

آپ ﷺ سر پر عمامہ پہنتے تھے اور عمامہ کا شملہ شانوں کے درمیان پشت پر رہتا تھا۔

آپ ﷺ نے سرخ دھاری دار جوڑا بھی پہنا ہے۔ سبز اور سیاہ رنگ کا کپڑا بھی اور فروہ (بال دار کھال) بھی کہ جس کے کناروں پر ریشمی گوٹ لگی تھی۔

سفید رنگ کا کپڑا آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ ویسے جس قسم کا کپڑا میسر آ جاتا پہن لیتے۔ کسی خاص صنف پر اصرار نہ تھا۔ اونی، سوتی، کتّانی، ہر قسم کے کپڑے پہنتے۔

آپ ﷺ اچھے سے اچھا کپڑا بھی استعمال کرتے اور معمولی سے معمولی بھی حتی کہ پیوند تک لگا لیتے۔ آپ جوتے اور موزے بھی پہنتے تھے۔

آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بھی پہنی ہے جس پر محمد رسول اللہ نقش تھا۔

اکل وشرب

اکل وشرب میں آپ ﷺ کی سنت یہ تھی کہ جو کھانا موجود ہوتا اسی پر اکتفا کرتے۔ نہ موجود کو رد کرتے اور نہ غیر موجود کے لئے اہتمام فرماتے۔ طیبات میں سے جو کچھ بھی پیش کر دیا جاتا تناول فرما لیتے اِلّا یہ کہ طبیعت کراہت کرتی تو ہاتھ اٹھا لیتے مگر نہ تو اس کی مذمت کرتے، نہ اسے حرام قرار دیتے۔ آپ ﷺ نے کبھی کسی کھانے کی مذمت نہیں کی، جو مرغوب ہوا کھا لیا ورنہ خاموشی کے ساتھ چھوڑ دیا۔

بار ہا ایسا ہوا کہ گھر میں بالکل کھانا نہ رہا، بسا اوقات بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر تک باندھ لئے ہیں اور تین تین دن تک بغیر غذا کے بھوکے رہے ہیں۔

پانی ہمیشہ بیٹھ کر پیتے لیکن کبھی کبھار کھڑے ہو کر پینا بھی ثابت ہے۔ جب پانی پیتے تو پیالہ منہ سے ہٹا

کے تین مرتبہ سانس لیتے۔بسم اللہ سے شروع کرتے اور الحمدللہ پر ختم کرتے۔کھانے میں بھی یہی دستور تھا۔

قضائے حاجت

قضائے حاجت میں آپ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ کبھی پانی سے استنجا کرتے اور کبھی پتھر سے۔جب سفر میں ہوتے تو قضائے حاجت کے لئے دور چلے جاتے یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہو جاتے۔کبھی کوئی آڑ سامنے رکھ لیتے،کبھی جھاڑیوں اور درختوں کی آڑ میں بیٹھتے۔اگر سخت زمین پر پیشاب کرنا ہوتا تو چھینٹے اڑنے کے خوف سے کسی لکڑی سے کرید کے زمین نرم کر لیتے۔

آپ ﷺ بیٹھ کے پیشاب کیا کرتے تھے۔استنجا ہمیشہ بائیں ہاتھ سے کرتے۔جب قضائے حاجت کے لئے بیٹھتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک زمین سے بالکل قریب نہ ہو جاتے۔اسی طرح قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے سے منع فرماتے۔

نبی ﷺ نے چند خاص مقامات پر پاخانہ اور پیشاب کرنے سے منع کیا ہے،مثلاً:

- سایہ دار درختوں کے نیچے
- لوگوں کے راستوں اور بیٹھنے کی جگہوں میں
- جانوروں کے بلوں اور سوراخوں میں
- غسل خانے میں
- بہتے یا ٹھہرے ہوئے پانی میں

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

پشت	=	پیٹھ
مرغوب	=	پسندیدہ
صنف	=	جنس،قسم
طیبات	=	پاک اور حلال چیزیں

کراہت کرنا = ناپسند کرنا

مذمت = برائی

جواب دو:

۱۔آپ ﷺ کو کس رنگ کا کپڑا سب سے زیادہ پسند تھا؟

....

....

۲۔ نبی ﷺ کی انگوٹھی کس چیز کی تھی اور اس پر کیا نقش تھا؟

....

....

۳۔کھانا پینا شروع کرنے اور ختم کرنے پر نبی ﷺ کونسی دعائیں پڑھتے تھے؟

....

....

۴۔قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا کیسا ہے؟

....

....

صحیح باتوں پر (✓) اور غلط پر (×) کا نشان لگاؤ:

☐ نبی ﷺ نے سبز اور سیاہ رنگ کا کپڑا بھی پہنا ہے۔

☐ نبی ﷺ نے کبھی بیٹھ کر پانی نہیں پیا۔

☐ نبی ﷺ ہمیشہ بائیں ہاتھ سے استنجا کرتے تھے۔

☐ نبی ﷺ ہمیشہ سفید کپڑا پہنتے تھے۔

☐ نبی ﷺ نے بسا اوقات بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر تک باندھے ہیں۔

سبق (۱۷)

مکارم اخلاق

بردباری، قوت برداشت، قدرت پا کر درگذر اور مشکلات پر صبر ایسے اوصاف تھے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تربیت کی تھی۔ آپ ﷺ نے کبھی اپنے نفس کے لئے انتقام نہ لیا البتہ اگر اللہ کی حرمت چاک کی جاتی تو اللہ کے لئے انتقام لیتے۔ آپ ﷺ سب سے بڑھ کر غیظ وغضب سے دور تھے اور سب سے جلد راضی ہو جاتے تھے۔

جود وکرم کا وصف ایسا تھا کہ اس کا اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ سخی اور فیاض تھے۔ شجاعت، بہادری اور دلیری میں بھی آپ ﷺ کا مقام سب سے بلند اور معروف تھا۔

آپ ﷺ سب سے زیادہ حیادار اور پست نگاہ تھے۔ سب سے زیادہ عادل، پاک دامن، راست باز اور امانت دار تھے۔ اس کا اعتراف آپ کے دوست دشمن سب کو ہے۔

آپ ﷺ سب سے زیادہ متواضع اور تکبر سے دور تھے۔ مریضوں کی عیادت کرتے، فقراء کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے، غلام کی دعوت منظور فرماتے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں کسی امتیاز کے بغیر ایک عام آدمی کی طرح بیٹھ جاتے۔

آپ ﷺ سب سے بڑھ کر عہد کی پابندی اور صلہ رحمی فرماتے۔ لوگوں کے ساتھ سب سے زیادہ شفقت اور رحم ومروت سے پیش آتے تھے۔ آپ ﷺ کا اخلاق سب سے زیادہ کشادہ تھا۔ آپ ﷺ نہ عادتاً فحش گو تھے، نہ بہ تکلف فحش کہتے تھے۔ نہ لعنت کرتے تھے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے۔

آپ ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کی خبر گیری کرتے اور لوگوں کے حالات دریافت فرماتے۔ کوئی کسی ضرورت کا سوال کر دیتا تو اسے عطا کئے بغیر یا اچھی بات کہے بغیر واپس نہ فرماتے۔

آپ ﷺ کے چہرے پر ہمیشہ بشاشت رہتی۔ نہ کسی کی مذمت کرتے، نہ عار دِلاتے، نہ عیب جوئی کرتے تھے۔ جو شخص نامناسب بات بولتا اس سے رخ پھیر لیتے۔

حاصل یہ کہ آپ ﷺ بے نظیر صفات کمال سے آراستہ تھے۔ انھیں خوبیوں اور اعلیٰ اخلاق کی بدولت لوگ آپ ﷺ کی طرف کھنچ آتے اور دلوں میں آپ ﷺ کی محبت بیٹھ جاتی۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

انتقام	=	بدلہ
غیظ وغضب	=	غصہ
جود وکرم	=	سخاوت وفیاضی
پست نگاہ	=	نظر نیچی رکھنے والا
بشاشت	=	مسکراہٹ، خوشی
بے نظیر	=	بے مثال

جواب دو:

۱۔ اللہ تعالی نے کن اوصاف پر اپنے رسول ﷺ کی تربیت کی تھی؟

....

....

....

۲۔ جود وکرم میں آپ ﷺ کا کیا مقام تھا؟

....

....

۳۔ نبی ﷺ کی وہ کونسی عظیم خوبیاں تھیں جن کا اعتراف دوست دشمن سب کو ہے؟

....

....

....

۴۔ نبی ﷺ کے بلند اخلاق کا لوگوں پر کیا اثر تھا؟

....

....

....

سبق سے چُن کر لکھو۔

☆ کوئی سات اچھے اخلاق جنھیں اختیار کرنا چاہیے۔

....

....

....

....

☆ کوئی سات بُرے اخلاق جن سے دور رہنا چاہیے۔

....

....

....

....

سبق (۱۸)

گذر بسر

پیارے نبی ﷺ نے مکہ کی زندگی میں حصول معاش کے لئے تجارت ومزدوری کی۔آپ کا مال تجارت شام، یمن، حبشہ، بحرین وغیرہ جاتا تھا۔مزدوری کے سلسلہ میں فرمایا: میں مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط پر چرایا کرتا تھا۔(صحیح بخاری)

مدینہ کی زندگی میں مال غنیمت کا ایک مخصوص حصہ آپ کے لئے ہوتا تھا۔اسی طرح آپ ﷺ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو خیبر کی بٹائی زمین سے سو وَسق غلہ خرچ کے لئے عنایت فرماتے تھے۔(بیہقی ۶/۱۱۶)

ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع تقریباً (۵۰۰ء۲) ڈھائی کیلوگرام کا ہوتا ہے۔اس لئے ہمارے یہاں کے حساب سے غلہ کا وزن ایک سو پچاس کنٹل ہوا۔

اس حدیث سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ کے کتنا غلہ پیدا ہوتا تھا اور آپ ﷺ کتنے بڑے امیر تھے۔اس کے باوجود آپ ﷺ کی شان بے نیازی کا عالم یہ تھا کہ کئی کئی دنوں تک گھر میں آگ نہیں جلتی تھی ،صرف پانی اور کھجور پر گذارہ ہوتا تھا۔سچ ہے:

سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

رسول اکرم ﷺ ہدایا وتحائف قبول کرتے تھے۔دعوت منظور فرماتے تھے۔البتہ صدقہ اورزکاۃ کا مال نہیں کھاتے تھے۔صدقہ اور زکاۃ کا مال کھانا آپ ﷺ اور آپ کے خاندان والوں پر قیامت تک کے لئے حرام ہے۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

معاش	=	رزق، روزی
قیراط	=	ایک سکہ جو درہم یا دینار کا معمولی حصہ ہوتا تھا

مال غنیمت = وہ مال جو جنگ میں دشمن سے حاصل ہوتا ہے

جواب دو:

ا۔ مکہ کی زندگی میں آپ ﷺ نے حصول معاش کے لئے کیا کیا؟

....

....

....

۲۔ مدینہ کی زندگی میں آپ ﷺ کے لئے معاش کا کیا انتظام تھا؟

....

....

....

....

۳۔ نبی ﷺ کی شان بے نیازی کا کیا عالم تھا؟

....

....

....

صحیح باتوں پر (✓) اور غلط پر (×) کا نشان لگاؤ:

☐ نبی ﷺ نے بکریاں چرائی ہیں۔

☐ نبی ﷺ نے تجارت یا مزدوری کبھی نہیں کی۔

☐ نبی ﷺ کے گھر میں کئی کئی دنوں تک آگ نہیں جلتی تھی۔

☐ نبی ﷺ کبھی کسی کے گھر دعوت کھانے نہیں جاتے تھے۔

☐ نبی ﷺ اور آپ کے خاندان والوں پر صدقہ کھانا حرام ہے۔

سبق (۱۹)

وفات

علالت

آپ ﷺ کی علالت دردسر سے شروع ہوئی۔ پھراس قدر تیز بخار چڑھا کہ کپڑے کے اوپر سے ہاتھ نہیں رکھا جاتا تھا۔آپ ﷺ کی اس شدید تکلیف سے بے چین ہوکر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے میرے باپ کو کتنی تکلیف ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: آج کے بعد تمھارے باپ کوکوئی تکلیف نہ ہوگی۔

جب آپ ﷺ کی بیماری سخت ہوگئی تو آپ نے تمام ازواج سے اجازت چاہی کہ بقیہ ایام عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں گذاریں۔ چنانچہ سب نے بخوشی اجازت دے دی۔آپ ﷺ کی بیماری کی کل مدت ۱۳ یا ۱۴ دن ہے۔

وصیت

وفات سے پہلے اپنی امت کے لئے آپ ﷺ کی آخری وصیت یہ تھی کہ صلاۃ اور اپنے غلاموں اور خادموں کا خیال رکھنا۔

نیز فرمایا: تم سے پہلے قوموں نے اپنے نبیوں اور صالحین کی قبروں کوسجدہ گاہ بنالیا لہٰذا تم قبروں پہ مسجد نہ بنانا، میں تم کواس سے منع کرتا ہوں۔

وفات

آپ ﷺ کی وفات ۱۲/ربیع الأوّل سنہ ۱۱ھ مطابق ۶/جون ۶۳۲ء یوم دوشنبہ (سوموار) کو چاشت کے وقت ہوئی۔اس وقت عمر مبارک تریسٹھ سال کی تھی۔

إنا لله وإنا إليه راجعون

وفات کے وقت آپ ﷺ کا سرمبارک عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا۔آپ ﷺ کی وفات سے مسلمانوں پرغموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑااورآفاق واطراف تاریک ہوگئے۔

غسل و تکفین

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دوسرے دن غَرس نامی ایک کنویں کا پانی لایا گیا اور اس میں بیر کی پتی ملا کر آپ کو غسل دیا گیا۔ (یاد رہے کہ زندگی میں آپ ﷺ کو اس کنوئیں کا پانی بہت محبوب تھا۔)

آپ ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے گھر کے صحن میں یمنی کپڑے کا ایک پردہ لٹکایا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ اور اپنے دونوں بیٹوں فَضل اور قُثم کو گھیرے کے اندر بلایا۔ پانی پہنچانے اور دوسرے کاموں کے لئے ابوسفیان بن حارث، اسامہ بن زید اور آپ کے آزاد کردہ غلام صالح شُقرَان کو شامل کیا۔ باقی بنی ہاشم کے لوگ پردہ کے باہر کام میں لگے ہوئے تھے۔ اسامہ رضی اللہ عنہ اور صالح شُقران پانی ڈالتے اور عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے دونوں بیٹے آپ ﷺ کو پلٹتے۔ آپ ﷺ کو کپڑے اتارے بغیر غسل دیا گیا۔ غسل کے آخر میں آپ ﷺ کے پورے جسد مبارک پر کافور مَلا گیا۔ پھر مقام سَحُول کے بنے تین سفید سوتی کپڑوں میں آپ کو کفنایا گیا۔

تدفین

غسل سے پہلے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے لئے بغلی قبر کھود کر تیار کر دی تھی۔ غسل و تکفین کے بعد آپ ﷺ کی چارپائی قبر مبارک کے پاس رکھی گئی اور صلاۃ جنازہ پڑھی جانے لگی۔ سب سے پہلے آپ ﷺ کے اہل بیت کے مردوں نے، پھر مہاجرین، پھر انصار نے، پھر عورتوں، پھر بچوں نے جماعت جماعت اور باری باری صلاۃ ادا کی۔ جنازہ کی امامت کسی نے نہیں کی اور نہ ہی اذان واقامت کہی گئی۔

بدھ کی آدھی رات کو جنازہ سے فراغت ہوگئی تو آپ ﷺ کو قبر کے پائتانے سے اندر داخل کیا گیا۔ قبر شریف میں اتارنے والے علی رضی اللہ عنہ، عباس رضی اللہ عنہ، اور ان کے دونوں بیٹے فضل و قثم اور آپ کے آزاد کردہ غلام صالح شُقران تھے۔

قبر شریف 9 کچی اینٹوں سے بند کی گئی۔ اس کے بعد کدال اور ہاتھ سے مٹی ڈال کر قبر شریف کو کوہان نما برابر کر دیا گیا۔

ترکہ

آپ ﷺ خود اپنی زندگی میں اپنے پاس کیا رکھتے تھے جو مرنے کے بعد چھوڑ جاتے۔ آپ ﷺ کا

معمول تھا کہ جو کچھ آتا غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیتے، اپنے لئے الگ سے ذاتی جائداد نہیں بناتے تھے۔

آپ ﷺ کا اعلان تھا کہ ہم انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ چھوڑا وہ صدقہ ہے۔ البتہ آپ ﷺ نے کتاب وسنت کی شکل میں علم کی وہ روشنی اور ہدایت کی وہ دولت چھوڑی ہے جس سے انسانیت قیامت تک فائدہ اٹھاتی رہے گی۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

علالت	=	بیماری
شدید	=	سخت
آفاق	=	آسمان کے کنارے، دنیا جہان
اطراف	=	سمتیں، ہرسو اور ہر جانب

جواب دو:

۱۔ آپ ﷺ نے بیماری کے آخری ایام کس کے گھر گذارے؟

....

۲۔ آپ ﷺ کی بیماری کی کل مدت کتنی ہے؟

....

۳۔ آپ ﷺ کی آخری وصیت کیا تھی؟

....

....

....

۴۔ آپ ﷺ کی وفات کس دن اور کس تاریخ کو ہوئی؟

....

....

....

۵۔ نبی ﷺ کی وفات کس عمر میں ہوئی ؟

....

....

۶۔آپ ﷺ نے مرنے کے بعد کیا چھوڑا؟

....

....

....

۷۔انبیاء کی وراثت کے بارے میں نبی ﷺ کا کیا اعلان تھا؟

....

....

....

صحیح باتوں پر (✓) اور غلط پر (×) کا نشان لگاؤ:

- ☐ نبی ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری ایام عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر گذارے۔
- ☐ نبی ﷺ نے قبروں پر مسجد بنانے کا حکم دیا ہے۔
- ☐ نبی ﷺ کو تین سفید سوتی کپڑوں میں دفنایا گیا۔
- ☐ نبی ﷺ کی صلاۃ جنازہ نہیں پڑھی گئی۔
- ☐ نبی ﷺ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔

وفات رسول ﷺ کے موقع پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا غم والم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خصوصی تقریر اپنے استاذ سے معلوم کرو۔

نعت

پیارے نبی ﷺ

میرے پیارے نبی مصطفیٰ ہیں
سارے عالم میں ہے نام روشن

''وہ خدا کا، خدا اس کا دشمن
جس نے چھوڑا محمد کا دامن''

دامنِ مصطفیٰ تھامنے کو
تھامو قرآن وسنت کا دامن

آپ کا خُلق قرآں میں دیکھو
دینِ اسلام کا جو ہے مخزن

آؤ بھیجیں صلاۃ وسلامی
رَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم سلاماً

بولہب تھا محمد کا دشمن
وہ بنا نارِ دوزخ کا ایندھن

ہاں! سراقہ مُحِبِّ نبی ہیں
ہاتھ میں آیا کسریٰ کا کنگن

تھے سَلَف یادِ مولیٰ میں گِریاں
ان کی آنکھوں سے شرمندہ ساون

آبِ کوثر اگر چاہتے ہو
پھونک دو شرک وبدعت کے خرمن

اے خلیقؔ ان کا دامن نہ چھوڑو
بھیس میں رہبروں کے ہیں رہزن

(نظم)

ان کے دامن سے وابستگی چاہیئے

یہ زمیں آسماں، آفتاب و قمر، برق وانجم، سحر، یہ ہیں سب کے لئے
سب سے پیارے نبی، خاتم الأنبیاء، احمدِ مجتبیٰ بھی ہیں سب کے لئے
ساری مخلوق میں سب سے افضل ہیں جو، وہ تو انسان ہیں، جی ہاں انسان ہیں
ہم کو قرآن نے یہ سبق ہے دیا، بندگی تم کرو صرف رب کے لئے
موت اور زندگی آزمائش ہیں سب، جو بھی پیدا ہوا وہ تو مرجائے گا
بس وہ اللہ اِک، وارثِ کل جہاں، وہ ہی ملجا وماویٰ ہے سب کے لئے
دادا آدم کو جب رب نے پیدا کیا، حکم صادر ہوا نوریوں کے لئے
گِل کو سجدہ کرو، حکم رب کا سنو، ورنہ تیار رہنا غضب کے لئے
ناری اس میں تھا شیطاں اکڑ ہی گیا، اور تن کر یہ بولا مرے کبریا
کیسے مٹی کو سجدہ کروں؟ آگ ہوں، وہ تو مخلوق تھا ہی غضب کے لئے
جنّتِ خُلد میں دادا آدم گئے، اور شیطان ملعون دشمن ہوا
پھل کھلایا انھیں، ایک غلطی ہوئی، رب نے دنیا میں بھیجا ادب کے لئے
دوستو ہم خطا پر خطا کررہے اور اُمّیدِ رحمت ہیں رکھے ہوئے
رب کی بھیجی ہدایت پہ کرنا عمل، یہ ہی کام آئے غُفرانِ رب کے لئے
شرک سے بچ کے توحید کا راستہ، جس نے اپنالیا باسعادت ہوا
اِتباعِ نبی سے شفاعت ملے، بے اطاعت شفاعت ہے کب کے لئے؟
رحمتِ عالمیں سب سے محبوب ہوں، اے خلیقؔ ایسا ایمان مطلوب ہے
ان کے دامن سے وابستگی چاہیئے، وہ تو رحمت تھے، ہادی تھے سب کے لئے

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

الحمدللہ زیر نظر کتاب کے دسیوں ایڈیشن طبع ہو کر قبول عام حاصل کر چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ اس قیمتی کتاب کی تالیف پر مولانا عبدالخالق خلیق رحمہ اللہ کو جزائے خیر عطا فرمائے، ان کی مغفرت کرے، ان پر رحمتوں کی بارش کرے اور انھیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔آمین

مولانا عبدالخالق خلیق رحمہ اللہ کی وفات حسرت آیات ۱۲ر رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۸ر نومبر ۲۰۰۱ء بروز بدھ کو ہوئی۔

رَبِّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ۔

آپ اپنی عمر کی چھٹی دہائی سے گذر رہے تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی بابرکت زندگی عطا فرمائی تھی۔آپ ہندوستان کے مشہور صوبہ اتر پردیش کے معروف ضلع سدھارتھ نگر کے رہنے والے تھے۔سدھارتھ نگر پہلے ضلع بستی میں شامل تھا اسی لئے آپ اپنی نسبت میں بستوی لکھا کرتے تھے۔اپنے آبائی گاؤں بڑھی خاص میں جو قصبہ بسکوہر بازار کے قریب ہے آپ سب سے پہلے عالم ہوئے اور وہاں کے دینی مکتب مدرسہ عربیہ قاسم العلوم کی تاسیس میں زبردست کردار ادا کیا پھر وہاں سے بیرہوا منتقل ہوگئے۔وہاں ایک مسجد تعمیر کی اور جب تک بیرہوا رہے پورے گاؤں کی دینی قیادت کرتے رہے، ہمیشہ جمعہ وعیدین کے خطبے خود آپ یا آپ کے صاحبزادے دیا کرتے۔

پھر جب آپ کے فرزند اکبر ڈاکٹر عبدالمالک خان علم طب کی تکمیل کر کے واپس ہوئے تو آپ نے ان کے لئے قریبی قصبہ اٹوا میں دواخانے کا بندوبست کیا اور پھر رفتہ رفتہ پورے طور پر مع اہل وعیال خود بھی اٹوا منتقل ہوگئے۔اٹوا کے مکان پر ''کاشانۂ خلیق'' کا بورڈ خود اپنے دست مبارک سے لکھا جو اب تک آپ کی یادگار ہے۔اٹوا اور قرب وجوار میں آپ کی عزت وشہرت پہلے سے تھی، یہاں پہنچنے کے بعد اس میں مزید اضافہ ہوا۔

آپ کے فرزندان مولانا عبدالباری کلیم محمدی ندوی اور عبدالباقی نسیم خان نے مل کر والد محترم کی نگرانی میں ایک مطبعہ قائم کیا۔رفتہ رفتہ بقیہ فرزندان حافظ عبدالوالی شمیم اور عبدالکافی وسیم خان بھی طباعتی امور میں دلچسپی لینے لگے لہذا مطبعہ نے کافی ترقی کی لیکن بعد میں یہ مطبعہ اپنوں کی حماقتوں اور غیروں کی ریشہ دوانیوں کی نذر ہو گیا۔ وكان أمر الله قدراً مقدوراً۔

والد محترم رحمہ اللہ نے شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام صاحب بستوی رحمہ اللہ سے دورۂ حدیث کر کے سند فراغت حاصل کی تھی۔ اسی بنا پر آپ جامعہ ریاض العلوم دہلی کی نسبت سے اپنے آپ کو ریاضی بھی لکھا کرتے تھے۔ابناء جامعہ ریاض العلوم دہلی کے تذکرہ پر ترتیب دی گئی کتاب کے لئے آپ نے اپنی خود نوشت سوانح بھی لکھی تھی۔

آپ اپنی دعوتی واصلاحی ذمہ داریوں کا ہمیشہ احساس رکھتے تھے۔آپ ایک عمدہ خطیب، قابل مدرس، اچھے شاعر اور بہترین صحافی بھی تھے۔تدریس کے لئے سب سے زیادہ مدت آپ نے گینسڑی بازار کو دی ہے۔آج بھی وہاں آپ کے شاگرد آپ کو یاد کرتے، تعریف کرتے اور دعائیں دیتے ہیں۔

خطابت میں آپ کا اپنا جداگانہ اور منفرد انداز تھا۔کچھ دنوں تک بمبئی مومن پورہ کی جامع مسجد اہل حدیث میں امامت وخطابت کا فریضہ بھی انجام دیا ہے۔آپ کی تقریر بڑے ذوق وشوق اور دلچسپی سے سنی جاتی تھی۔آپ دوران تقریر ہنساتے بھی تھے اور رلاتے بھی۔ شرک وبدعت خصوصاً قبر پرستی کے خلاف شمشیر بے نیام تھے۔سمجھانے اور بات کہنے کا انداز ایسا پیارا تھا کہ سخت سے سخت مخالف بھی سوچنے اور غور کرنے پر مجبور ہو جاتا۔ جمعہ کے خطبوں اور اجتماعات وجلسوں کے علاوہ بھی درس قرآن وحدیث کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ مسجد کرامت اٹوا جو گھر کے بالکل قریب ہی واقع ہے عمر کے آخری حصہ میں آپ کی دعوتی واصلاحی سرگرمیوں کا مرکز تھی۔

مولانا عبدالخالق خلیق رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔آپ نے ان کی تعلیم وتربیت پر بھرپور توجہ دی۔

آپ کے فرزندان نہ صرف اپنے صوبے یوپی سے نکل کر راجستھان اور مہاراشٹر تک حصول تعلیم کی غرض سے پہنچے بلکہ بیرون ملک (سعودی عرب) تک گئے اور پھر دعوت وتبلیغ کے میدان کا پرچم سنبھالا۔

آپ دیارحرم مکہ ومدینہ کی مقدس سرزمین دیکھنے کے بڑے متمنی اور آرزومند تھے۔آپ کی ایک نظم اس طرح شروع ہوتی ہے۔

مسلماں ہوں میں تمنا ہے میری

کہ اک بار بیت الحرم دیکھ لیتا

چنانچہ اللہ تعالی نے آپ کی یہ تمنا پوری کی اور آپ کو ۱۴۲۰ھ میں فریضۂ حج وزیارت مسجد نبوی سے مشرف فرمایا۔والدہ محترمہ بھی ساتھ ساتھ تھیں۔اللہ تعالی بروز قیامت اسے آپ کی نیکیوں کے ترازو میں رکھے۔آمین۔الحمدللہ خاکسار کو اس موقع پر مکہ ومنیٰ وعرفات میں آپ کی خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔

والدمحترم رحمہ اللہ کا تخلص خلیق تھا اور آپ عملاً بھی نہایت خلیق اور ملنسار تھے۔نہایت خوش مزاج اور ظریفانہ طبیعت کے حامل تھے۔جو آپ سے ملتا پہلی ہی ملاقات میں اتنی قربت محسوس کرتا جیسے پرانے شناسا ہوں یا قدیم یارانہ ہو۔

والدمحترم رحمہ اللہ نہایت باکمال اور زودرقم خوشنویس تھے۔آپ کی زیادہ تر خدمات اسی میدان میں ہیں۔صحیح بخاری معہ اردوشرح مطبوعہ ادارہ نورالایمان دہلی آپ ہی کی کتابت کردہ ہے۔ جامعہ سلفیہ بنارس، جامعہ سراج العلوم جھنڈانگر نیپال اور الدارالسّلفیہ بمبئی نیز دیگر بہت سے اداروں کی کئی مطبوعات آپ کے ہاتھوں کی کتابت شدہ ہیں۔

والدمحترم رحمہ اللہ کی زیرنظر تصنیف سیرت نبوی ﷺ پر بچوں کے لئے بہترین درسی کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔اس کی کتابت بھی آپ ہی کے دست مبارک سے تھی لیکن چھٹا ایڈیشن موجودہ ترقیات کو سامنے رکھتے ہوئے کمپیوٹر پر کردیا گیا۔ساتویں اور آٹھویں ایڈیشن کو مزید بہتر اور خوبصورت بنانے کی کوشش کی گئی۔اللہ سے دعا ہے کہ باری تعالیٰ اس کتاب کو آپ کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے۔

موجودہ ایڈیشن میں متعدد بنیادی تبدیلیاں کی گئی ہیں تاکہ عصر حاضر کی ترقی یافتہ تعلیمی نصابی کتابوں کے نہ صرف دوش بدوش چل سکے بلکہ ان میں اپنی ایک انفرادی اور امتیازی شان رکھے۔چونکہ الولد من کسب أبیہ لہذا ان ساری تبدیلیوں کو والدصاحب ہی کے نام سے موسوم رکھا گیا ہے۔اللہ تعالی ان کوششوں کو مبارک اور بارآور کرے۔آمین

عموماً یہ کتاب درجہ چہارم کے طلبہ کو پڑھائی جاتی ہے لیکن اگر کوئی تعلیمی ادارہ اس سے نیچے یا اوپر کے درجات میں اسے داخل نصاب کرنا چاہے تو اپنے معیار کے مطابق ایسا کرسکتا ہے۔اس سے اس کی افادیت میں ان شاء اللہ کوئی کمی نہ ہوگی۔

ضرورت ہے کہ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچا کر اس کے نفع کو عام کیا جائے تاکہ نبی پاک ﷺ سے متعلق پائی جانے والی جہالت کا خاتمہ کیا جاسکے۔جو لوگ اس کتاب کی اہمیت وافادیت کو سمجھتے ہیں انھیں اس کا تعارف مزید آگے بڑھانا چاہئے اور اس کی نشرواشاعت میں ہرممکن حصہ لینا چاہئے۔وباللہ التوفیق

طالب دعا

عبدالہادی عبدالخالق مدنی

کاشانۂ خلیق۔اٹوابازار۔سدھارتھ نگر۔یوپی۔انڈیا

داعی احساء اسلامک سینٹر۔سعودی عرب

موبائیل: (00966 - 0509067342)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمۂ مؤلف

الحمد لله رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین أما بعد!

سنا ہے کہ اسلاف کے مایۂ ناز بزرگ، مشہور عالم، مناظر اسلام، شیر پنجاب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ حضرت مجھے بہت عجلت ہے، ٹرین سے سفر کرنا ہے، ایک ضروری مسئلہ پوچھنے کے لئے حاضر خدمت ہوا ہوں، مسئلہ ایسا مختصر بتائیے کہ ٹرین چھوٹنے نہ پائے اور بات مکمل بھی ہو جائے۔ مولانا نے فرمایا: کہو کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: حضرت! سورۂ یوسف کی تفسیر اتنی مختصر کیجئے کہ ٹرین بھی نہ چھوٹنے پائے اور تفسیر بھی مکمل ہو۔ مناظر اسلام مانے ہوئے حاضر جواب تھے، فوراً فرمایا: پیرے بود، پسرے داشت، گم کرد، باز یافت۔ (ایک بزرگ تھے، ان کا ایک بیٹا تھا، بزرگ نے اس کو گم کر دیا اور پھر اس کو پا گئے) آپ نے اتنی جامع تفسیر فرمائی کہ سائل کو مکمل طور پر تسلی ہوگئی، بہت خوش ہوا اور سلام کر کے اپنی راہ لی۔

اس گہما گہمی کے دور میں جب کہ لوگوں کو مرنے کی بھی فرصت نہیں ہے مولانا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے میں نے بھی سوچا کہ حضور اکرم سید الأولین والآخرین محمد مصطفیٰ ﷺ کی ایسی مختصر سوانح لکھوں کہ قاری ایک ہی نشست میں آنحضور ﷺ کے بارے میں مکمل بنیادی معلومات حاصل کر لے اور کتاب پڑھتے ہوئے اسے اکتاہٹ بھی محسوس نہ ہو۔ اللہ تعالی اس عظیم سعادت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ویسے تو یہ کسی کے بس کی بات نہیں کہ آپ ﷺ کی جامع اور مکمل تصویر چند صفحات میں پیش کر سکے کیونکہ پورا قرآن وحدیث آپ کے اوصاف کمال کا مرقع ہے لیکن مَالَا یُدْرَكُ كُلُّهُ لَایُتْرَكُ جُلُّهُ کے مطابق بنیادی معلومات پیش خدمت ہیں۔

الحمدللہ کتاب حاضر ہے، پڑھئے اور مجھ کو بھی دعائے خیر میں یاد رکھئے۔ ان شاءاللہ اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں مختصراً سب کچھ ملے گا۔

پہلے یہ کتاب عام قارئین کے لئے تحریر کی گئی تھی مگر بعد میں بعض اہل علم احباب کے مشورے سے یہ رائے سامنے آئی کہ اسے مختلف اسباق میں تقسیم کر دیا جائے اور بچوں کے لئے سیرت رسول ﷺ سے متعلق ایک درسی کتاب کی حیثیت دے دی جائے چنانچہ اس پر عمل کیا گیا۔ اب ذمہ داران مدارس کو دیکھنا ہے کہ وہ اس محنت کی حوصلہ افزائی کس طرح کرتے ہیں۔!!

الحمدللہ یہ میری کتاب محمد رسول اللہ ﷺ کا تیسرا ایڈیشن مع تصحیح واضافہ طبع ہونے جا رہا ہے۔ رب العالمین کا اس کی نعمت وکرم ونوازش پر بے انتہا شکر گذار ہوں کہ اس نے مجھ ناچیز کو اپنے پیارے رسول ﷺ کی سیرت پاک سے متعلق نصابی انداز میں کچھ لکھنے کی توفیق وسعادت نصیب فرمائی اور پھر اسے عوام الناس میں قبولیت بخشی۔ اللہ تعالی اسے آخرت میں بھی مقبول اور باعث نجات بنائے۔ آمین۔

ہمارے دینی مدارس ومکاتب کے نصاب تعلیم میں یہ وہ عظیم خلا تھا جسے ارباب نظر نہ صرف محسوس کرتے تھے بلکہ مختلف مواقع پر اس کا اظہار بھی کرتے تھے۔ سیرت نبوی سے متعلق ہمارے طلبہ وطالبات اور عوام الناس کی معلومات حد درجہ ناقص اور محدود ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ اسی خلا کو پر کرنے کی ادنی کوشش کی گئی ہے اور الحمدللہ اس کتاب کو قارئین کی جانب سے پوری توجہ، مقبولیت اور پذیرائی بھی ملی۔ لوگوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا، علماء نے حوصلہ افزائی کی، اہل خیر نے بڑی تعداد میں خرید کر مفت تقسیم کیا، ذمہ داران مدارس

نے قدردانی کا ثبوت دیتے ہوئے اسے داخل نصاب کیا اور شکریہ کے مستحق ہوئے۔

آج ہم اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن نئے رنگ وروپ اور نئی سج دھج کے ساتھ نیز مختلف اصلاح وتغییر اور حذف واضافہ کے ساتھ ہدیۂ ناظرین کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتے ہیں اور اہل علم سے التماس کرتے ہیں کہ اگر اب بھی کوئی کمی، خامی، کوتاہی یا غلطی نظر آئے تو ہمیں ضرور مطلع فرمائیں۔ ان شاء اللہ شکریہ کے ساتھ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کردی جائے گی۔ کمال تو بس اللہ کے لئے ہے انسان خطا ونسیان کا پتلا ہے۔

اس موقع پر ہم اپنے فرزند عزیز مولانا عبدالہادی علیم مدنی سلمہ اللہ العلی العظیم کی علمی وعملی ترقیوں کے لئے رب العالمین سے دعا گو ہیں جنھوں نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے اندر کلیۃ الحدیث میں تعلیم پائی اور امتیازی نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے۔ آں عزیز اس کتاب کی تسوید وتبییض میں میرے خاص معاون رہے، اس پر نظر ثانی کی اور طباعت واشاعت کے مرحلے کو بحسن وخوبی انجام تک پہنچانے کے لئے پوری جدوجہد کی۔

یہ عجب حسن اتفاق ہے جو یقیناً اللہ تعالی کی تقدیر اور مشیت سے ہے کہ:

☆ دوشنبہ (سوموار) کا دن جو رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا نہایت اہم دن ہے، اسی دن آپ کی ولادت ہوئی، اسی دن آپ کو نبوت ملی، اسی دن آپ کی وفات ہوئی، اسی دن ابتدائے نزول قرآن اور ہجرت وغیرہ جیسے دیگر اہم امور انجام پائے اسی مبارک دن اس کتاب کا بھی مقدمہ طبع اول اور مقدمہ طبع ثالث تحریر کیا گیا اور یہ خاتمہ بھی اسی دن مکمل ہو رہا ہے۔ [موجودہ ایڈیشن میں پرانا ہر مقدمہ اور خاتمہ ایک ہی عنوان سے یکجا کردیا گیا ہے، مقدمہ طبع اول ۱۷/ جمادی الثانیہ ۱۴۱۰ھ مطابق ۱۵/جنوری ۱۹۹۰ء بروز سوموار اور مقدمہ طبع ثالث ۳/رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۳/جنوری ۱۹۹۷ء بروز سوموار اور خاتمہ ۲/شوال ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۰/فروری ۱۹۹۷ء بروز سوموار کو تحریر کیا گیا تھا]

☆ اس کتاب میں اکیس اسباق ہیں جو نبوت سے سرفراز کئے جانے کی تاریخ ہے۔

☆ یہ کتاب تریسٹھ (۶۳) صفحات پر مشتمل ہے اور پیارے نبی ﷺ کی حیات مبارکہ بھی تریسٹھ سال کی تھی۔

قارئین اس کتابچہ کا مطالعہ کرنے کے بعد اس حقیر کے حق میں دعائے مغفرت کرنا نہ بھولیں۔

اے اللہ! ہم سب کو اپنے نبی مکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے اور آپ کے بتائے ہوئے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمارے دلوں میں اللہ ورسول کی محبت ایسی بھر دے کہ دوسروں کی محبت کے لئے اس میں جگہ نہ رہ جائے۔ آمین

وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وعلى آله وأصحابه وأزواجه وذرياته وأهل بيته أجمعين برحمتك يا أرحم الراحمين۔ ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم وتب علينا إنك أنت التواب الرحيم۔

حقیر سراپا تقصیر

عبدالخالق خلیق ایس نگری

کاشانۂ خلیق۔ اٹوا بازار۔ سدھارتھ نگر

یوپی۔ انڈیا

اساتذۂ کرام سے

چند گزارشات

① اللہ کے رسول ﷺ کی محبت ہمارے ایمان کا جزو ہے۔آپ کی حیات مبارکہ سے متعلق معلومات حاصل کرنا ہمارا فریضہ ہے تاکہ ہم اسی کے مطابق آپ ﷺ کی اقتدا کرسکیں اور آپ ﷺ کی روش کو اپنا سکیں۔

② طلبہ وطالبات کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کی محبت بٹھانا اور آپ ﷺ کے اتباع کا جذبہ پیدا کرنا بحیثیت استاذ ہم پر لازم اور ضروری ہے۔

③ اس کتاب کی تدریس کے لئے صرف اسی کتاب کو مطالعہ میں رکھنا بھیانک غلطی ہوگی کیونکہ اس میں طلبہ کے ذہن اور معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے اختصار سے کام لیا گیا ہے لہٰذا سیرت کی تفصیلی اور بڑی کتابوں کا ضرور مطالعہ کریں، اس سے جہاں آپ بہتر طور پر اپنا تدریسی فریضہ انجام دے سکیں گے وہیں آپ کے علم اور صلاحیت میں بھی اضافہ ہوگا۔

④ اگرچہ کافی جدوجہد کرکے اور علماء کرام کے مشوروں سے فائدہ اٹھا کر کتاب کو خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن طلبہ کے ساتھ اس کتاب کا تدریسی تجربہ اساتذہ ہی کریں گے اور تب ہی کوتاہیوں، دشواریوں، خوبیوں اور خامیوں کا صحیح اندازہ لگ سکتا ہے۔لہٰذا آپ اپنے مفید مشورے اور گراں قدر تجاویز ہم تک پہنچانے میں ہرگز بخل سے کام نہ لیں۔یہ قوم وملت کی عظیم خدمت ہوگی۔

⑤ اگرچہ ہر سبق کے اختتام پر بعض سوالات دیئے گئے ہیں مگر انھیں پر اکتفا نہ کرتے ہوئے اپنی طرف سے بھی طلبہ سے سوالات کریں، ان کا ذہن آزمائیں اور ان کی یادداشت کو پختہ تر بنائیں۔

⑥ ہر سبق کے بعد مختلف انداز کی مشقیں دی گئی ہیں، کتاب سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کے لئے ان عملی مشقوں کی انجام دہی ضروری ہے۔

❁❁❁

سبق (۱)

کلمۂ طیبہ

ہم تمام مسلمان کلمۂ طیبہ کا اقرار واعلان کرتے اور اس کی گواہی دیتے ہیں۔ کلمۂ طیبہ کے دو حصے ہیں:

پہلا حصہ: لا الٰہ الا اللّٰہ

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ ہر قسم کی عبادت (خوف وامید، توکل وفریادرسی، دعا ومدد طلبی، رکوع وسجدہ اور ذبح وقربانی) صرف اسی کا حق ہے۔ کسی دوسرے کے لئے کسی بھی قسم کی عبادت جائز اور درست نہیں۔

کلمہ کا یہ حصہ انکار وقرار دونوں پر مشتمل ہے۔ غیر اللہ کے لئے کسی بھی طرح کی عبادت کے مستحق ہونے کا انکار ہے اور اللہ کے لئے ہر قسم کی عبادت کا اقرار ہے۔ جب تک انکار واقرار دونوں نہ ہوں تب تک توحید مکمل نہیں ہوتی۔ اللہ ہی تنہا معبود برحق ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔

دوسرا حصہ: محمد رسول اللّٰہ

اس کا مطلب یہ ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اللہ کا پیغام لانے والے ہیں۔ آپ ﷺ کی تمام باتیں سچی ہیں۔ آپ ﷺ کی زندگی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کے حکموں کا ماننا اور روکی ہوئی چیزوں سے رک جانا ہم پر لازم ہے۔ ہم کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا وہی طریقہ اختیار کرنا چاہئے جس طرح آپ ﷺ نے سکھایا یا کر کے دکھایا ہے۔

کلمہ کا یہی دوسرا حصہ اس کتاب کی بنیاد ہے اور اس میں محمد ﷺ کی مبارک زندگی کے بارے میں اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

اقرار کرنا	=	قبول کرنا، ماننا
معبود	=	وہ ذات جس کی عبادت کی جائے۔
عبادت	=	بندگی، پرستش

جواب دو:

۱۔کلمۂ طیبہ کیا ہے؟

....

۲۔عبادت کا حقدار کون ہے؟

....

۳۔کیا اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت درست ہے؟

....

۴۔محمد ﷺ کی زندگی ہمارے لئے کیا حیثیت رکھتی ہے؟

....

خالی جگہوں میں درست الفاظ لکھو:

۱۔محمد ﷺ اللہ کے .... ہیں۔

۲۔آپ ﷺ کے حکموں کا .... اور روکی ہوئی چیزوں سے رک جانا ہم پر .... ہے۔

۳۔ہمیں اللہ کی عبادت کا وہی طریقہ اختیار کرنا چاہئے جو .... نے سکھایا، بتایا، یا کر کے دکھایا ہے۔

کلمۂ شہادت یاد کر کے اپنے استاد کو سناؤ۔

سبق (۲)

پیدائش

ہمارے نبی محمد ﷺ موسم بہار میں مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے۔ دوشنبہ (سوموار) کا دن تھا۔ ۹؍ربیع الأول سنہ ا عام الفیل مطابق ۲۲؍اپریل ا۵۷ء کی تاریخ تھی۔ صبح صادق کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے کا وقت تھا۔

آپ ﷺ اپنے والدین کے اکلوتے بچے تھے۔ آپ ﷺ کی پیدائش سے کچھ ہی دنوں پہلے آپ کے والد عبداللہ کا انتقال ہوگیا تھا۔ دادا جن کا نام عبدالمطلب تھا ابھی زندہ تھے۔ جب انھیں اپنے پیارے پوتے کی پیدائش کی خوشخبری ملی، فوراً گھر آئے۔ اپنے عزیز بیٹے عبداللہ کی نادِر نشانی کو سینے سے لگایا۔ پھر حرم کعبہ میں تشریف لائے۔ درازیٔ عمر واقبال کی اللہ سے دعا مانگی۔ ساتویں دن عقیقہ کیا۔ تمام خاندان کی دعوت کی اور محمد نام رکھا۔

آپ ﷺ کی والدہ آمنہ نے آپ کا نام احمد رکھا۔ قرآن مجید میں آپ کے ان دونوں ناموں کا ذکر ہے۔

عرب کے دستور کے مطابق آپ ﷺ کو دودھ پلانے کے لئے قبیلۂ بنوسعد کی ایک عورت حلیمہ بنت أبي ذُؤیب کے سپرد کیا گیا۔ آپ ﷺ کی نشونما ایسی ہوئی کہ دو برس کا ہونے سے پہلے ہی خوب توانا ہوگئے۔ دائی حلیمہ آپ ﷺ کو آپ کی والدہ کے پاس لے کر آئیں لیکن چونکہ آپ ﷺ کی برکتیں دیکھتی رہی تھیں اس لئے اصرار کر کے واپس لے گئیں۔

ایک دن کی بات ہے، آپ ﷺ چار برس کے ہوگئے تھے، اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ دوسفید پوش آدمی آئے اور آپ ﷺ کا سینہ چاک کیا، دل نکالا، زمزم سے دھویا پھر اندر واپس رکھ کر نگاہوں سے اوجھل ہوگئے مگر سینہ پر کوئی نشان نہیں تھا۔ دائی حلیمہ نے اس واقعہ کے بعد آپ ﷺ کو آپ کی ماں کے پاس واپس کر دیا۔ اس واقعہ کو ’’شق صدر‘‘ کا واقعہ کہا جاتا ہے۔

- -

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

طلوع آفتاب = سورج کا نکلنا

نادر = عمدہ

شق صدر = سینہ کا چاک کیا جانا

اقبال = خوش قسمتی، عروج

سفید پوش = سفید کپڑے پہننے والے

جواب دو:

ا۔ محمد ﷺ کس شہر میں اور کس دن پیدا ہوئے؟

....

....

....

۲۔ محمد ﷺ کے والد اور والدہ کے نام کیا ہیں؟

....

....

۳۔ آپ ﷺ کی والدہ نے آپ کا کیا نام رکھا؟

....

....

۴۔ محمد ﷺ کو بنوسعد کی کس عورت نے دودھ پلایا؟

....

....

درست جواب پر (✓) کا نشان لگاؤ:

۱۔محمد ﷺ کی تاریخ پیدائش

☐ ۹/ربیع الأول ☐ ۱۱/ربیع الأول

۲۔محمد ﷺ کی جائے پیدائش

☐ طائف ☐ مدینہ طیبہ ☐ مکہ مکرمہ

۳۔محمد ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہی انتقال ہوگیا

☐ آپ ﷺ کے دادا کا ☐ آپ ﷺ کے والد کا

۴۔دائی حلیمہ نے جب آپ کو آپ کی ماں کے پاس واپس کیا تو اس وقت آپ کی عمر تھی

☐ چار برس ☐ پانچ برس

۵۔شق صدر کا واقعہ پیش آیا

☐ تین برس کی عمر میں ☐ چار برس کی عمر میں

دائی حلیمہ نے نبی ﷺ کی کیا کیا برکتیں دیکھی تھیں اپنے والدین یا استاد سے معلوم کرو۔

سبق (۳)

شجرۂ نسب

آپ ﷺ کا نسب ساری دنیا سے اعلیٰ و اشرف ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کِنانہ کو منتخب کیا، اور کنانہ سے قریش کو، اور قریش سے بنی ہاشم کو، اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو منتخب کیا۔ (صحیح مسلم)

آپ کا **تفصیلی شجرۂ نسب** درج ذیل ہے۔

محمد بن عبداللہ بن عبدالمُطَّلِب بن ہَاشم بن عَبد مَنَاف بن قُصَیّ بن کِلَاب بن مُرَّہ بن کَعب بن لُؤَیّ بن غَالِب بن فِہر (قُریش) بن مَالِک بن نَضر بن کِنَانَہ بن خُزَیمَہ بن مُدرِکَہ بن اِلیَاس بن مُضَر بن نزَار بن مَعَدّ بن عَدنَان بن اُدبن زید بن بری بن اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام۔

عدنان بن اُدَد بن ہُمَیسِع بن سلامان بن عوص بن بوز بن قموال بن اُبی بن عوام بن ناشد بن حزا بن بلداس بن یدلاف بن طابخ بن جاحم بن ناحش بن ماخی بن عیقی بن عبقر بن عبید بن الدعا بن حمدان بن سنبر بن یثربی بن یحزن بن یلحن بن ارعوی بن عیضی بن دیشان بن عیصر بن اقناد بن اُیہام بن مقصر بن ناحث بن زارح بن سمی بن مزی بن عوص بن عرام بن قیدار بن اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام بن تارہ (آزر) بن ناحور بن ساروع بن راعو بن فالخ بن عابر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح بن لامک بن متوشلح بن اخنوخ (ادریس) بن یرد بن مہلائیل بن قینان بن آنوشہ بن شیث بن آدم علیہ السلام۔

پیارے نبی ﷺ کا سلسلۂ نسب عدنان تک متفق علیہ ہے، اور عدنان کے بعد مختلف فیہ ہے، مگر اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ عدنان کا نسب اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام سے جا کر مل جاتا ہے۔

آپ ﷺ کی والدہ کا سلسلۂ نسب کلاب بن مرہ پر آپ سے مل جاتا ہے۔ یعنی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرا بن کلاب بن مرہ۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

اعلی	=	بہت بلند، بہت اونچا
اشرف	=	بہت شریف، بزرگ ترین
منتخب کیا	=	اختیار کیا، پسند کیا، چُنا
متفق علیہ	=	جس پر اتفاق کیا گیا ہو
مختلف فیہ	=	جس میں اختلاف کیا گیا ہو

جواب دو:

۱۔قصی تک آپ ﷺ کا نسب لکھو۔

....

....

۲۔آپ ﷺ کی والدہ کا سلسلۂ نسب آپ سے کس پشت میں ملتا ہے؟

....

....

۳۔محمد ﷺ کے نسب میں کن دو عظیم رسولوں کا نام آتا ہے جو آپس میں باپ بیٹے ہیں؟

....

قوسین میں دیئے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کرو:

۱۔محمد ﷺ.................. خاندان سے تھے۔(قریش،عدنان)

۲۔نبی ﷺ کا نسب عدنان کے بعد.................. ہے۔(متفق علیہ،مختلف فیہ)

۳۔نبی ﷺ.................. کی نسل سے ہیں۔(ابراہیم علیہ السلام،نوح علیہ السلام)

عدنان تک نبی ﷺ کا نسب نامہ زبانی یاد کرو۔

سبق (۴)

رشتہ دار

ماں: آمنہ

باپ: عبداللہ

دادا: عبدالمطلب بن ہاشم

دادی: فاطمہ بنت عمر بن عائذ بن عمران

نانا: وہب بن عبد مناف

نانی: برہ بنت عبدالعزیٰ بن عبدالدار

چچا:

۱۔حارث
۲۔زبیر
۳۔حجل
۴۔ضرار
۵۔مقوم
۶۔ابولہب
۷۔عباس (ایمان لائے)
۸۔حمزہ (ایمان لائے)
۹۔ابوطالب
۱۰۔عبدالکعبہ
۱۱۔قُثَم

پھوپھیاں:

۱۔ام حکیم بیضاء
۲۔اُمیمہ
۳۔عاتکہ
۴۔صَفِیَّہ (ایمان لائیں)
۵۔بَرّہ
۶۔اَرویٰ

رضاعی باپ:

۱۔ ابولہب چچا

۲۔ ابوکبشہ حارث بن عبدالعزیٰ

رضاعی مائیں:

۱۔ ثُوَیبہ (ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی)

۲۔ حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذُوَیب

۳۔ سعدیہ غیر حلیمہ جن کے سلسلہ سے حمزہ رضی اللہ عنہ رضاعی بھائی تھے۔

رضاعی بھائی:

۱۔ مسروح بن ثویبہ

۲۔ حمزہ بن عبدالمطلب

۳۔ ابوسلمہ بن عبدالأسد مخزومی

۴۔ عبداللہ بن حارث بن عبدالعزیٰ

۵۔ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب

رضاعی بہنیں:

۱۔ اُنَیسَہ

۲۔ جُدامہ عرف شُیماء

گود کھلانے والیاں:

۱۔ جدامہ عرف شیماء

۲۔ بَرَکَۃ اُمّ اَیمَن

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

رضاعی = دودھ شریک، دودھ کے رشتہ سے

جواب دو:

۱۔آپ ﷺ کے کتنے چچا ایمان لائے؟ ان کے نام کیا ہیں؟

....

....

۲۔آپ ﷺ کی رضاعی ماؤں کے نام لکھو۔

....

....

....

۳۔آپ ﷺ کے کون سے چچا ہیں جو آپ کے رضاعی بھائی بھی ہیں؟

....

۴۔آپ ﷺ کو گود کھلانے والیوں کا نام کیا ہے؟

....

....

خالی جگہ پُر کرو:

۱۔آپ ﷺ کی ایمان لانے والی پھوپھی کا نام .... ہے۔

۲۔آپ ﷺ کے دادا کا نام .... ہے۔

۳۔آپ ﷺ کے نانا کا نام .... ہے۔

سبق (۵)

حلیۂ مبارک

محمد ﷺ درمیانہ قد کے تھے۔ نہ بہت طویل تھے اور نہ پست۔ چہرہ کشادہ نورانی تھا۔ کلائی دراز اور داڑھی گھنی تھی۔ سر مبارک بڑا تھا اور بال معمولی گھنگھریالے تھے۔

آپ ﷺ کا رنگ گورا روشن تھا۔ آنکھیں سرگیں اور سرخی مائل تھیں۔ پلکیں لمبی اور سیاہ تھیں۔ بھویں کمان کی مانند خمدار، سیاہ بالوں سے پُر اور آپس میں پیوستہ تھیں۔ ناک قدرے بلند تھی۔ رخسار مبارک سفید گولائی لئے ہوئے تھے۔ دہن قدرے کشادہ تھا اور دانت موتی کی طرح باریک فصل کے ساتھ تھے۔ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک دھاری تھی۔ سینۂ مبارک کشادہ اور پیٹ سے کچھ ابھرا ہوا تھا۔

آپ ﷺ کا جسم نہ لاغر تھا نہ موٹا بلکہ معتدل تھا۔ گردن مبارک بلند تھی۔ جوڑ کی ہڈیاں مضبوط اور موٹی تھیں۔ سینہ بالوں سے خالی تھا لیکن بازو شانہ بال دار تھے۔ انگلیاں لمبی تھیں۔ ہتھیلی کشادہ اور نرم و نازک تھی۔ تلوے ایسے گہرے تھے کہ زمین کو نہ لگیں۔ آپ ﷺ چلتے تو معلوم ہوتا کہ کسی ڈھلوان زمین پر چل رہے ہیں۔ آخری عمر میں سر اور داڑھی کے کل بیس بال بھی سفید نہ ہوئے تھے۔ صرف کنپٹی کے کچھ بالوں میں سفیدی تھی اور چند بال سر کے سفید تھے۔

پسینہ موتی کی طرح نکلتا تھا۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت کبوتری کے انڈے کے مانند ابھرا ہوا سرخ گوشت تھا۔ اس میں مشک کی طرح خوشبو پھوٹتی تھی۔ زلفیں کان کی لو سے تجاوز نہیں کرتی تھیں۔ کنگھی کرتے وقت مانگ خود بخود نکل آتی تھی۔

الغرض آپ ﷺ کے جملہ اعضائے مبارک نہایت حسین و متناسب تھے۔ دنیا کی پیدائش سے قیامت تک جتنے آدمی پیدا ہوں گے نبی اکرم ﷺ ان سب سے زیادہ معتدل مزاج، صحت مند اور خوبصورت تھے۔ آپ ﷺ کا چہرہ آفتاب کی طرح دمکتا تھا۔ جو شخص بھی آپ ﷺ کو دیکھتا یہی کہنے پر مجبور ہوتا کہ آپ سے پہلے ایسا حسین و دلکش انسان میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

طویل	=	لمبا
پست	=	نیچا
پیوستہ	=	ملا ہوا
رخسار	=	گال
دہن	=	منہ
فصل	=	جدائی، فرق، علیحدگی
معتدل	=	درمیانی درجہ کا، متوسط
زلف	=	سر کے بال
دلکش	=	دل کو کھینچنے والا، خوبصورت

جواب دو:

ا۔ آپ ﷺ کا قد مبارک اور چہرہ کیسا تھا؟

....

....

۲۔ نبی ﷺ کی داڑھی کیسی تھی؟

....

....

۳۔ مہر نبوت کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟

....

....

....

۴۔ نبی ﷺ کو دیکھنے والا کیا کہنے پر مجبور ہوتا ؟

....

....

....

۵۔آخری عمر میں نبی ﷺ کے سر اور داڑھی کے کتنے بال سفید تھے؟

....

....

خالی جگہ پُر کرو:

ا۔ نبی ﷺ کا سر مبارک.......... تھا اور بال..................... تھے۔

۲۔ نبی ﷺ کے دانت............. کی طرح چمکتے تھے۔

۳۔ نبی ﷺ کی ہتھیلی................. اور..................... تھی۔

۴۔ نبی ﷺ چلتے تو معلوم ہوتا کہ کسی.............. زمین پر چل رہے ہیں۔

۵۔ نبی ﷺ کا سینہ مُبارک .... اور......................... تھا۔

سبق (۶)

بچپن اور جوانی

محمد ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہی والد کا سایہ سر سے اٹھ چکا تھا۔ ابھی چھ برس کے ہی تھے کہ ماں کی ممتا سے بھی محروم ہوگئے۔ والدہ کی وفات مکہ و مدینہ کے مابین مقام ''ابوا'' میں ہوئی جب کہ مدینہ میں آپ کے ماموں کے گھر سے واپس آ رہی تھیں۔ اس کے بعد دادا عبدالمطلب نے پرورش کی۔ جب آپ ﷺ آٹھ سال کے ہوئے تو دادا کی بھی وفات ہوگئی۔ آخر چچا ابوطالب نے کفالت کی۔

بارہ سال کی عمر میں شفیق چچا کے ہمراہ ملک شام تشریف لے گئے۔ اسی سفر میں بحیرا راہب کی دوربین نظریں پڑیں اور اس نے ابوطالب کو مشورہ دیا کہ آپ کو شام میں نہ ٹھہرائیں کیونکہ یہودیوں کی جانب سے خطرہ ہے۔ چنانچہ انھوں نے اپنے بعض غلاموں کے ساتھ مدینہ واپس پہنچا دیا۔

۲۵ برس کے سن میں ایک تجارتی کارواں لے کر شام کا سفر کیا۔ واپسی میں خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی۔

آپ ﷺ کی نیکی، راست بازی اور امانت و دیانت کی بہت شہرت تھی۔ لوگ آپ کو نام لے کر نہیں بلکہ صادق و امین کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ ﷺ نے شراب کو کبھی منہ نہ لگایا۔ آستانوں کا ذبیحہ نہ کھایا۔ بتوں کے لئے منائے جانے والے تہوار اور میلوں ٹھیلوں میں کبھی شرکت نہ کی۔ آپ ﷺ کو شروع ہی سے تمام باطل معبودوں سے نفرت تھی۔ آپ کو بتوں کی قسم سننا بھی گوارہ نہ تھا۔ نہ جھوٹ بولتے، نہ جھوٹی قسمیں کھاتے، نہ قتل و غارت گری کو پسند کرتے، نہ کبھی کسی برائی کی طرف رخ کیا۔ لوگ عرب کے گندے ماحول میں آپ کو تعجب سے دیکھتے اور عزت کرتے۔

آپ ﷺ اپنی قوم میں سب سے زیادہ بامروت و باہمت، حق گو اور پاک نفس تھے۔ سب سے زیادہ نرم مزاج، حیادار، بے داغ جوانی کے مالک، نیک دل اور پابند عہد تھے۔ بے کسوں، ضعیفوں کی مدد فرماتے۔ خود دکھ اٹھاتے، دوسروں کو سکھ پہنچاتے۔ غرضیکہ آپ ﷺ تمام احوال صالحہ، اخلاق عالیہ اور خصائل حمیدہ کے پیکر تھے۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

سایہ سر سے اٹھنا	=	وفات پا جانا، مر جانا
سِن	=	عمر
کارواں	=	قافلہ
راست بازی	=	سچائی
بامروت	=	اخلاق والا
باہمت	=	بلند حوصلہ والا
حق گو	=	سچ کہنے والا
خصالِ حمیدہ	=	قابلِ تعریف عادتیں

جواب دو:

ا۔ جب آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال ہوا اس وقت آپ ﷺ کی عمر کیا تھی؟

....

....

۲۔ آپ ﷺ کے دادا کا کب انتقال ہوا؟ اور اس کے بعد آپ ﷺ کی پرورش کس نے کی؟

....

....

....

۳۔ مکہ کے لوگ نبی ﷺ کو نام لے کر پکارنے کے بجائے کیا کہہ کر پکارتے تھے؟

....

....

....

۴۔آپ ﷺ اپنی قوم کے درمیان کیسے اخلاق کے مالک تھے؟

....

....

....

درست جواب پر (✓) کا نشان لگاؤ:

۱۔نبی ﷺ کے والد کا انتقال ہو گیا۔

☐ آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے　　☐ جب آپ ﷺ چھ برس کے ہوئے۔

۲۔آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔

☐ جب آپ ﷺ چھ برس کے تھے۔　　☐ جب آپ ﷺ آٹھ برس کے تھے۔

۳۔آپ ﷺ نے تجارت کی غرض سے ملک شام کا سفر کیا۔

☐ جب آپ ﷺ بارہ برس کے تھے۔　　☐ جب آپ ﷺ پچیس برس کے تھے۔

۴۔آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال ہوا۔

☐ مکہ میں　　☐ ابوا میں　　☐ مدینہ میں

نبوت سے پہلے تعمیر کعبہ کے موقع پر نبی ﷺ کی عقل و حکمت ظاہر ہوئی، اس واقعہ کو اپنے استاذ سے معلوم کریں۔

سبق (۷)

ازواج مطہرات

نبی اکرم ﷺ نے مختلف اوقات میں دینی مصلحتوں کی بنا پر گیارہ عورتوں سے نکاح کیا۔ ان کے مبارک نام اور مختصر تذکرے حسب ذیل ہیں:

۱۔ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا:

یہ قریشی خاتون ہیں اور آپ ﷺ کی پہلی بیوی ہیں۔ ان کے جیتے جی آپ ﷺ نے کوئی اور شادی نہیں کی۔ جب یہ نکاح ہوا تو آپ ﷺ کی عمر ۲۵ سال اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۴۰ سال تھی۔ یہ آپ ﷺ کی نکاح میں ۲۵ سال تک زندہ رہیں۔

۲۔ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا:

ان سے رسول اللہ ﷺ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد شادی کی۔ نبوت کا دسواں سال اور شوال کا مہینہ تھا۔ یہ بھی قریشی خاتون ہیں۔ ان کی وفات مدینہ میں شوال ۵۴ھ میں ہوئی۔

۳۔ عائشہ صدیقہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما:

ان سے آپ ﷺ نے نبوت کے گیارہویں برس ماہ شوال میں شادی کی۔ اس وقت ان کی عمر چھ برس تھی۔ پھر شوال سنہ ۱ ہجری میں انھیں رخصت کیا گیا۔ اس وقت ان کی عمر نو برس تھی اور وہ کنواری تھیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی اور باکرہ عورت سے آپ ﷺ نے شادی نہیں کی۔ یہ آپ ﷺ کی سب سے محبوب بیوی تھیں اور امت کی عورتوں میں علی الاطلاق سب سے زیادہ فقیہ اور صاحب علم تھیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات مدینہ میں سنہ ۵۷ھ میں ہوئی۔

۴۔ حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہما:

یہ بھی قریشی خاتون ہیں۔ ان کے شوہر کی وفات کے بعد ان سے رسول ﷺ نے سنہ ۳ھ میں شادی کی۔

۵۴ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔

۵۔ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا:

غزوۂ احد میں ان کے شوہر کی شہادت کے بعد ان سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۴ ھ میں شادی کی۔ یہ صرف آٹھ ماہ تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں رہ کر وفات پا گئیں۔

۶۔ ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا:

یہ بھی قریشی خاتون ہیں۔ ان کے شوہر ابو سلمہ کی وفات کے بعد شوال سنہ ۴ ھ میں ان کا نکاح اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ ۵۹ھ میں وفات پائی۔

۷۔ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا:

ان کی شادی کا واقعہ ذی قعدہ سنہ ۵ ھ یا اس سے کچھ عرصہ پہلے کا ہے۔ ان کی شادی آسمان پر ہوئی تھی جس پر وہ ہمیشہ فخر کیا کرتی تھیں۔ اس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ (سورہ احزاب آیت ۳۷)

۸۔ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا:

یہ قبیلہ بنو مصطلق کے سردار کی بیٹی تھیں۔ جنگ میں قید ہو کر آئیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان سنہ ۵ ھ یا سنہ ۶ ھ میں ان کو اپنی زوجیت کا شرف بخشا۔ ان کے نکاح سے ان کی قوم کے سیکڑوں لوگوں کو آزادی ملی۔

۹۔ ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما:

یہ بھی قریشی خاتون ہیں۔ ان کا شوہر ہجرت حبشہ کے بعد دین اسلام چھوڑ کر ہلاک ہو گیا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۷ ھ میں ان سے نکاح کر لیا۔

۱۰۔ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا:

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی شادی فتح خیبر سنہ ۷ ھ کے بعد کا واقعہ ہے۔ ۵۰ھ میں انھوں نے وفات پائی۔

۱۱۔ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا:

ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ سنہ ۷ ھ میں شادی کی۔ انھوں نے ۶۱ ھ میں وفات پائی۔

یہ کل گیارہ بیویاں ہوئیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد نکاح میں آئیں، اور آپ کی صحبت و رفاقت میں رہیں۔ ان میں چھ قریشی ہیں اور باقی تمام نسب میں عربی ہیں لیکن قریشی نہیں ہیں۔ ان میں سے دو بیویاں یعنی خدیجہ رضی اللہ عنہا اور زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی وفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں ہوئی، اور نو بیویاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زندہ رہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں رضی اللہ عنہن سارے مسلمانوں کے لئے ماں کا درجہ رکھتی ہیں۔

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

مصلحت = حکمت، بھلائی

باکرہ = دوشیزہ، کنواری

صحبت و رفاقت = ہمراہی، ساتھ

جواب دو:

۱۔ مسلمانوں کے نزدیک ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا کیا درجہ ہے؟

....

....

۲۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی بیوی کون ہیں؟ اور سب سے پیاری بیوی کون ہیں؟

....

....

....

۳۔ نبی ﷺ کی وہ کون سی بیوی ہیں جن کا نکاح آسمان پر ہوا تھا؟

....

۴۔ آپ ﷺ کی وہ کون سی بیوی ہیں جن کے نکاح سے ان کی قوم کے سیکڑوں لوگوں کو آزادی ملی؟

....

بے ترتیب حروف کو صحیح ترتیب دے کر درست نام بناؤ:

ج	خ	ی	د	ہ		
ن	ز	ب	ے			
ف	ی	ص	ہ			
ن	م	م	ی	ہ	و	
ہ	ا	ء	ش	ع		
د	ہ	و	س			

آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کے نام یاد کر کے اپنے استاد کو سناؤ۔

سبق (۸)

اولاد

پیارے نبی ﷺ کی ساری اولاد خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی تھی۔ جن کی مختصر تفصیل یہ ہے:

دو صاحبزادے:

(۱) قاسم

(۲) عبداللہ جن کا لقب طیب و طاہر تھا۔

چار صاحبزادیاں:

(۱) زینب

(۲) رُقَیَّہ

(۳) ام کُلثوم

(۴) فاطمہ

ہاں! **ایک صاحبزادہ اور** تھے جن کا نام ابراہیم تھا۔ یہ شاہ مصر کی بھیجی ہوئی ایک باندی ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ اس طرح آپ ﷺ کی ذات پاک سے کل سات اولاد (تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں) پیدا ہوئیں۔ صاحبزادے بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے، البتہ صاحبزادیاں زندہ رہیں اور بڑی ہو کر شادی شدہ ہوئیں۔

(۱) زینب رضی اللہ عنہا:

ان کی شادی ان کے خالہ زاد بھائی ابوالعاص بن ربیع سے ہوئی۔ ابوالعاص مسلمان ہو گئے تھے اور زینب رضی اللہ عنہا آخری عمر تک انھیں کے ساتھ رہیں۔ سنہ ۸ ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ان سے ایک بیٹی امامہ پیدا ہوئیں جن سے نبی ﷺ بہت محبت کیا کرتے تھے۔ بسا اوقات صلاۃ پڑھتے ہوئے انھیں گود میں اٹھائے رہتے تھے۔

(۲) رقیہ رضی اللہ عنہا:

ان کی شادی عُتبَہ بن ابولہب سے قبل اسلام ہی ہوئی، رخصتی عمل میں نہ آئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینے کے لئے ابولہب نے طلاق دلوادی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شادی عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دی۔

(۳) ام کلثوم رضی اللہ عنہا:

ان کی شادی بھی قبل اسلام ابولہب کے دوسرے بیٹے عُتَیْبَہ سے ہوئی تھی۔ ابولہب نے ان کو بھی طلاق دلوادی۔ رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد سنہ ۳ ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیا۔ اسی لئے عثمان رضی اللہ عنہ ذُوالنُّورَین کہلائے۔

(۴) فاطمہ رضی اللہ عنہا:

ان کی شادی ہجرت کے دوسرے سال علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا غم اولاد میں سے صرف انھیں کو برداشت کرنا پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی نے ان کو ہنستے ہوئے نہ دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں۔ رمضان سنہ ۱۱ ھ میں ۲۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔

زینب، حسن، حسین اور ام کلثوم کو اپنی یادگار چھوڑا۔ ایک فرزند محسن بچپن ہی میں انتقال کر چکے تھے۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

جواب دو:

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے بیٹے پیدا ہوئے اور ان کے نام کیا ہیں؟

....

....

....

۲۔خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کتنی بیٹیاں پیدا ہوئیں اور ان کے نام کیا ہیں؟

....

....

....

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے پہلے آپ کی بیٹیوں رقیہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح کس کے ساتھ ہوا تھا؟ اور انھوں نے اعلان نبوت کے بعد کیا سلوک کیا؟

....

....

....

....

۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سب سے چھوٹی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس صحابی کے ساتھ کیا؟

....

۵۔حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا رشتہ ہے؟

....

....

خالی جگہ پُر کرو:

ا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم .... کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی رقیہ اور ام کلثوم کی شادی یکے بعد دیگرے .... سے کی۔

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی کا نام .... ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کے نام یاد کرکے اپنے استاذ کو سناؤ۔

سبق (۹)

نبوت اور اس کا مقصد

جب محمد ﷺ کی عمر چالیس سال سات ماہ ہوئی تو مالک کائنات نے غار حرا میں نبوت کا تاج پہنایا۔ جبریل علیہ السلام سورۂ اقرأ کی ابتدائی آیتیں لے کر آپ پر نازل ہوئے۔ یہیں سے آپ ﷺ کی نبوت کا آغاز ہوا۔ یہ واقعہ رمضان المبارک کی ۲۱/تاریخ کو دوشنبہ کی رات میں پیش آیا۔ اس روز اگست کی ۱۰/تاریخ تھی اور ۶۱۰ء تھا۔

اب آپ محمد بن عبد اللہ سے محمد رسول اللہ ہوگئے۔ رسالت کا وصف دوسرے تمام اوصاف پر غالب آگیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

محمد ﷺ نے جب اپنی نبوت کا اعلان کیا تو سب سے پہلے جن سعادت مندوں کو آپ پر ایمان لانے کی توفیق نصیب ہوئی وہ یہ ہیں:

۱۔ آپ کی بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا
۲۔ آپ کے دوست ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
۳۔ آپ کے چچیرے بھائی علی رضی اللہ عنہ
۴۔ آپ کے غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

آپ ﷺ کی نبوت کا مقصد بھی وہی تھا جو آپ سے پہلے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا تھا۔ آپ ﷺ لوگوں کو اللہ کی توحید اپنانے اور شرک سے بچنے کی دعوت دیتے تھے۔ سورۂ نحل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلاً أَنِ اعْبُدُوْا اللهَ وَاجْتَنِبُوْا الطَّاغُوْتَ﴾ (سورۂ نحل آیت ۳۶)

''ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا یہ بتانے کے لئے کہ لوگو! صرف اللہ کی عبادت کرتے رہو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے دور رہو۔''

چنانچہ یہی آپ ﷺ کی دعوت کا بھی بنیادی نقطہ تھا۔ آپ ﷺ اسی دعوت کی تکمیل کے لئے رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین بنا کر اللہ کی طرف سے مبعوث فرمائے گئے تھے۔

صلی اللہ علیہ وسلم

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

آغاز	=	ابتدا،شروع
سعادت مند	=	نیک بخت،خوش نصیب

جواب دو:

ا۔آپ ﷺ کی نبوت کا آغاز کب اور کس طرح ہوا؟

....

....

....

۲۔قرآن مجید کی ابتدائی آیات کہاں اور کس تاریخ کو نازل ہوئیں؟

....

....

....

۳۔آپ ﷺ کی دعوت کا بنیادی نقطہ کیا تھا؟

....

....

....

....

۴۔نبی ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے سعادت مند کون کون تھے؟

....

....

....

....

....

درست جواب پر (✓) کا نشان لگاؤ:

۱۔ نبی ﷺ پر قرآن نازل ہونے کی تاریخ ہے۔

☐ ۲۱/رمضان بروز دوشنبہ ☐ ۱۲/ربیع الأول بروز دوشنبہ

۲۔توحید کی طرف بلایا اور شرک سے روکا۔

☐ تمام انبیاء علیہم السلام نے ☐ صرف محمد ﷺ نے

۳۔سب عورتوں سے پہلے اسلام قبول کیا۔

☐ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ☐ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے

غارحرا میں نازل ہونے والی ابتدائی آیات اپنے استاد سے معلوم کرکے یاد کرلو۔

سبق (۱۰)

محمد ﷺ کون تھے؟

آپ ﷺ ایک انسان تھے، سب سے بڑے انسان۔ آپ اللہ کے ایک بندے تھے، سب سے کامل بندے۔ آپ اللہ کے ایک رسول تھے، سب سے اشرف اور سب سے آخری رسول۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالی نے سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ کے بعد نبوت اور رسالت کا سلسلہ ختم ہے۔

بے شک آپ ﷺ ایک بشر تھے اور ہماری ہی طرح بشر، لیکن نعوذ باللہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ عملی اور اخلاقی اعتبار سے، علم ومعرفت اور خشیّت وانابت میں، اللہ کے نزدیک درجہ ومرتبہ اور اس سے ربط وتعلق میں آپ ہماری ہی طرح تھے اور جیسی عزت ومحبت ہم آپس میں ایک دوسرے کی کرتے ہیں ویسی آپ کے ساتھ بھی کرنی چاہئے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ:

⊙ جس طرح ہر بشر مخلوق اور آدم کی اولاد ہے اسی طرح آپ بھی تھے۔

⊙ جس طرح ہر بشر کے ماں باپ اور خاندان کے لوگ ہوتے ہیں اسی طرح آپ کے بھی تھے۔

⊙ آپ بھی ایک انسان کی طرح اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے، پلے بڑھے، جوان ہوئے، عمر ڈھلی اور وفات پائی۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

⊙ آپ ﷺ کو بھی ہر انسان کی طرح بشری عوارض پیش آتے تھے۔ آپ کو بھوک وپیاس لگتی تھی۔ کھانا کھاتے اور پانی پیتے تھے۔ پیشاب وپاخانہ کی حاجت ہوتی تھی۔ بیمار پڑتے تھے۔ کبھی بھول ہو جایا کرتی تھی۔ خوشی وغمی کی کیفیات طاری ہوتی تھیں۔ وغیرہ

مگر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر اپنا خاص انعام کیا، آپ پر اپنی وحی نازل فرمائی اور آپ کو اپنے آخری رسول کی حیثیت سے منتخب کیا۔

صلی اللہ علیہ وسلم

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

بشر	=	آدمی، انسان
معرفت	=	واقفیت، پہچان
خشیت	=	ڈر، خوف
انابت	=	اللہ کی طرف رجوع ہونا
بشری عوارض	=	انسان کو پیش آنے والی چیزیں۔ جیسے بھوک پیاس وغیرہ

جواب دو:

ا۔ کیا محمد ﷺ ہماری ہی طرح ایک انسان اور بشر تھے؟

....

....

۲۔ آپ ﷺ کے بشر ہونے کا مطلب کیا ہے؟

....

....

....

....

....

....

۳۔ ''نبی ﷺ کو بشری عوارض پیش آتے تھے'' کا کیا مطلب ہے؟

....

....

....

خالی جگہ پُر کرو:

۱۔ نبی ﷺ کو .... اور پیاس لگتی تھی۔

۲۔ نبی ﷺ آخری رسول ہیں۔آپ پر .... کا سلسلہ ختم ہے۔

۳۔ نبی ﷺ پر .... کی کیفیات طاری ہوتی تھیں۔

۴۔ نبی ﷺ ایک انسان کی طرح .... کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔

نبی ﷺ کی بشریت سے متعلق مندرجہ ذیل کم از کم دو واقعات اپنے استاذ یا والدین سے معلوم کرو۔

۱۔ظہر کی صلاۃ بھول کر پانچ رکعت پڑھ لینا (متفق علیہ)

۲۔غزوۂ احد میں زخم آنا اور دندان مبارک کا شہید ہونا۔(متفق علیہ)

سبق (۱۱)

ہجرت

جب آپ ﷺ نے جھوٹے معبودوں کا انکار کرنے اور صرف ایک اللہ کی عبادت اختیار کرنے کی دعوت شروع کی تو کفار نے آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ستانا شروع کیا۔کوئی مسلمان ایسا نہ تھا جو ان کے مظالم سے بچ سکے۔ جب مصیبت حد سے تجاوز کر گئی تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دے دی۔ خود رسول اللہ ﷺ نے مکہ ہی میں قیام کیا کہ شاید اہل مکہ مستقبل میں راہ راست پر آ جائیں۔

مگر کفار نے اب معاہدہ کیا کہ کھانے کی کوئی چیز مسلمانوں اور ان کے خیر اندیش لوگوں کے ہاتھوں فروخت نہ کی جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اہل وعیال سمیت ایک پہاڑ کی گھاٹی ''شِعبِ ابی طالب'' میں پناہ لی اور اس میں تین سال تک محصور رہے۔کوئی ایسی تکلیف نہ تھی جو آپ ﷺ نے اور اہل بیت نے برداشت نہ کی ہو۔ بالآخر محاصرہ ختم ہوا۔اس وقت آپ ﷺ کی عمر انچاس برس کی تھی۔

اس واقعہ کے چند ہی ماہ بعد چچا ابو طالب اور پھر بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا۔اب کفار کے حوصلے اور بھی بڑھ گئے۔آخر آپ ﷺ طائف تشریف لے گئے اور پیغام حق سنایا۔مگر وہ اہل مکہ سے زیادہ سنگ دل ثابت ہوئے۔آپ ﷺ دوبارہ مُطعِم بن عدی کی حمایت میں مکہ میں داخل ہوئے۔اس کے بعد معراج ہوئی اور پانچ وقت کی صلاتیں فرض ہوئیں۔

طائف سے واپسی کے بعد آپ ﷺ برابر مکہ میں مقیم رہے۔ ہر طرف سے مصائب و آلام کا سامنا تھا۔ سب کچھ سہتے تھے مگر دعوت حق سے منہ نہ موڑتے تھے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے مدینہ کے انصار کو مشرف بہ اسلام ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔اس کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہجرت مدینہ کی اجازت دی گئی اور وہ جوق در جوق خفیہ روانہ ہونے لگے۔

دین حق کی اس قدر ترقی اور اہل مکہ کی اس قدر سختیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بھی ہجرت کی اجازت دے دی۔ سفر جاری کرنے سے پہلے آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تین دن تک غار ثور

میں رہے۔ پھر ساحل کی راہ سے روانہ ہوئے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، ان کے غلام عامر بن فہیرہ اور رہبر عبداللہ بن اُرَیقِطْ ہمرکاب تھے۔ مدینہ کے قریب پہنچ کر قُبَا نامی گاؤں میں ٹھہرے۔ چودہ دن قیام رہا اور مسجد قبا کی بنیاد ڈالی۔

جمعہ کے دن مدینہ کا قصد کیا۔ وہاں پہنچ کر ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان میں ٹھہرے۔ پھر مسجد نبوی تعمیر کی۔ مسجد سے لگا ہوا اپنا حجرہ تعمیر فرمایا۔ پھر قرب وجوار میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے حجرے تعمیر کئے۔ سات ماہ بعد ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے یہاں سے اٹھ کر اپنے گھر تشریف لے آئے۔

نبوت کے بعد تقریباً تیرہ (۱۳) سال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں رہے۔ ہجرت کے وقت عمر مبارک ترپن (۵۳) برس کی تھی۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

ہجرت	=	کوچ کرنا، ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جانا
مظالم	=	سختیاں، بے انصافیاں، ظلم وستم
راہ راست	=	سیدھا راستہ
خیراندیش	=	بھلائی چاہنے والا
فروخت کرنا	=	بیچنا
محاصرہ	=	ناکہ بندی، بائیکاٹ
سنگ دل	=	بے رحم، ظالم
حمایت	=	امداد، تعاون
خفیہ	=	چھپ چھپ کر
حجرہ	=	کمرہ
جوق درجوق	=	گروہ درگروہ

جواب دو:

۱۔مسلمانوں نے مکہ سے کیونکر ہجرت کی؟

....

....

۲۔آپ ﷺ طائف کیوں تشریف لے گئے؟

....

....

۳۔آپ ﷺ کے چچا ابو طالب اور بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کب ہوا؟

....

....

۴۔ہجرت کے وقت نبی ﷺ کی عمر کیا تھی؟

....

درست جواب پر (✓) کا نشان لگاؤ:

۱۔ہجرت مدینہ سے پہلے جس ملک کی طرف ہجرت کی گئی۔

☐ حبشہ ☐ طائف ☐ شام

۲۔شعب ابی طالب میں محاصرہ کی کل مدت ہے۔

☐ دو سال ☐ تین سال ☐ چار سال

۳۔مدینہ پہنچ کر جس صحابی کے گھر قیام فرمایا۔

☐ ابو بکر رضی اللہ عنہ ☐ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

۴۔نبوت کے بعد آپ ﷺ مکہ والوں کو توحید کی دعوت دیتے رہے۔

☐ دس سال تک ☐ پندرہ سال تک ☐ تیرہ سال تک

معراج کا واقعہ اپنے بڑوں یا والدین یا استاد سے معلوم کرو۔

سبق (۱۲)

غزوات

رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں اللہ کے کلمہ کی سربلندی کے لئے بہت ساری جنگیں لڑیں جن کو ''غزوہ'' کہا جاتا ہے۔

آپ ﷺ کے مشہور غزوات یہ ہیں:

۱۔غزوۂ بدر:

یہ رمضان سنہ ۲ ھ کا واقعہ ہے۔اس میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ (۳۱۳) اور کافروں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائی۔ چودہ (۱۴) مسلمان شہید ہوئے۔ستر (۷۰) کافر قتل ہوئے اور ستر (۷۰) قید کئے گئے۔

۲۔غزوۂ اُحُد:

یہ شوال سنہ ۳ ھ کا واقعہ ہے۔اس میں مسلمانوں کی تعداد چھ سو پچاس (۶۵۰) تھی اور کافروں کی تین ہزار (۳۰۰۰) تھی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کا سخت نقصان ہوا۔ چالیس (۴۰) زخمی اور ستر (۷۰) شہید ہوئے، مگر دشمن مرعوب ہو کر ناکام ہوا اور اس کے تیس (۳۰) آدمی قتل ہوئے۔

۳۔غزوۂ بنی مُصطَلِق:

یہ شعبان سنہ ۵ ھ کا واقعہ ہے۔اس میں دشمن کو شکست ہوئی۔اس کے دس آدمی قتل اور انیس (۱۹) گرفتار کئے گئے مگر سب کو چھوڑ دیا گیا۔

۴۔غزوۂ احزاب:

اس کا دوسرا نام غزوۂ خندق بھی ہے۔ یہ شوال یا ذی قعدہ سنہ ۵ ھ کا واقعہ ہے۔اس میں مسلمانوں کی تعداد تین ہزار (۳۰۰۰) اور کافروں کی دس ہزار (۱۰۰۰۰) تھی۔ چھ (۶) مسلمان شہید ہوئے، دس کافر قتل

کئے گئے اور دشمن ناکام ونامراد ہوکر واپس ہوا۔

۵۔غزوۂ بنوقُرَیظَہ :

یہ غزوۂ احزاب کے فوراً بعد واقع ہوا۔ بنوقریظہ یہودی تھے اور مسلمانوں کے ہم عہد تھے۔انھوں نے مسلمانوں کے ساتھ غداری اور بغاوت کی۔ چنانچہ ان کے تمام بالغ مردوں کوقتل کر دیا گیا اور عورتوں اور بچوں کوقیدی اور غلام بنالیا گیا۔

۶۔صلح حُدَیبِیَہ :

یہ ذی قعدہ سنہ ۶ ھ کا واقعہ ہے۔ نبی ﷺ اپنے ساتھ چودہ سو(۱۴۰۰) صحابہ کو لے کر عمرہ کی غرض سے نکلے تھے لیکن قریش نے عمرہ سے روک دیا۔آپ ﷺ نے صلح کی پیشکش کی تو قریش نے اپنی خواہش کی شرطوں کے مطابق اسے قبول کرلیا۔ نبی ﷺ نے بھی اسے منظور کرلیا۔کیونکہ اس سے امن قائم ہوا اور ہر ایک کے لئے اسلام کوسمجھنے کی راہ آسان ہوگئی۔آپ ﷺ عمرہ کئے بغیر مدینہ واپس تشریف لے گئے۔

۷۔غزوۂ خَیبَر :

یہ محرم سنہ ۷ ھ کا واقعہ ہے۔اس میں مسلمانوں کی تعداد چودہ سو(۱۴۰۰) اور دشمن یہودیوں کی تعداد دس ہزار(۱۰۰۰۰) تھی۔

پچاس مسلمان زخمی اور اٹھارہ شہید ہوئے۔ ترانوے(۹۳) یہودی قتل کئے گئے اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔

۸۔فتح مکہ:

یہ رمضان المبارک سنہ ۸ ھ کا واقعہ ہے۔ اس میں نبی ﷺ کے ساتھ دس ہزار اصحاب کا لشکر تھا۔ بارہ (۱۲) کافر قتل اور دو مسلمان شہید ہوئے اور مکہ فتح ہوگیا۔

۹۔غزوۂ حُنَین :

یہ شوال سنہ ۸ ھ کا واقعہ ہے۔اس میں نبی ﷺ کے ساتھ بارہ ہزار کا لشکر تھا۔اکہتر(۷۱) کافر قتل اور

چھ(٦) مسلمان شہید ہوئے۔ چھ ہزار(٦٠٠٠) قیدی بنائے گئے مگر سب کو بلا معاوضہ چھوڑ دیا گیا۔

١٠۔غزوۂ تبُوک:

یہ رجب سنہ ٩ ھ کا واقعہ ہے۔اس میں پیارے نبی ﷺ کے ساتھ تیس ہزار(٣٠٠٠٠) کا لشکر تھا۔رومی مرعوب ہوگئے اور مقابلہ پر نہیں آئے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ان غزوات کے ذریعے پورے ملک عرب میں امن وامان قائم کیا۔ فتنے کی آگ بجھائی۔اسلام و بت پرستی کی کشمکش میں دشمن کی شوکت توڑ کر رکھ دی اور انھیں اسلامی دعوت وتبلیغ کی راہ کو آزاد چھوڑنے اور مصالحت کرنے پر مجبور کر دیا۔

اسی طرح آپ ﷺ نے ان جنگوں کی بدولت یہ بھی معلوم کرلیا کہ آپ کا ساتھ دینے والوں میں کون سے لوگ مخلص ہیں اور کون سے لوگ منافق ؟۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

مرعوب = رعب میں آیا ہوا، ڈرا ہوا

شکست = ہزیمت، ہار

بلا معاوضہ = کسی عوض اور بدلہ کے بغیر

جواب دو:

١۔غزوہ کسے کہتے ہیں؟

....

....

٢۔غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کیا تھی اور کافروں کی تعداد کیا تھی؟

....

....

....

۳۔غزوۂ احد کب واقع ہوا؟ اور اس میں کتنے مسلمان شہید ہوئے؟

....

....

۴۔غزوۂ احزاب کا دوسرا نام کیا ہے؟

....

۵۔صلح حدیبیہ سے کیا فائدے حاصل ہوئے؟

....

....

....

۷۔ان غزوات کے ذریعے کیا فوائد حاصل ہوئے۔ مختصر نوٹ لکھو۔

....

....

....

....

بے ترتیب حروف کو صحیح ترتیب دے کر درست نام بناؤ:

		ا	ح	ا	ز	ب
			خ	ب	ے	ر
			ح	ن	ن	ے
			و	ب	ک	ت
	ی	ہ	ب	ے	ح	د

سبق (۱۴)

محمد ﷺ پر

کون سی کتاب نازل ہوئی؟

آپ ﷺ پر قرآن مجید جیسی مقدس کتاب کا نزول ہوا جو اللہ کا کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کی ذمہ داری لے رکھی ہے۔ قرآن مجید نازل ہونے کے دن سے اب تک مِنْ وعَنْ ہم میں باقی ہے اور اِنْ شاءَ اللہ قیامت تک باقی رہے گی۔ قرآن کریم آپ ﷺ کے نبی اور رسول ہونے کی نشانی ہے۔ آپ ﷺ کو لکھنا اور پڑھنا نہیں آتا تھا لیکن آپ نے دنیا کے سامنے قرآن کا معجزہ پیش کیا جو سارے علوم کی کنجی ہے۔ قرآن مجید میں دین اور دنیا کے ہر معاملہ میں صراط مستقیم کی رہنمائی موجود ہے۔

قرآن پاک کیا ہے؟ مختصر اور ظاہری تعارف میں کرائے دیتا ہوں۔ باطنی بصیرت کے لئے عربی پڑھو اور قرآن پاک کے معانی و مطالب سے اپنے دل و دماغ کو منور کرو۔

قرآن مجید دوشنبہ (سوموار) کے دن رمضان المبارک کی ۲۱/ویں شب مطابق ۱۰/اگست ۶۱۰ء میں نازل ہونا شروع ہوا۔ کل مدت نزول تقریباً ۲۲ سال ۵ ماہ ہے۔

قرآن مجید کے کل پارے	30
کل سورتیں	114
مکی سورتیں	86
مدنی سورتیں	28
کل آیات	6236
کل لفظ اللہ	2697
کل کلمات	77439
کل حروف	320670

کل سجدے 15

قرآن کی بنیادی تعلیمات:

۱۔توحید: عبادت کا حقدار صرف ایک اللہ ہے ۔ اللہ کے سوا سارے معبود جھوٹے ہیں ۔ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔

۲۔رسالت: اللہ نے ہر قوم کی ہدایت کے لئے اپنے رسول بھیجے۔محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں۔آپ ﷺ کی پیروی ہی جنت میں جانے کا واحد ذریعہ ہے۔

۳۔آخرت: مرنے کے بعد ہر شخص کو اللہ دوبارہ زندہ کرے گا اور اس کے عمل کے مطابق اسے بدلہ دے گا۔نیک لوگ جنت میں جائیں گے اور برے لوگ جہنم میں۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

۱۔اللہ تعالی نے محمد ﷺ پر کون سی کتاب نازل فرمائی؟

....

۲۔قرآن مجید میں کتنے پارے ہیں؟

....

۳۔قرآن مجید میں کل کتنی سورتیں ہیں؟

....

۴۔قرآن مجید کی آیات کی تعداد کیا ہے؟

....

۵۔قرآن پاک میں کتنے سجدے ہیں؟

....

۶۔قرآن مجید میں کل کتنے حروف اور کتنے کلمات ہیں؟

....

سبق (۱۴)

عملی زندگی

آپ ﷺ گھر میں اطلاع دے کر داخل ہوتے۔ اچانک نہ گھس جاتے کہ لوگ بے خبری کے عالم میں ہوں۔ جب اندر پہنچتے تو سلام کرتے۔ جب کسی کے یہاں تشریف لے جاتے تو سیدھے دروازے کے سامنے نہ آجاتے بلکہ دائیں یا بائیں پہلو سے آتے اور فرماتے: ''السلام علیکم''۔

آپ ﷺ کی سنت تھی کہ جب مجلس میں آتے تو سلام کرتے اور جب جاتے تو سلام کرتے۔ ہمیشہ زبان سے جواب دیتے۔ ہاتھ یا انگلی کے اشارے یا سر کی حرکت سے کبھی جواب نہ دیتے البتہ صلاۃ کی حالت میں اشارہ سے جواب دے دیتے تھے۔ جب کوئی کسی دوسرے کا سلام آکر پہنچاتا تو سلام کرنے والے اور پہنچانے والے دونوں کو جواب دیتے تھے۔ جب آپ کو چھینک آتی تو منہ پر ہاتھ یا کپڑا رکھ لیتے جس سے یا تو آواز بالکل دب جاتی یا بہت کم ہو جاتی۔

آپ ﷺ کبھی بستر پر سوتے، کبھی چٹائی پر، کبھی چارپائی پر، کبھی زمین پر۔ بستر کے اندر کھجور کے ریشے بھرے ہوتے تھے۔ دائیں کروٹ پر لیٹتے۔ دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے۔ جب بیدار ہوتے تو مسواک کرتے۔ آپ ﷺ مسواک بہت کثرت سے کیا کرتے تھے۔ دستور تھا کہ اول رات ہی میں سو جاتے اور پچھلے پہر سے پہلے بیدار ہو جاتے لیکن اگر مسلمانوں کے کچھ کام رات ہی میں کرنے کے ہوتے تو دیر میں سوتے۔ آپ ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں مگر قلب ہمیشہ بیدار رہتا تھا، اسی لئے جب سو جاتے تو کوئی نہ اٹھاتا یہاں تک کہ خود اٹھ جاتے۔

آپ ﷺ ہمیشہ اچھے نام پسند فرماتے اور بُرے نام رکھنے سے روکتے تھے۔ اگر کوئی ناپسندیدہ نام ہوتا تو اسے تبدیل فرما دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے زمین پر کھڑے ہو کر بھی خطبہ دیا ہے، منبر پر سے بھی اور اونٹ کی پیٹھ پر سے بھی۔ ہر خطبہ (تقریر) حمد و ثنا سے شروع کرتے تھے۔ خطبہ کبھی طویل ہوتا تھا کبھی مختصر، خطبہ دیتے وقت کبھی عصا پر سہارا دیتے اور کبھی کمان پر۔

آپ ﷺ نہایت فصیح اور شیریں بیان تھے۔ ٹھہر ٹھہر کر بولتے اور ایک ایک فقرہ اس طرح الگ الگ

کر کے بولتے کہ مخاطب پوری طرح گفتگو یاد کر لیتا۔ اکثر جملے کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ خوب ذہن نشین ہو جائے۔ بلاضرورت کبھی نہ بولتے۔ اکثر خاموش رہتے۔ الفاظ جچے تلے ہوتے تھے۔ مطلب سے ایک لفظ بھی کم زیادہ نہ ہوتا تھا۔

اگر کوئی بات ناگوار ہوتی تو چہرے کا رنگ بدل جاتا تھا۔ بدخلقی، سخت کلامی، فحش گوئی اور شور وغل سے آپ بہت دور تھے۔ ہنسی بس یہاں تک تھی کہ لبوں پر مسکراہٹ ظاہر ہو جاتی۔ اگر بہت زیادہ ہنستے تو باچھیں کھل جاتیں۔ وہاں قہقہے نہ تھے۔ اسی طرح رونا بھی تھا، دھاڑیں مارنا یا ہچکیوں سے رونا نہ ہوتا تھا۔ صرف آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آتے تھے۔ اگر بہت ہوا تو آنکھیں اشکبار ہو جاتیں اور گریہ کی آواز سینہ سے نکلتی معلوم ہوتی۔ رات کی صلاۃ تہجد میں آپ ﷺ اکثر رویا کرتے تھے۔

آپ ﷺ تیز رفتاری سے چلتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا گویا ڈھلوان پہاڑی پر سے اتر رہے ہیں۔ آپ جوتا پہن کے بھی چلتے اور برہنہ پاؤں بھی۔ دستور تھا کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم ساتھ ہوتے تو انھیں آگے کرتے اور خود پیچھے چلتے۔ کمزوروں کو سہارا دیتے۔ پیدل چلنے والوں کو اپنے ساتھ سوار کر لیتے۔ ان کے حق میں دعا فرماتے۔

نشست میں بھی کچھ اہتمام نہ تھا۔ کبھی فرش پر بیٹھتے، کبھی چٹائی پر اور کبھی زمین ہی پر۔ لیٹنے میں بھی کوئی خاص اہتمام نہ تھا۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

قلب	=	دل
عصا	=	لاٹھی
ذہن نشین ہونا	=	سمجھ میں آنا، یاد ہو جانا
ناگوار	=	ناپسند، خلاف طبع
اشکبار ہونا	=	آنسو گرنا
گریہ	=	رونا

نشست = بیٹھک

جواب دو:

ا۔سلام کا جواب دینے میں نبی ﷺ کی سنت کیا تھی؟

....

....

....

۲۔مسواک سے متعلق آپ ﷺ کا کیا دستور تھا؟

....

....

۳۔آپ ﷺ اپنا خطبہ کس طرح شروع کرتے تھے؟

....

۴۔ہنسنے میں نبی ﷺ کا کیا طریقہ تھا؟

....

....

۵۔چلنے میں نبی ﷺ کا کیا انداز تھا؟

....

....

خالی جگہ پُر کرو:

ا۔نبی ﷺ گھر میں .... داخل ہوتے۔

۲۔نبی ﷺ کو جب چھینک آتی تو منہ پر........................ رکھ لیتے۔

۳۔نبی ﷺ رات کی صلاۃ .... میں اکثر رویا کرتے تھے۔

۴۔نبی ﷺ ٹھہر ٹھہر کر بولتے اور اکثر جملے کو.............. دہراتے۔

سبق (۱۵)

ذکر وعبادت

نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے زیادہ کرتے تھے۔ کثرت سے تکبیر وتہلیل، تسبیح وتحمید اور حوقلہ واستغفار کے ساتھ ساتھ ہر موقع پر خصوصی ذکر کرتے۔ سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے۔

صلاۃ کے بارے میں نبی ﷺ کا یہ حال تھا کہ کم ازکم چالیس رکعتیں ہر دن پڑھا کرتے تھے۔ ۱۷ر رکعتیں فرائض، ۱۲ر رکعتیں سنت مؤکدہ اور گیارہ رکعتیں تہجد آپ ﷺ کا روزانہ کا معمول تھا۔ ان کے علاوہ بھی دیگر نوافل صلاۃ ضحیٰ وغیرہ پڑھا کرتے تھے لیکن ان کی پابندی نہیں کرتے تھے۔

صدقہ وخیرات سے متعلق نبی رحمت ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ آپ ﷺ کے پاس جو کچھ ہوتا صدقہ کردیتے۔ جو بھی آپ سے سوال کرتا اسے عطا فرمادیتے۔ لینے والے کو حاصل کرنے میں جتنی خوشی ہوتی اس سے زیادہ خوشی آپ ﷺ کو دینے میں ہوتی تھی۔ آپ ﷺ نے دنیا کے لئے زکاۃ کا انتہائی کامل ترین نظام پیش کیا جس میں مالداروں اور غریبوں دونوں کی ضرورتوں کا پورا پورا لحاظ ہے۔

صوم سے متعلق آپ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ کوئی مہینہ صوم رکھے بغیر نہیں گذرتا تھا۔ خاص طور پر سوموار اور جمعرات کا صوم رکھا کرتے۔ صوم رمضان تو فرض ہے، آپ ﷺ رمضان میں صوم کے علاوہ مختلف قسم کی عبادات کیا کرتے۔ قرآن مجید کی تلاوت، ذکر وتسبیح اور صدقہ وخیرات کے علاوہ اعتکاف بھی بیٹھتے تھے۔

نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں چار مرتبہ عمرہ کیا ہے۔ سنہ ۱۰ ہجری میں آپ نے ایک حج ادا فرمایا ہے جو حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے۔ اس حج میں آپ ﷺ کے ساتھ ایک لاکھ سے زیادہ صحابۂ کرام موجود تھے۔ ان کے سامنے آپ ﷺ نے ایک عظیم الشان خطبہ دیا جس میں اسلامی اصول وقواعد کی وضاحت کی۔ جاہلی رسم ورواج کی تردید فرمائی۔ جان ومال، عزت وآبرو کی حرمت کا اعلان کیا اور سب سے گواہی لی کہ آپ ﷺ نے رسالت کا حق ادا کردیا ہے پھر آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر اللہ تعالیٰ کو بھی گواہ بنایا۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

تکبیر	=	اللہ اکبر کہنا
تہلیل	=	لا الہ الا اللہ کہنا
تسبیح	=	سبحان اللہ کہنا
تحمید	=	الحمد للہ کہنا
حوقلہ	=	لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا
استغفار	=	استغفر اللہ کہنا

جواب دو:

١۔ نبی ﷺ ایک دن میں کم از کم کتنی رکعتیں صلاۃ پڑھا کرتے تھے؟

....

....

٢۔ ہفتہ کے وہ کون سے دو دن ہیں جن میں خاص طور پر نبی ﷺ صوم رکھا کرتے تھے؟

....

٣۔ نبی ﷺ نے کتنی بار حج اور عمرہ کیا ہے؟

....

....

٤۔ حجۃ الوداع کس سنہ میں ہوا؟ اور اس میں نبی ﷺ کے ساتھ کتنے صحابۂ کرام تھے؟

....

....

مکمل خطبۂ حجۃ الوداع اپنے استاد سے معلوم کر کے اپنی کاپی پر لکھو۔

سبق (۱۶)

لباس اور اکل وشرب

لباس

جسم مبارک پر قمیص ہوتا تھا جو نہایت پسند خاطر تھا۔ اس کی آستینیں صرف ہاتھ کے گٹوں تک ہوتی تھیں۔ تنگ آستینوں اور چھوٹے دامنوں کا جبہ، قبا، تہبند، چادر اور بعض دوسرے قسم کے لباس بھی استعمال فرمائے ہیں۔

آپ ﷺ سر پر عمامہ پہنتے تھے اور عمامہ کا شملہ شانوں کے درمیان پشت پر رہتا تھا۔

آپ ﷺ نے سرخ دھاری دار جوڑا بھی پہنا ہے۔ سبز اور سیاہ رنگ کا کپڑا بھی اور فروہ (بال دار کھال) بھی کہ جس کے کناروں پر ریشمی گوٹ لگی تھی۔

سفید رنگ کا کپڑا آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ ویسے جس قسم کا کپڑا میسر آجاتا پہن لیتے۔ کسی خاص صنف پر اصرار نہ تھا۔ اونی، سوتی، کتّانی، ہر قسم کے کپڑے پہنتے۔

آپ ﷺ اچھے سے اچھا کپڑا بھی استعمال کرتے اور معمولی سے معمولی بھی حتی کہ پیوند تک لگا لیتے۔

آپ جوتے اور موزے بھی پہنتے تھے۔

آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بھی پہنی ہے جس پر محمد رسول اللہ نقش تھا۔

اکل وشرب

اکل وشرب میں آپ ﷺ کی سنت یہ تھی کہ جو کھانا موجود ہوتا اسی پر اکتفا کرتے۔ نہ موجود کو رد کرتے اور نہ غیر موجود کے لئے اہتمام فرماتے۔ طیبات میں سے جو کچھ بھی پیش کر دیا جاتا تناول فرما لیتے اِلّا یہ کہ طبیعت کراہت کرتی تو ہاتھ اٹھا لیتے مگر نہ تو اس کی مذمت کرتے، نہ اسے حرام قرار دیتے۔ آپ ﷺ نے کبھی کسی کھانے کی مذمت نہیں کی، جو مرغوب ہوا کھا لیا ورنہ خاموشی کے ساتھ چھوڑ دیا۔

بارہا ایسا ہوا کہ گھر میں بالکل کھانا نہ رہا، بسا اوقات بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر تک باندھ لئے ہیں اور تین تین دن تک بغیر غذا کے بھوکے رہے ہیں۔

پانی ہمیشہ بیٹھ کر پیتے لیکن کبھی کبھار کھڑے ہو کر پینا بھی ثابت ہے۔ جب پانی پیتے تو پیالہ منہ سے ہٹا

کے تین مرتبہ سانس لیتے۔ بسم اللہ سے شروع کرتے اور الحمدللہ پر ختم کرتے۔ کھانے میں بھی یہی دستور تھا۔

قضائے حاجت

قضائے حاجت میں آپ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ کبھی پانی سے استنجا کرتے اور کبھی پتھر سے۔ جب سفر میں ہوتے تو قضائے حاجت کے لئے دور چلے جاتے یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہو جاتے۔ کبھی کوئی آڑ سامنے رکھ لیتے، کبھی جھاڑیوں اور درختوں کی آڑ میں بیٹھتے۔ اگر سخت زمین پر پیشاب کرنا ہوتا تو چھینٹے اڑنے کے خوف سے کسی لکڑی سے کرید کے زمین نرم کر لیتے۔

آپ ﷺ بیٹھ کے پیشاب کیا کرتے تھے۔ استنجا ہمیشہ بائیں ہاتھ سے کرتے۔ جب قضائے حاجت کے لئے بیٹھتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک زمین سے بالکل قریب نہ ہو جاتے۔ اسی طرح قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے سے منع فرماتے۔

نبی ﷺ نے چند خاص مقامات پر پاخانہ اور پیشاب کرنے سے منع کیا ہے، مثلاً:

- سایہ دار درختوں کے نیچے
- لوگوں کے راستوں اور بیٹھنے کی جگہوں میں
- جانوروں کے بلوں اور سوراخوں میں
- غسل خانے میں
- بہتے یا ٹھہرے ہوئے پانی میں

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

پشت	=	پیٹھ
مرغوب	=	پسندیدہ
صنف	=	جنس، قسم
طیبات	=	پاک اور حلال چیزیں

کراہت کرنا = ناپسند کرنا

مذمت = برائی

جواب دو:

ا۔آپ ﷺ کو کس رنگ کا کپڑا سب سے زیادہ پسند تھا؟

....

....

۲۔ نبی ﷺ کی انگوٹھی کس چیز کی تھی اور اس پر کیا نقش تھا؟

....

....

۳۔کھانا پینا شروع کرنے اور ختم کرنے پر نبی ﷺ کونسی دعائیں پڑھتے تھے؟

....

....

۴۔قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا کیسا ہے؟

....

....

صحیح باتوں پر (✓) اور غلط پر (×) کا نشان لگاؤ:

☐ نبی ﷺ نے سبز اور سیاہ رنگ کا کپڑا بھی پہنا ہے۔

☐ نبی ﷺ نے کبھی بیٹھ کر پانی نہیں پیا۔

☐ نبی ﷺ ہمیشہ بائیں ہاتھ سے استنجا کرتے تھے۔

☐ نبی ﷺ ہمیشہ سفید کپڑا پہنتے تھے۔

☐ نبی ﷺ نے بسا اوقات بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر تک باندھے ہیں۔

سبق (۱۷)

مکارم اخلاق

بردباری، قوت برداشت، قدرت پاکر درگذر اور مشکلات پر صبر ایسے اوصاف تھے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تربیت کی تھی۔ آپ ﷺ نے کبھی اپنے نفس کے لئے انتقام نہ لیا البتہ اگر اللہ کی حرمت چاک کی جاتی تو اللہ کے لئے انتقام لیتے۔ آپ ﷺ سب سے بڑھ کر غیظ وغضب سے دور تھے اور سب سے جلد راضی ہو جاتے تھے۔

جود و کرم کا وصف ایسا تھا کہ اس کا اندازہ ہی نہیں کیا جاسکتا۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ سخی اور فیاض تھے۔ شجاعت، بہادری اور دلیری میں بھی آپ ﷺ کا مقام سب سے بلند اور معروف تھا۔

آپ ﷺ سب سے زیادہ حیادار اور پست نگاہ تھے۔ سب سے زیادہ عادل، پاک دامن، راست باز اور امانت دار تھے۔ اس کا اعتراف آپ کے دوست دشمن سب کو ہے۔

آپ ﷺ سب سے زیادہ متواضع اور تکبر سے دور تھے۔ مریضوں کی عیادت کرتے، فقراء کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے، غلام کی دعوت منظور فرماتے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں کسی امتیاز کے بغیر ایک عام آدمی کی طرح بیٹھ جاتے۔

آپ ﷺ سب سے بڑھ کر عہد کی پابندی اور صلہ رحمی فرماتے۔ لوگوں کے ساتھ سب سے زیادہ شفقت اور رحم و مروت سے پیش آتے تھے۔ آپ ﷺ کا اخلاق سب سے زیادہ کشادہ تھا۔ آپ ﷺ نہ عادتاً فحش گو تھے، نہ بہ تکلف فحش کہتے تھے۔ نہ لعنت کرتے تھے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے۔

آپ ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کی خبر گیری کرتے اور لوگوں کے حالات دریافت فرماتے۔ کوئی کسی ضرورت کا سوال کردیتا تو اسے عطا کئے بغیر یا اچھی بات کہے بغیر واپس نہ فرماتے۔

آپ ﷺ کے چہرے پر ہمیشہ بشاشت رہتی۔ نہ کسی کی مذمت کرتے، نہ عار دِلاتے، نہ عیب جوئی کرتے تھے۔ جو شخص نامناسب بات بولتا اس سے رخ پھیر لیتے۔

حاصل یہ کہ آپ ﷺ بے نظیر صفات کمال سے آراستہ تھے۔ انھیں خوبیوں اور اعلیٰ اخلاق کی بدولت لوگ آپ ﷺ کی طرف کھنچ آتے اور دلوں میں آپ ﷺ کی محبت بیٹھ جاتی۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

انتقام	=	بدلہ
غیظ وغضب	=	غصہ
جود وکرم	=	سخاوت وفیاضی
پست نگاہ	=	نظر نیچی رکھنے والا
بشاشت	=	مسکراہٹ،خوشی
بے نظیر	=	بے مثال

جواب دو:

١۔ اللہ تعالی نے کن اوصاف پر اپنے رسول ﷺ کی تربیت کی تھی؟

....

....

....

٢۔ جود وکرم میں آپ ﷺ کا کیا مقام تھا؟

....

....

٣۔ نبی ﷺ کی وہ کونسی عظیم خوبیاں تھیں جن کا اعتراف دوست دشمن سب کو ہے؟

....

....

....

٤۔ نبی ﷺ کے بلند اخلاق کا لوگوں پر کیا اثر تھا؟

....

سبق (۱۸)

گذر بسر

پیارے نبی ﷺ نے مکہ کی زندگی میں حصول معاش کے لئے تجارت ومزدوری کی۔ آپ کا مال تجارت شام، یمن، حبشہ، بحرین وغیرہ جاتا تھا۔ مزدوری کے سلسلہ میں فرمایا: میں مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط پر چرایا کرتا تھا۔ (صحیح بخاری)

مدینہ کی زندگی میں مال غنیمت کا ایک مخصوص حصہ آپ کے لئے ہوتا تھا۔ اسی طرح آپ ﷺ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو خیبر کی بٹائی زمین سے سو وَسق غلہ خرچ کے لئے عنایت فرماتے تھے۔ (بیہقی ۱۱۶/۶)

ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع تقریباً (۲٫۵۰۰) ڈھائی کیلوگرام کا ہوتا ہے۔ اس لئے ہمارے یہاں کے حساب سے غلہ کا وزن ایک سو پچاس کنٹل ہوا۔

اس حدیث سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ کے کتنا غلہ پیدا ہوتا تھا اور آپ ﷺ کتنے بڑے امیر تھے۔ اس کے باوجود آپ ﷺ کی شان بے نیازی کا عالم یہ تھا کہ کئی کئی دنوں تک گھر میں آگ نہیں جلتی تھی، صرف پانی اور کھجور پر گذارہ ہوتا تھا۔ سچ ہے:

سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

رسول اکرم ﷺ ہدایا وتحائف قبول کرتے تھے۔ دعوت منظور فرماتے تھے۔ البتہ صدقہ اور زکاۃ کا مال نہیں کھاتے تھے۔ صدقہ اور زکاۃ کا مال کھانا آپ ﷺ اور آپ کے خاندان والوں پر قیامت تک کے لئے حرام ہے۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

معاش	=	رزق، روزی
قیراط	=	ایک سکہ جو درہم یا دینار کا معمولی حصہ ہوتا تھا

مال غنیمت = وہ مال جو جنگ میں دشمن سے حاصل ہوتا ہے

جواب دو:

ا۔ مکہ کی زندگی میں آپ ﷺ نے حصول معاش کے لئے کیا کیا؟

....

....

....

۲۔ مدینہ کی زندگی میں آپ ﷺ کے لئے معاش کا کیا انتظام تھا؟

....

....

....

....

۳۔ نبی ﷺ کی شان بے نیازی کا کیا عالم تھا؟

....

....

....

صحیح باتوں پر (✓) اور غلط پر (×) کا نشان لگاؤ:

☐ نبی ﷺ نے بکریاں چرائی ہیں۔

☐ نبی ﷺ نے تجارت یا مزدوری کبھی نہیں کی۔

☐ نبی ﷺ کے گھر میں کئی کئی دنوں تک آگ نہیں جلتی تھی۔

☐ نبی ﷺ کبھی کسی کے گھر دعوت کھانے نہیں جاتے تھے۔

☐ نبی ﷺ اور آپ کے خاندان والوں پر صدقہ کھانا حرام ہے۔

سبق (۱۹)

وفات

علالت

آپ ﷺ کی علالت دردسر سے شروع ہوئی۔ پھر اس قدر تیز بخار چڑھا کہ کپڑے کے اوپر سے ہاتھ نہیں رکھا جاتا تھا۔ آپ ﷺ کی اس شدید تکلیف سے بے چین ہوکر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے میرے باپ کو کتنی تکلیف ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: آج کے بعد تمھارے باپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

جب آپ ﷺ کی بیماری سخت ہوگئی تو آپ نے تمام ازواج سے اجازت چاہی کہ بقیہ ایام عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں گذاریں۔ چنانچہ سب نے بخوشی اجازت دے دی۔ آپ ﷺ کی بیماری کی کل مدت ۱۳ یا ۱۴ دن ہے۔

وصیت

وفات سے پہلے اپنی امت کے لئے آپ ﷺ کی آخری وصیت یہ تھی کہ صلاۃ اور اپنے غلاموں اور خادموں کا خیال رکھنا۔

نیز فرمایا: تم سے پہلے قوموں نے اپنے نبیوں اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا لہٰذا تم قبروں پہ مسجد نہ بنانا، میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔

وفات

آپ ﷺ کی وفات ۱۲/ربیع الأوّل سنہ ۱۱ھ مطابق ۶/جون ۶۳۲ء یوم دوشنبہ (سوموار) کو چاشت کے وقت ہوئی۔ اس وقت عمر مبارک تریسٹھ سال کی تھی۔

إنا للہ وإنا إلیہ راجعون

وفات کے وقت آپ ﷺ کا سر مبارک عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا۔ آپ ﷺ کی وفات سے مسلمانوں پر غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا اور آفاق واطراف تاریک ہوگئے۔

غسل وتکفین

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دوسرے دن غَرْس نامی ایک کنویں کا پانی لایا گیا اور اس میں بیر کی پتی ملا کر آپ کو غسل دیا گیا۔ (یاد رہے کہ زندگی میں آپ ﷺ کو اس کنوئیں کا پانی بہت محبوب تھا۔)

آپ ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے گھر کے صحن میں یمنی کپڑے کا ایک پردہ لٹکایا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ اور اپنے دونوں بیٹوں فَضل اور قُثَم کو گھیرے کے اندر بلایا۔ پانی پہنچانے اور دوسرے کاموں کے لئے ابوسفیان بن حارث، اسامہ بن زید اور آپ کے آزاد کردہ غلام صالح شُقْرَان کو شامل کیا۔ باقی بنی ہاشم کے لوگ پردہ کے باہر کام میں لگے ہوئے تھے۔ اسامہ رضی اللہ عنہ اور صالح شُقْران پانی ڈالتے اور عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے دونوں بیٹے آپ ﷺ کو پلٹتے۔آپ ﷺ کو کپڑے اتارے بغیر غسل دیا گیا۔غسل کے آخر میں آپ ﷺ کے پورے جسد مبارک پر کافور مَلا گیا۔ پھر مقام سَحُول کے بنے تین سفید سوتی کپڑوں میں آپ کو کفنایا گیا۔

تدفین

غسل سے پہلے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے لئے بغلی قبر کھود کر تیار کر دی تھی۔غسل وتکفین کے بعد آپ ﷺ کی چارپائی قبر مبارک کے پاس رکھی گئی اور صلاۃ جنازہ پڑھی جانے لگی۔سب سے پہلے آپ ﷺ کے اہل بیت کے مردوں نے، پھر مہاجرین، پھر انصار نے، پھر عورتوں، پھر بچوں نے جماعت جماعت اور باری باری صلاۃ ادا کی۔ جنازہ کی امامت کسی نے نہیں کی اور نہ ہی اذان واقامت کہی گئی۔

بدھ کی آدھی رات کو جنازہ سے فراغت ہوگئی تو آپ ﷺ کو قبر کے پائتانے سے اندر داخل کیا گیا۔قبر شریف میں اتارنے والے علی رضی اللہ عنہ، عباس رضی اللہ عنہ، اور ان کے دونوں بیٹے فضل وقثم اور آپ کے آزاد کردہ غلام صالح شُقْران تھے۔

قبر شریف 9 کچی اینٹوں سے بند کی گئی۔اس کے بعد کدال اور ہاتھ سے مٹی ڈال کر قبر شریف کو کوہان نما برابر کر دیا گیا۔

ترکہ

آپ ﷺ خود اپنی زندگی میں اپنے پاس کیا رکھتے تھے جو مرنے کے بعد چھوڑ جاتے۔آپ ﷺ کا

معمول تھا کہ جو کچھ آتا غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیتے، اپنے لئے الگ سے ذاتی جائداد نہیں بناتے تھے۔

آپ ﷺ کا اعلان تھا کہ ہم انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ چھوڑا وہ صدقہ ہے۔ البتہ آپ ﷺ نے کتاب وسنت کی شکل میں علم کی وہ روشنی اور ہدایت کی وہ دولت چھوڑی ہے جس سے انسانیت قیامت تک فائدہ اٹھاتی رہے گی۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

علالت	=	بیماری
شدید	=	سخت
آفاق	=	آسمان کے کنارے، دنیا جہان
اطراف	=	سمتیں، ہرسو اور ہر جانب

جواب دو:

۱۔ آپ ﷺ نے بیماری کے آخری ایام کس کے گھر گذارے؟

....

۲۔ آپ ﷺ کی بیماری کی کل مدت کتنی ہے؟

....

۳۔ آپ ﷺ کی آخری وصیت کیا تھی؟

....

....

....

۴۔ آپ ﷺ کی وفات کس دن اور کس تاریخ کو ہوئی؟

....

....

....

۵۔ نبی ﷺ کی وفات کس عمر میں ہوئی؟

....

....

۶۔آپ ﷺ نے مرنے کے بعد کیا چھوڑا؟

....

....

....

۷۔انبیاء کی وراثت کے بارے میں نبی ﷺ کا کیا اعلان تھا؟

....

....

....

صحیح باتوں پر (✓) اور غلط پر (×) کا نشان لگاؤ:

- ☐ نبی ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری ایام عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر گذارے۔
- ☐ نبی ﷺ نے قبروں پر مسجد بنانے کا حکم دیا ہے۔
- ☐ نبی ﷺ کو تین سفید سوتی کپڑوں میں دفنایا گیا۔
- ☐ نبی ﷺ کی صلاۃ جنازہ نہیں پڑھی گئی۔
- ☐ نبی ﷺ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔

وفات رسول ﷺ کے موقع پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا غم والم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خصوصی تقریر اپنے استاذ سے معلوم کرو۔

نعت

پیارے نبی ﷺ

میرے پیارے نبی مصطفیٰ ہیں
سارے عالم میں ہے نام روشن

''وہ خدا کا، خدا اس کا دشمن
جس نے چھوڑا محمد کا دامن''

دامنِ مصطفیٰ تھامنے کو
تھامو قرآن وسنت کا دامن

آپ کا خُلق قرآں میں دیکھو
دینِ اسلام کا جو ہے مخزن

آؤ بھیجیں صلاۃ وسلامی
رَبِّ صَلِّ وَ سَلِّم سلاماً

بولہب تھا محمد کا دشمن
وہ بنا نارِ دوزخ کا ایندھن

ہاں! سراقہ مُحِبّ نبی ہیں
ہاتھ میں آیا کسریٰ کا کنگن

تھے سَلَف یادِ مولیٰ میں گریاں
ان کی آنکھوں سے شرمندہ ساون

آبِ کوثر اگر چاہتے ہو
پھونک دو شرک وبدعت کے خرمن

اے خلیقؔ ان کا دامن نہ چھوڑو
بھیس میں رہبروں کے ہیں رہزن

(نظم)

ان کے دامن سے وابستگی چاہیئے

یہ زمیں آسماں، آفتاب و قمر، برق وانجم، سحر، یہ ہیں سب کے لئے
سب سے پیارے نبی، خاتم الأنبیاء، احمدِ مجتبیٰ بھی ہیں سب کے لئے
ساری مخلوق میں سب سے افضل ہیں جو، وہ تو انسان ہیں، جی ہاں انسان ہیں
ہم کو قرآن نے یہ سبق ہے دیا، بندگی تم کرو صرف رب کے لئے
موت اور زندگی آزمائش ہیں سب، جو بھی پیدا ہوا وہ تو مرجائے گا
بس وہ اللہ اِک، وارثِ کل جہاں، وہ ہی ملجا وماویٰ ہے سب کے لئے
دادا آدم کو جب رب نے پیدا کیا، حکم صادر ہوا نوریوں کے لئے
گِل کو سجدہ کرو، حکم رب کا سنو، ورنہ تیار رہنا غضب کے لئے
ناری اس میں تھا شیطاں اکڑ ہی گیا، اور تن کر یہ بولا مرے کبریا
کیسے مٹی کو سجدہ کروں؟ آگ ہوں، وہ تو مخلوق تھا ہی غضب کے لئے
جنَّتِ خُلد میں دادا آدم گئے، اور شیطان ملعون دشمن ہوا
پھل کھلایا انھیں، ایک غلطی ہوئی، رب نے دنیا میں بھیجا ادب کے لئے
دوستو ہم خطا پر خطا کررہے اور اُمّیدِ رحمت ہیں رکھے ہوئے
رب کی بھیجی ہدایت پہ کرنا عمل، یہ ہی کام آئے غُفرانِ رب کے لئے
شرک سے بچ کے توحید کا راستہ، جس نے اپنالیا باسعادت ہوا
اِتباعِ نبی سے شفاعت ملے، بے اطاعت شفاعت ہے کب کے لئے؟
رحمتِ عالمیں سب سے محبوب ہوں، اے خلیقؔ ایسا ایمان مطلوب ہے
ان کے دامن سے وابستگی چاہیئے، وہ تو رحمت تھے، ہادی تھے سب کے لئے

﷽ ﷽ ﷽ ﷽ ﷽ ﷽ ﷽